



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على الهدى الذي هدانا لهذا لم كنا بالرشيد والخطاب السيد

عقد الجدل

الأحشاش القلبي

الحمد لله على الهدى الذي هدانا لهذا لم كنا بالرشيد والخطاب السيد

مطبعة دار الكتب

۳۳۲۱۲

الف ۲۵

۲۰۷۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي كُنِيَ بِكَ سَيِّدُكَ مُحَمَّدًا اِلَى الْعَرْبِ وَالْعِجْرِ

جميع شائش اور اساتذہ کی اس جگہ پر ہمارے ہر روز کے صلہ کے طور پر عرب اور عجم کے ہر طرف سے ہوتا ہے اور عجمی

لَيْسَتْ خِيَمَتُهُمْ اِيَّاهُ فِي الظُّلُمَاتِ وَكَيْتَالِ لَيْسَ بِهِ مَعَالِي الْمَقَامَاتِ

اور ان کے سب سے بڑے نام کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اور ان کے سب سے بڑے جو کہ بہت بہتوں سے ہے

مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ عَوَالِي الْهَمَمِ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور میں کو جو دیتا ہوں کہ سوہو اللہ کے

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي لَا

کوئی معبود نہیں ہے وہ یگانہ ہے اور میں محمد اس کا بندہ اور اہل رسول ہے کہ اس کو بند

يُنِيَّ عَبْدُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَ

کوئی نبی نہیں ہے ورنہ اللہ کا اون پر اور ان کے آل اور اصحاب پر

مَا اَرَى وَسَلَّمَ وَآلِهِمْ وَسَلَّمَ اَلْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمُنْقَرِبُ اِلَى

جو مجھ سے کمزور ہے اور میں اپنے

رَحْمَةً لِّكَرِيمٍ ۚ وَلِيُّ اللَّهِ بَيْنَ عَمْدٍ الرَّحِيمِ صَانَهُ اللَّهُ تَعَالَى
 رسالہ کریم کی رحمت کا جامعہ دینی اللہ بن محمد اکرم مسیم اللہ تعالیٰ اسکو صیب لکھا فیو الی مفت سو
 عَمَّا شَانَهُ وَأَصْلُهُ تَبَاكُهُ وَحَالُهُ وَشَانُهُ هُدًى مِّن رَّسَالِهِ سَمَّيْنَاهَا
 بحادی اور اسکا دل اور حال اور کار و دست کرے کہنا ہے کہ یہ رسالہ ہی میں نے اسلام
 عَقْدًا مُّجِيدًا ۚ أَحْكَامُ الْأَجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيدِ حَمَلْنِي عَلَى تَحْرِيرِهَا
 عقداً مجید فی احکام الاجتہاد والتقلید رکھا مجھ کو اس کے لکھنے پر
 سَوَّالُ بَعْضِ الْأَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُّصَنَّفِي فِي ذَلِكَ
 بعض اصحاب کی سوال نے ضروری مسائل سے جو اس باب میں ہے راجع کیا
 الْبَابُ بَابُ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ الْاجْتِهَادِ وَشَرْطِهِ وَ
 باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور
 أَقْسَامِهِ حَقِيقَةُ الْاجْتِهَادِ عَلَى مَا يُفْقَهُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ
 اقسام کے بیان میں اجتہاد کی ماہیت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے
 اسْتَفْرَاغُ الْجَهْلِ فِي أَدْرَاكِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرَعِيَّةِ
 کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے میں بذریعہ
 عَنْ أَدْلَتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ وَالرَّاجِعَةِ كُلِّيًّا لِّهَا إِلَى أَمْرِ بَعْدِ
 دلائل تفصیل کے حکم کلیات کا انجام
 أَقْسَامُ الْكِتَابِ وَالشُّعْثَةِ وَالْاجْتِمَاعِ وَالْفَيَاسِ
 تقسیم کتاب اور شعث اور اجتماع اور قیاس کی طرہ سے خوب صحت کہنا
 وَلِكُلِّهِمْ مِنْ هَذِهِ الْأَنَّهُ أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَكُونُوا اسْتَفْرَاغًا فِي
 اور اس پر تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کو غرض
 إِدْرَاكِ حُكْمٍ مَّا سَبَقَ التَّكَلُّفُ فِيهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِينَ
 ایسے مسئلہ کے حکم حاصل کرنے میں ہو کہ پہلے علماء سابقین سے گفتگو ہو چکی ہے

أَوْ لَا وَكَفَّهِمْ فِي ذَلِكَ أَوْ خَالَفَ وَمِنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بِإِعَاكَفِ

یہاں پہلے میں اول ان علماء سے متفق ہو یا مخالف اور اس سے فاسد ہی کہ وہ اجتہاد کسی کی افات سے ہو

الْبَعْضُ فِي تَثْبِيهِ عَلَى صُورِ الْمَسَائِلِ وَالتَّثْبِيهِ عَلَى مَا خَدَّ

مور مسائل کے تہیہ میں اور بعض بعد تفصیل دلائل کے

الْأَحْكَامِ مِنَ الْأَوَّلَةِ التَّمْهِيدِيَّةِ أَوْ بَعْدَ إِعَانَةِ مَنَّهُ كَمَا يَكُنُّ

تہذیب احکام کی تہیہ میں اور اس کی بنا افات مہم اور اس شخص کے

فِيمَنْ كَانَ مُوَافِقًا لِشَيْخِهِ فِي أَكْثَرِ الْمَسَائِلِ لِكَيْ يَكُنَّ يَعْرِفُ

حق میں کہ جسے شیخ سے اکثر مسائل میں موافق ہو پر وہ

لِكُلِّ حُكْمٍ دَلِيلًا وَيُطْرَقُ قَلْبُهُ بِذَلِكَ الدَّلِيلِ وَهُوَ عَلَى

ہر حکم کی دلیل جاتا ہے اور اس کا دل اس دلیل پر مطمئن ہے اور کہ محقق اور حکم پر دلیل سے

يَعْرِضُ لِقَوْلِهِمْ أَمَّا أَنَّهُ لَيْسَ بِمُجْتَهِدٍ فَاسِدٌ وَكَذَلِكَ

خوب ماہر ہے یہ گمان ہو کہ وہ اسے کہ مجتہد نہیں ہے یہ گمان چند راہوں اور ایسی ہی پہلے گمانی ہوتا ہے

مِمَّا لَقِيَ مِنْهُمْ أَنْ يَجْعَلَ لَا يُوْجَدُ فِي فَعْلِهِ إِلَّا زَيْدٌ أَعْمَى

یہ گمان کرنا کہ اس زمانہ میں مجتہد نہیں ہے

عَلَى الظَّنِّ الْأَوَّلِ بِنَاءً فَاسِدٌ عَلَى فَاسِدٍ وَشَرْطُهُ أَنَّهُ لَا يَكُنُّ

فی سبکی فی سبکی اور اجتہاد کی شرط یہ ہے کہ مجتہد کو ضرور ہے

كَهَ أَنْ يَعْرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَعْلَى بِأَلَا حُكْمًا

کہ کتاب و سنت میں سے وہ جانتا ہو کہ جہاں حکام سے مستقل ہیں

وَمِنْ أَوَّلِ الْأَجْمَاعِ وَشَرَايِطُ الْفَيَاسِرِ كَيْفِيَّةٌ ۱ لِنَظَرِ

اولیٰ جماعت کی شرائط کو اور قیاس کی شرائط کو اور نظر کی کیفیت کو

وَقَدْ نَعَرِبَهُ وَالنَّاسِخَ وَالْمُسْتَوْحَ وَحَالَ التَّوَاتُؤَ وَلَا

وہاں پہلے اور ناسخ اور مستوح اور تواتر کی حال کو اور

حَاجَةً إِلَى الْكَلَامِ وَالْفَقْهِ قَالَ أَلَيْسَ لِي إِذَا كُنَّا يَحْتَمِلُ الْاجْتِهَادَ

کلام اور فقہ کی مجھ حاجت نہیں ہے تو اسی کہتا ہے کہ ہماری زبان میں اجتہاد

فِي مَكَانَيْنِ مِمَّا رَسَدَ الْفَقْهُ وَهُوَ طَرِيقُ تَحْقِيقِ الدِّسَالَةِ

بجہ سے دو جگہوں پر جو فقہ راسد ہوتا ہے اور اس میں دلائل میں حقیقت کی تحقیق کا

فِي هَذِهِ الزَّمَانِ وَلَكُمْ يَكُنُ الطَّرِيقُ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ

یہی طریقہ ہے اور یہ طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں نہیں تھا

ذَلِكَ قُلْتُ هَذَا الرِّشَاسُ إِلَى أَنَّ الْاجْتِهَادَ الْمَطْلُوقَ الْمُتَشَبِّهَ

اس میں یہ کہتا ہوں مجھ اور دوسرا اشارہ ہے کہ اجتہاد مطلق متشبیہ

لَا يَتِمُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ كُثُوفِ الْمُجْتَهِدِ الْمُسْتَقِيلِ وَكَذَلِكَ لَا يَتِمُّ

مہم کی معرفت مجتہد مستقل کے نفوس کے پورا نہیں ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

لِلْمُسْتَقِيلِ مِنْ مَعْرِفَةِ كَلَامِهِ مَنْ مَكَّي مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

مستقل کی معرفت کلام گذشتگان ہے صحابہ اور تابعین

وَيَكُونُ فِي أَبْوَابِ الْفَقْهِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ شَرْطِ

الفتوح تابعین کے ابواب فقہ میں ضروری ہے اور اجتہاد کی یہ شرط چوتھی بیان کی ہے

الْاجْتِهَادِ مَبْسُوطٌ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ وَ

کتاب اصول میں مبسوط ہے اور

لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَسَّرَ كَلَامُ الْبَحْثِيِّ فِي هَذَا

اس میں ہر قسم سے بغوی کی تشبیہ کی بیان کرتا

الْمَوْضِعِ قَالَ الْبَحْثِيُّ وَالْمُجْتَهِدُ مَنْ جَمَعَ خَمْسَةَ أَشْوَاعٍ مِنَ الْعِلْمِ

مجھ میں سے نہیں ہے بغوی کہتا ہے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ قسم کے علم جمع کرے

عِلْمُ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَكَذَا سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

علم کتاب اللہ عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

تَحْلِيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَقَاوِيلُ عُلَمَاءِ السَّلَافِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ

حدیث اور علماء و سلف کے اجماع سے

وَأُخْتَلَا فِيهِمْ وَعِلْمُ اللُّغَةِ وَعِلْمُ الْفِيَّاسِ هُوَ طَرِيقُ اسْتِثْبَاتِ

اختلاف فی اقوال کا اور علم لغت کا ۔ اور علم قیاس کا اور وہ طریق ہے علم کے استنباط کا

الْحُكْمِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذَا لَمْ يُجِدْ صَرِيحًا فِي نَصِّ

کتاب اور سنت سے جبکہ دوسرے علم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ فَيَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ

کتاب یا سنت یا اجماع میں نہ کہ تبادلی پس اس پر واجب ہے کہ علم کتاب سے

النَّاسِخُ وَالْمَنْسُوخُ وَالْمُجْمَلُ وَالْمُفَسَّرُ وَالْحَاضِرُ وَالْعَامُّ وَالْمَحْكَمُ

ناسخ و مرسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

وَالْمُتَشَابِهُ وَالْكُرَاهَةُ وَالْمُخَرِّجَةُ وَالْإِبَاحَةُ وَالنَّدْبُ وَ

اور متشابهہ کو اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور سبب اور

الرَّجُوبُ وَيُفْرَقُ مِنَ السُّنَّةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُفْرَقُ مِنْهَا الصَّحِيحُ

واجبہ کو جانے سے اور سنت میں سے اس سبب چیزوں کو جانے سے اور سنت کی صحیحہ

وَالضَّعِيفُ وَالْمُسْتَدَّ وَالْمُرْسَلُ وَيُفْرَقُ تَرْتِيبُ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ

اور ضعیف کو اور مستند اور مرسل کو جانے سے اور سنت کو کتاب سے

وَتَرْتِيبُ الْكِتَابِ عَلَى الْمُسْتَدِّحِ لَوْ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُؤْتَى فِي ظَاهِرِ

مرتب کرنا اور کتاب کو مستند پر مرتب کرنا جانے سے یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا نہ کہ ظاہر سے

الْكِتَابِ يَهْتَدَى إِلَى رُؤُوسِهِمْ قَرَأَ السُّنَّةَ بَيَانُ الْكِتَابِ

کتاب سے موافق نہیں ہیں تو اس کے مطابق کتاب کی وجہ ہوا ہے کہ وہ مستند

وَلَا يُخَالَفُهُ وَإِنَّمَا يَجِبُ مَعْرِفَةُ مَا وَرَدَ فِيهَا فِي

اگر نہ کہ مخالف ہوئی ہے اور مخالف نہیں ہوئی اور مستند واجب اتنی ہی ہے کہ جو حد نہیں

أَحْكَامُ الشَّرْعِ دُونَ مَا عَدَّ أَهَامِنَ الْقُصُوصِ وَالْأَخْبَارِ وَ

احکام شرعی میں دوسرے امور ہیں اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

الْمَوَاعِظُ وَكَذَلِكَ يُجِبُ أَنْ يُعْرَفَ مِنْ عِلْمِ اللُّغَةِ مَا آتَى

مواظظ کی واجب نہیں ہے اور ایسی ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہے

فِي كِتَابٍ أَوْ سُنَّتٍ فِي أُمُورٍ الْأَحْكَامِ دُونَ الْأَحْاطَةِ

جو کتاب اور سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ

يُجِبُ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَيَبْغَى أَنْ يُتَحَرَّرَ فِيهَا بِحَيْثُ يُفْقَهُ

واجب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اس میں اتنی لغت کرے

عَلَيْهِ مَرَامٌ كَلَامُ الْعَرَبِ فَيُمَا يَدُلُّ عَلَى الْمُرَادِ مِنْ اخْتِلَافِ

کہ کلام عرب کی مقصود سے واقف ہو جاوے کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں

الْمَحَالِّ وَالْأَحْوَالِ لِأَنَّ الْخُطَابَ وَرَدَّ بِلِسَانِ الْعَرَبِ مِنْ

اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الہی تو عقلی زبان میں وارد ہوا ہے پس

لَمْ يُعْرَفْ لَا يَقِفُ عَلَى مَرَادِ الشَّارِعِ وَكَيْفَ أَقَاوِيلِ الْعَلَمَةِ

جو شخص لغت کو نہیں جانے گا وہ شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صاحب

وَالشَّارِعِينَ فِي الْأَحْكَامِ وَمُعْظَمَ قَتَاوِي فَقَهَاءِ الْأُمَمِ

اور تابعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور اکثر کے فقہاء کے بڑی بڑی فتاویٰ کو جان لے

كَثْبَى لَا يَفْقَهُ حُكْمَهُ مُخَالَفًا لِقَوْلِ اللَّهِ هُمْ كُنُونَ فَيُذْخِرُ

تا کہ اس کا حکم اون کے اقوال کے برخلاف واقع ہو کیونکہ اس میں

لَا جَمَاعَ وَإِذَا عَرَفَ مِنْ كُلِّ مَنٍّ هَذَا الْأَنْوَاعِ مُعْظَمَهُ

اجلے کا ڈھٹا ہے اور جب ان اقسام میں سے ہر ایک کی معظم کو جان لے

فَهُوَ جَائِزٌ فِي مَجْهَدٍ وَلَا يَشْتَرُ طَمَعُ وَلَا كِبَرُهَا بِحَيْثُ لَا

تواپ یہ شخص مجتہد ہے اور تمام احکام کا جان لے سکتا ایسا کہ اس میں سے کوئی امر

يُشَدُّ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْهَا وَإِذْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا لَئِنْ لَمْ تَعْلَمُوا مِنْ هَٰذَا الْكُفَّارِ

اگر کسی کو شک ہو کہ کفر کیا ہے تو اس سے کہو کہ کسی ایک قسم کو ہی نہیں جانتا تو کفر اس کی سزا

فَسَيُكْفَرُ بِهِ الْقُلُوبُ الَّذِينَ كَانُوا فِي شَكٍّ مِنْ هَٰذَا خِطْبَتَانِ خَادِمَتَانِ

لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ أَلْسِنًا لَا تَعْلَمُونَ سُلُوكَ قُلُوبِهِمْ هَٰذَا نَبَأُ الْغَيْبِ مَا يَبْهَتُونَ

السَّكْفُ فَلاَ يَحْزَنُوا لَهُ ثَقُلُوا الْقُضَاءُ وَلَا تَرَوْهُمُ اللَّفِينُ إِذَا جُمِعَ

پس اس کو فانی ہوتا جائز نہیں ہے اور نہ فتویٰ دیکھو امیدوار ہیں اور اگر کسی کو علم

هَٰذَا الْعُلُومُ وَكَانَ مُحَذَّرًا لِلَّهِ هَوَاً وَالْبَدْعُ

جمع کر لے اور ہوا ہوس اور بدعات کا تارک ہو

مُدْرَعًا يَا لَوْ أَنَّ مَخْزِيًّا عَنِ الْكِبَارِ غَيْرُ مُوَثَّقٍ عَلَى

اور قوس کا لباس پہنی ہوئی کبار سے بچنے والا ہو

الصَّغَارِ يُجَارُ لَهُ أَنْ يَثْقُلَ الْقَضَاءُ وَيُصَرَّكَ فَ

مفسرین کا کہنا ہے کہ اس کو جائز ہے کہ فانی ہو جاوے اور شدھی احکام میں

فِي الشَّرْعِ بِالْإِجْتِهَادِ وَالْفَتْوَى وَيَجْرُبُ

اجتہاد اور فتویٰ کی راستہ نظر کر کے اور ایسے شخص کو

عَلَى مَنْ لَمْ يَجْمَعْ هَٰذَا الشَّرَاطَ تَقْلِيدٌ

کہ جو شخص یہ شرطیں جمع نہیں ہے اس کی تقلید

فِيمَا بَيْنَ كَلَامِ الْحَوَادِثِ وَتَشْهَى كَلَامُ

اور جو شخص جو حوادث میں پیش رفتی واجب ہے بغوی کا کلام

الْبَغْوِيِّ وَقَدْ صَرَّحَ لَوْ أَنَّ صِرْعِي وَالنَّوْشَ

نوم ہوا اور اضمی اور نودی

وَعَايَرُهَا مِمَّنْ لَا يَحْصِي كَثْرَتَهُ أَنَّ الْجَهْدَ الْمَطْلُوقَ الَّذِي

مذکورہ حد سبب کثرت کی شمار نہیں ہو سکتی فقیر کی ہے کہ جہد مطلق جس کی

تَقْسِيرُهُ عَلَى قَبْرَيْنِ مُسْتَقِلٍّ وَمُنْتَسِبٍ وَيُظْهِرُ مِنْ كَلَامِهِ

تفسیر کی جاتی ہے دو متم پر مستقل اور منتسب اور علم کی کتب سے ظاہر ہوتا ہے

أَنَّ الْمُسْتَقِلَّ يَمْتَّزِعُ عَنْ غَيْرِهِ بِثَلَاثِ خَصَالٍ أَحَدُهَا التَّصَرُّفُ

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے تین بھٹ میں ممتاز ہوتا ہے ایک تو اول اصول میں تصرف کرنا

فِي الْأَصُولِ الَّتِي عَلَيْهِ يَبْنَى مُجْتَهَدَاتُهُ وَثَانِيَّتُهَا تَتَّبِعُ الْأَلْبَابَ

کہ جسم اور اسکی اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسری آئینات

وَالْأَحَادِيثُ وَالْأَثَارُ لِمَعْرِفَةِ الْأَحْكَامِ الَّتِي سَبَقَ بِالْجَوَابِ

بإدعاء وراثت واما اسکی تلاش و واسطی سے متعارف اول احکام کے جنہیں جواب

فِيهَا وَاخْتِيَارُ بَعْضِ الْأَدْلَةِ الْمُتَعَرِّضَةِ عَلَيْهِ بَعْضُ زَيِّنَاتٍ

ہے ہر ایک ہے اور متعارف من پسید لوں میں کسی کو کسی پر اختیار کر لینا اور اسکی احتمالی معنوں

الزَّائِجِ مِنْ تَحْتِهَا قِيمَ وَالتَّزْيِينُ لِمَا خِذَ الْأَحْكَامُ مِنْ ذَلِكَ

سماج کا بیان کرنا اور ان کے دلائل میں سے احکام کے اخذ پر

الْأَدْلَةُ وَالَّذِي يُدْرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَنَا عَلَيْهِ

تفسیر کرنا اور ہم پر ہیں سمجھنے میں داند ا علم کہ یہی بات تفسیر کے علم کا

الشَّافِعِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْكَافِرُ فِي الْمَسَائِلِ الَّتِي كَوْنُهَا

برا اور ہے اور یہ مسائل میں کہ جنکا پہلے کچھ

بِالْجَوَابِ فِيهَا اخْتِارُ امْرَأَتَيْنِ ذَلِكَ الْأَدْلَةُ وَالْمُنْتَسِبُ مَنْ سَلَّمَ

جواب نہیں ہوا اور اسے دلائل سے نکال کر بحث کرنے اور مجتہد منتسب وہ ہے

أَصُولُ شَيْخِهِ وَاسْتِعَانِ بِكَلَامِهِ كَشِدْرَانِي تَتَّبِعُ الْأَدْلَةُ

جو اپنی شیخ کے اصول ماننے کے اور شیخ کی کلام سے دلائل کی تلاش میں

التَّزْيِينُ لِمَا خِذَ وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ مُسْتَقِيلٌ بِالْأَحْكَامِ

اور ماخذ کی منسب میں اگر اعداد اولیا کے اور مع اس کے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

وہ کتب میں
جو کتب میں
جو کتب میں

مِنْ قَبْلِ اَدْلٰهَا قَادِرٌ عَلٰى اِسْتِبَاطَةِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قُلْ سَمِعْتُ

یعنی جانتی ہوں ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہوں اس سے ایسا حال متاثر ہو

فَاللَّهِ وَهٗ اَوْ كَثُرَ وَاسْتَمَّا يَشْتَرِطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْكُوْرَةَ فِي الْمُجْتَهِدِ

یا کثیر اور ہر امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی میں شرط امین

الْمُطْلَقِ وَامَّا الَّذِي هُوَ ذُوْنُهُ فِي الْمَرْتَبَةِ فَهُوَ مُجْتَهِدٌ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ میں اس سے کمتر ہو سورہ

فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ مُقْلِدٌ لَا مَامُوْرٍ فَمَا ظَهَرَ فِيْهِ

مجتہد فی المذہب اور وہ اپنے امام کا ادن احکام میں جو نقصا ظاہر کر چکا ہے مقلد مرنے

كَصَدَّ لِكَيْ لَا يَعْرِفَ قَوْلَ عِدِّ اِمَامِهِ وَمَا بَيَّ عَلَيْهِ مَذْهَبُهُ

پر وہ اپنی امام کے قوا عد او دوسرے اس نے اپنی مذہب کی بنا رکھی ہے جانا کرنا ہے

فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَّمْ يَعْرِفْ لَا مَامُوْرٍ فِيْهَا كَصَدَّ اَجْهَدَ فِيْهَا

پھر جو وقت ایسا واقع ہو جائے جس میں کسی امام کی کچھ نفس معلوم نہیں ہوئی تو اس میں کچھ مذہب پر اجتہاد کرنا ہے

عَلَيْهِ مَذْهَبُهُ وَخَرَجَاهَا مِنْ اَقْوَالِهِ وَعَلَى مَنَوَالِهِ وَذُوْنُهُ

اور اس کے امام کے اقوال سے اور اس کی وضع پر نکالتا ہے اور اس سے

فِي الْمَوْثِقَةِ مُجْتَهِدٌ الْقَتْبُ وَهُوَ الْمَشْهُورُ فِي مَذْهَبِ اِمَامِهِ

مرتبہ میں کمتر مجتہد القتب ہوتا ہے اور وہ اپنے امام کے مذہب کا مشہور

الْمُتَكَلِّفُ مِنْ رَجَحِيَّةٍ قَوْلٍ عَلَى الْاُخَرِ وَجْهٌ مِنْ وَجُوْهِ الْاَصْحَابِ عَلَيْهِ

ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینا اور صاحبین علی وجہ میں سے ایک وجہ کو دوسرے وجہ پر ترجیح دینا

اٰخَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَبٍ فِي بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اَخْتَلَفُوْا

تو اور ہوتا ہے اہل ائمہ باب مجتہدین کے اختلاف کی بیان میں مجتہدین کے

فَوَصَّوْنِ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرَعِيَّةِ اَلَيْ لَا قَاطِعَ فِيْهَا

صواب و غلط میں ان مسائل فرعی میں کہ ان میں قطعی نہیں ہے اختلاف کیا ہے

باب اختلاف المجتہدین

هَلْ كُلُّ مُجْتَهِدٍ فِيهَا مُصِيبٌ أَوِ الْمُصِيبُ فِيهَا وَالْمُجْتَهِدُ قَالَ

آیا اولیٰ مسائل میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہے یا اولیٰ میں ایک صواب پر ہے

رَبِّ الْأَوَّلِ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا خُذْنِي أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ

راے اول کے نو شیوخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابو بکر

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ شُرَيْحٍ وَنَقَلَ عَنْ جُمْهُورِ الْمُتَكَلِّمِينَ

اور محمد بن الحسن اور اس کے شریح قاضی ابویٰ بن اور اشعری کی جمہور متکلمین سے

مِنْ الْأَشْعَارِ وَالْمُعْتَزَلَةِ وَفِي كِتَابِ الْخُرَاجِ لَا بِنِ يُونُسَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج میں اس طرف

إِشَارَاتٌ إِلَى ذَلِكَ تَقَارِبُ التَّصَرُّجِ وَبِالْثَّانِي قَالَ جُمْهُورُ

ایسی اشارتیں ہیں کہ تصریح کے قریب قریب ہیں اور دوسری ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءُ وَنَقَلَ عَنِ الْأَمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْحَانِ

فقہاء قاضی بن اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن سمحان

فِي الْقَوَاطِعِ أَنَّهُ ظَاهِرٌ مِنْ هَذَا لَتَأْفِيقِي قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَفِي الْفُتُوحِ

قواطع میں کہتا ہے کہ ناشی کا ظاہر یہ سب یہی ہے بیہقی میں کہتا

أَخْتَلَفَ فِي صُنُوعِ الْمُجْتَهِدِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ فِي أَنَّ كُلَّ صُنُوعٍ

ہے کہ مجتہدین کے صواب پر ہر ایک اختلاف اس خلاف پر مبنی ہے جو ہر ایک صورت کیوں اسے

حُكْمًا مَعِينًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ ظَنِّيٌّ وَالْخُتَارُ مَا صَحَّحَ عَنِ الشَّيْخِ

ایک حکم معین ہونے میں جب قطعی یا ظنی دلیل ہو کر ہے اور مختار وہ جو امام شافعی سے روایت

أَنَّ فِي الْحَادِثِ حُكْمًا مَعِينًا عَلَيْهِ أَمَّا مَنْ وَجَدَهَا أَصَاوَرًا

کہ ہر نئے کے حادثہ میں حکم معین ہوتا ہے اور نہ نشانہ ان میں جو نے ٹھکانا لیا مسیحیہ میں ان کے

فَقَدْ هَا سَخَطًا وَلَمْ يَأْتِ لَوْلَا أَنَّ الْإِجْمَاعَ دَسَبُونِي بِالْأَدْلَى

کہ کیا جو کہی اور گنہگار نہیں ہوا اس لیے کہ اجتہاد دلائل سے بعد ہے کیونکہ

ظَاهِرُهُ مَنْ دَلَّ اَنْتَ اِلَى اجْتِهَادِهِ مَنْ رَجَحَكَ هَا اَصَابَ وَمَنْ

ظاہر ثانی ہوتی ہے جس نے ہدایت کی راہ کو پایا صواب پر پہنچا اور جس نے اس کو گم کیا

فَقَدْ هَانَتْ اَخْطَاؤُكُمْ يَا تَمَّ وَذَلِكَ لَا تَهْتَكُ فَيَا اَوَّلَ الْاَوَّلِ

پیشکش ہو کر گیا اور گنہگار رہیں نہ ہوتا اور یہ اس لیے کہ اللہ کے اوائل میں یہ نفس سوچ دے کہ

يَا اِنَّ الْعَالَمَ اِذَا قَالَ لِلْعَالِمِ اَخْطَا فَمَعْنَاهُ اَخْطَا تَامَسُكَ

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہے کہ تو نے خطا کی تو اس کے بمعنی میں کہ تو نے اس راہ کو گم سے

السَّيِّدُ الَّذِي يَكْفِي لِلْعُلَمَاءِ اَنْ تَسْلُكُوهُ وَبَسْطُ ذَلِكَ وَمَثَلُهُ

کہ علما کو اس پر چلنا سزاوار ہے خطا کے اور اس کو شرعی تفصیل سے لکھا ہے اور اس کی بہت مثالیں لکھی

بِامْتِنَالٍ كَثِيرَةٍ اَوْ مَعْنَاهُ اِذَا كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ تَخْبِيرُ الْوَجْهِ فَقَدْ اَصَابَ

یا اس کے یہ معنی ہیں اگر مسئلہ میں نہر واحد ہوتی ہے تو جس نے اس کو پایا بیشک صواب ہوا

مَنْ رَجَحَكَ اَوْ اَخْطَا مَنْ فَقَدْ لَا وَهَذَا اَيْضًا مَبْسُوطٌ فِي الْاَوَّلِ

اور جس نے گم کیا اور جس نے خطا کی

قَوْلُهُ لَا اَنْ اِلَا اجْتِهَادُ مَسْبُوقٌ اِلَى اٰخِرِهِ فَلَمَّا تَعَبَّدْنَا لِلَّهِ

قولہ لان الاجتہاد مہجور اہل آخرہ ہم کہتے ہیں ہمارے لیے اللہ سے نے یہی عبادت ہوتا ہے

بَاَنْ تَعْمَلَ مَا يُؤْتِي اِلَيْهِ اجْتِهَادُ دُنَا فَنَطْلُبُ الَّذِي تَعْمَلُهُ اَجْمَالًا

کہ ہم وہ عمل کیا کہ جن جہدوں ہمارا اجتہاد پہنچا ہے پس ہم اسے اجمالی طور کو تلاش کریں

لِطَبَقِ بِهِ تَفْصِيْلًا قَوْلُهُ لَا اجْتِمَاعَ النَّقِيضَيْنِ فَلَمَّا هُوَ كَخِصَالِ

تاکہ اسے ذریعہ سے تفصیل علم حاصل کریں قولہ لا اجتماع النقيضین ہم کہتے ہیں یہ

الْكُفَّارَةُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَاجِبٌ وَكَيْسٌ يُوَاجِبُ لَهُ مَنْ مَنَّا

جیسے کفارہ کی چیز میں کہ وہ سب واجب ہیں اور کسب نہیں ہوتا قولہ من منّا

فَلَهُ اجْرَانِ فَلَمَّا هَذَا عَلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لَانِ اَخْطَا الَّذِي يُوجِبُ

ظہر ابران ہم کہتے ہیں نہ کو مضبوط مفید نہیں ہے اس لیے کہ جب خطا سے توبہ ہے

الْأَخْرَجَ لَا يَكُونُ مَعْصِيَةً فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ حُكْمًا لِلَّهِ تَعَالَى

وہ معصیت نہیں ہوگی سو ضرور ہے کہ وہ دوزخ میں آئے گی اور ان میں سے ایک دوسرے سے

أَفْضَلُ مِنَ الْآخِرِ كَالْعَزِيمَةِ وَالرَّحْصَةِ أَوْ هَذَا فِي الْقَضَاءِ وَلَا بُدَّ

افضل سے بہتر غنیمت اور رخصت یا پھر قضا میں ہے ۔ بعد بالفرد

أَنَّ الْمُتَحَقِّقَ فِي الْخَارِجِ إِذَا قَوْلُ الْمُدَّعِيِ وَالْمُنْكَرُ قَوْلُهُ أَمْرٌ بِالْحُكْمِ

خارج میں ثابت ہوگا کہ اس کا قول اور امر یا حکم

بِمَا ظَنُّوا أَنَّهُ قَوْلُهُ اعْتَرَفَ بِمَقْصُودِ قَوْلِهِ وَالْمُخْطِئُ لَيْسَ بِمُجْطِلٍ

بما ظن انہی کہتے ہیں یہ مقصود کا استاد ہے قولہ واخلطی لیس مجمل

قُلْنَا مَا لَمْ يَكُنْ مُبْطِلًا لَمْ يَكُنْ مُخَالَفًا لِلْحَقِّ لِأَنَّ كُلَّ مُخَالَفٍ

ہم کہتے ہیں جب ظلمی مجمل نہیں ہے تو حق کا مخالف ہی نہیں ہے اس لیے کہ حق کا مخالف

لِلْحَقِّ مُبْطِلٌ وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَالْحَقُّ أَنَّ مَا

تو مبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد کچھ نہ رہتا ہے اور حق ہے کہ جہاں بات

تُسَبِّحُ إِلَى الْإِمَّةِ الْأَمْرُ بَعْدَ قَوْلِ مُخْرِجٍ مِنْ بَعْدِ تَصَرُّفَاتِهِمْ

جہاں دن امر کی طرف منسوب ہے وہ قول ان کے بعد یعنی تصرفات سے نکالا ہوا ہے

وَلَكِنَّ نَصَابًا مِنْهُمْ وَأَنَّهُ لَا خِلَافَ لِلْإِمَّةِ فِي تَصَوُّبِ الْمُتَجَهِّدِينَ

اور ان کے بیان سے یہ ضرور نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ امت نے مجتہدین کے متعصب ہونے میں

فِيمَا خَيْرَ فَيَدُ قَضَاءٍ أَوْ جَمَاعًا كَالْفِرَاقِ النَّسْبِ وَصِيغِ الْأَدْعِيَةِ

جہاں ہے قضا اور جماعت کی نسبت ہی خلاف نہیں ہے جو سب اذن قرائن اور دعاؤں کے کلمات

وَالْوَسْطِ سَبْعٍ وَتِسْعٍ وَارْحَدَى عَشْرَةَ

اور وسطی سب سے سات اور نو اور گیارہ رکعتیں

قُلْنَا لَآ يَلْبِغِي أَنْ تَخْلُقُوا فِيمَا خَيْرَ فَيَدُ وَلَا كَيْفَ الْحَقُّ أَنَّ

تو ان کے یہ کہنا کہ جو چیز چاہے وہی درست ہے نہایت ہی خلاف قرین اور حق تو یہ ہے کہ

اَلَا خِلَافٌ اَرْبَعَةٌ اَقْسَامًا اَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيهِ الْحَقُّ تَقَعًا

اشتقاق چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جس میں حق یقینی معین ہے

وَيَكِبُّ اَنْ يَنْقُضَ خِلَافُهُ لِاَنَّهُ بَاطِلٌ يَقِينًا وَفَرَاغًا مَا تَعَيَّنَ

اور واجب ہے کہ اس کا خلاف توڑا جاوے کیونکہ یقیناً باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ اس میں حق

فِيهِ الْحَقُّ بِغَالِبِ الرَّأْيِ خِلَافُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَفَرَاغًا مَا كَانَ

باعتبار غالب مادی کے معین ہوا اور اس کا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور تیسری قسم وہ کہ

كَلَّا طَرَفِي الْخِلَافِ مُخْتَارٌ فِيهِ بِالْقَطْعِ وَرَاجِعًا مَّا كَانَ كَلَّا طَرَفِي

خلاف کی دو طرف میں یقینی اختیار ہوتا ہے اور چوتھی قسم وہ کہ

الْخِلَافُ مُخْتَارٌ فِيهِ بِغَالِبِ الرَّأْيِ تَفْصِيلُ ذَٰلِكَ اِنَّهٗ اِنْ كَانَتْ

خلاف کی دو طرف میں اعتبار غالب کے اختیار ہوتا ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر

الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهَا قَضَاءُ الْقَاضِي بَاَنْ يَكُونَ فِيهَا نَصٌّ

مسئلہ اس قسم کا ہے جس میں قضا کا فیصلہ لازم آتا ہے اس طرح کہ اس میں مستلزم

صَحِيحٌ مَعْرُوفٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ

نبی صلعم سے معروف صحیح حدیث موجود ہو جس

اَجْزَاهُ خِلَافُهُ فَهُوَ بَاطِلٌ كَعَمْرٍا بَعْدَ رَجْعِهِ لِنَصِّهِ صَلَّى

جس میں اس کا خلاف ہو گا سو وہ باطل ہو گا اسی طرح کہ اگر کسی نے کہا کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلَهُ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ وَتَقُومَ الْحُجَّةُ وَإِنْ

رسول صلعم کے معذور رہا جاتا ہے جب تک کہ وہ نفس کا پیغمبر اور حجّت قائم ہو

كَانَ اَلَا جَعَلَهَا دَفِي مَعْرِفَةٍ وَاقِعَةٍ فَكَوْنَتْ ثُمَّ اَلَا تَبْدَأُ

جس میں کسی ایسے واقعہ کی دریافت کرے جن میں ہو کہ وہ ہو چکا ہے پھر اس کا حال سن کر ہوتا ہے

الْحَالُ مِثْلُ مَوْتٍ زَيْدٍ وَحَيَاتِهِ كَلَّا جَرَمًا اَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ نَعَمْ

معلوم نہیں رہا جیسی زید کی موت اور حیات سو بالآخر حق ایک ہی جانب ہو گا

رَبَّمَا يَعْدُرُ النُّحْطُ بِمَا جَعَلَهُ دَارًا وَإِنْ كَانَ الْأَجْتِهَادُ فِي أَمْرِ

ان جیسے وقت اجتہاد کا نکلے معذور ہوتا ہے اور اگر اجتہاد ایسے باب میں ہو

فَوْضَ الْأَوْحَىٰ إِلَىٰ الْحَمْدِ وَكَانَ الْأَخَذُ الْإِنْ مُتَقَارِبِينَ وَ

کہ عتد کی شکل پر محال ہوا ہے اور اگر دو تو ماخذ باہم تریب قریب ہوں اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بَعِيدًا مِّنَ الْأَذْهَانِ جَدًّا لِّحِكْمَتِ يَرْسَىٰ

ان میں سے کوئی سا اذہان سے ایسا نہایت بعید نہ ہو کہ اوس مانند دالا

أَنَّ صَاحِبَهُ مَقْصُورٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ وَعَادَتِهِمْ

نقصہ داری سمجھا جائے کہ بیشک لوگوں کے معادہ اور عادت سے باہر ہو گیا ہے

فَالْجُتْهُنَّ مَصِيبَاتٍ مِّثْلَ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِّكُلِّ وَاحِدٍ

ایسی دو نوجھتیں مصیبت ہونے ہیں مثلاً کسی نے دو شخصوں میں سے ہر ایک کو یہ کہا

مِنْهُمَا أَعْطَىٰ كُلُّ فَقِيرٍ وَجَدْتُهُ دُرَّهًا مِّنْ مِّثَالِي قَالَ كَيْفَ

کہ جھنجھوٹے نے اسی دوسرے اذہان سے ایک دوسرے کو یہ کہہ کر میں کہو کہ

أَخْبَرْتُ أَنَّهُ فَقِيرٌ قِيلَ إِذَا اجْتَهَدْتَ فِي تَدْبِيعِ قَرَأَيْنِ الْفَقِيرِ

معدوم کردی کہ وہ فقیر ہے کہ جب تو قرآن کی تدبیر میں کوشش کر چکا

ثُمَّ إِنَّا أَنَا الشَّيْءُ أَنَّهُ فَقِيرٌ فَأَعْطَىٰ فَاخْتَلَفَا فِي عَجَلٍ قَالَ

پھر ہم دونوں کو یہ بات کہ وہ فقیر ہے پس جس نے دیکھا کہ ان دونوں شخصوں نے ایک دوسری حال میں اختلاف کیا

أَحَدُهُمَا هُوَ فَقِيرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَا أَخَذُ الْإِنْ مُتَقَارِبِينَ

ایک نے کہا یہ فقیر ہے اور دوسرے نے کہا یہ فقیر نہیں ہے اور ماخذ دونوں کے باہم ایسی قریب ہیں کہ

لَيْسَ بَيْنَهُمَا لَأَخْذُ بِهِمَا فَهُمَا مَصِيبَاتٍ لَّا تَهْمَا أَدَارَ الْحُكْمِ إِلَّا عُلَّ

ان دونوں میں اختلاف ہے نہ مابین میں دو نوجھتیں ہیں اس لیے کہ دوسری اپنی حکم کو سہی پر داری کیا ہے

مَنْ يَّقَعُ فِي خَرَجٍ لَّيْسَ أَنَّهُ فَقِيرٌ وَقَدْ وَقَعَ فِي خَرَجٍ ذَاكَ

جو شخص کسی خراج میں پڑے نہ فقیر سمجھا جائے اور بیشک اسی شکل میں بیان ہی تصور کے یہ ہے

مِنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ ظَاهِرٍ يَخْلَافُ مَا إِذَا أُعْطِيَ قَاحِرًا كَرِيمًا

اگر غیر تقصیر ظاہر بخلاف ایسی صورت کی کہ کسی بڑے سوداگر

لَا يَخْذَمُ وَحَشْمُهُ فَإِنَّ الْقَائِلَ يَنْقِرُ بَعْدَ مُقَوَّرٍ وَلَا

خادم حشم والی کو دیکھو کہ حشم ایسی سوداگر کو تقصیر سمجھو وہ مقور والا کہ جاتا ہے

لِيُؤْنِغَ الْأَخْذَ بِالشَّبْهِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا فَهِيَ مَقَامَانِ

تقصیر سے نہ لینا حدیث وہ کہ ہے جائز نہیں ہے ہر بیاد دو مقام ہیں

أَحَدُهَا أَنَّهُ يُقَيَّرُ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْ لَا وَلَا سَبْهَةٌ أَنَّ الْحَقَّ

ایک تو یہ کہ آیا وہ حقیقت میں تقصیر یا نہیں اور دوسری شبہ اسپن تو حق ایک ہی بات ہے

فِيهِ وَاحِدٌ وَأَنَّ التَّقْصِيرَ لَا يَجْمَعَانِ وَالْمَثَلُ أَنَّ

اور وہ شبہ دو تقصیر ہیں جمع نہیں ہو سکتے اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جس

مَنْ أُعْطِيَ غَيْرَ الْفَقِيرِ عَلَى ظَنِّ تَقَرُّمٍ هَلْ هُوَ مُطِيعٌ أَمْ لَا

کو اگر کوئی دے گا کہ فقیر پر تو یہ کہ ظن تقصیر ہل ہو مطیع ہے یا نہیں

وَلَا مِثْلُهُ أَنَّ الْمُطِيعَ لَعَدَمِ مَنْ وَافَقَ كُنْهُهُ الْحَقِيقَةُ قَدْ

اور یہاں شبہ وہ مطیع ہی مان جب لاگ ان حقیقت کی مطابق ہو گیا اور سب سے

مَا لَحَظَ قَافِرًا وَإِنْ كَانَ إِلَّا اخْتِبَاهَا دَلِيلُ اخْتِبَارٍ مَا خَلَّ

جو ہی کام کیا اور اگر جب تک کہ اختیار ہوئی بات کے اختیار کرنے میں جو

فِيهِ كَأَحْوَفِ الْقُرْآنِ وَحَسْبُكَ الْأَدْعِيَةُ وَكَذَا مَا تَعْلَمُهُ

جیسے قرآن کے مرفوع اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی لمبی معلوم کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ تَسْهِيلٍ عَلَى

کے لئے وضع کے افعال است پر سہولت کی بنا سے

النَّاسِ مَعَ كَوْنِهَا كُلِّهَا حَاضِرَةً لَا ضَلَّ مُصْرَحَةٌ فَالْمُجْتَمِعَاتُ

بادجو دیکھو وہ ہر ایک وضع اصل معلومت کو جاری ہی سوا یہی دور کو مجتہد

مُصَيَّبَانِ فَهَذَا أَكْلُهُ بَيِّنٌ لَا يَتَّبِعِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوَقَّفَ فِيهِ

مصیب ہونی یقین میں یہ سب ظاہری سمجھنا اور محققین سے کہ اس میں توقف کرے

وَمَوَاضِعُ الْإِخْتِلَافِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَمُعْظَمُهَا أُمُورٌ أَحَدُهَا

اور فقہاء میں اختلاف کی مواضع اور معظم مواضع کے لئے امر بین

أَنْ يَكُونُوا وَاحِدٌ قَدْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ وَالْآخِرُ كَمَا يَبْلُغُهُ وَ

ایک تو یہ ہے کہ حدیث ایک تو ترسیل اور دوسری کو نہ پہنچی

الْمُحْتَبِطُ هُنَا مَعْنِيهِ وَالَّذِي أَنْ يَكُونَ عِنْدَ كُلِّ

اس حدیث میں مصیب معین ہے یعنی ایک اور امر یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس

وَاحِدٍ أَحَادِيثُ وَأَنَّ مَخَالَفَتَهُ قَدْ بَلَغَتْ تَطْبِيقَ

حدیثیں اور آثار اس میں مخالفت ہونی اور اس سے ایک کو ایک سے مطابق کر لینا

بَعْضُهَا بَعْضٌ وَتَحِيَّةُ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ فَأَدَّى اجْتِهَادُهُ إِلَى

اور ایک کو ایک سے تہنیت بعض کے بعض سے اجتہاد سے

حُكْمِي عَدَاوَةٍ مِنْ هَذِهِ الْقَبِيلِ وَالْمَثَابَةُ أَنْ يَخْتَلِفُوا

ایک حکم پیدا ہوتا ہے عداوت کے قبیلہ اور تیسرا امر یہ ہے

فِي تَقْيِيسِ الْأَكْثَرِ أَوْ مُسْتَعْدٍ وَحَدُّ وَدَعَا الْجَامِعَةَ الْمَأْمُورَةَ

تایید میں اکثر کے قیاس اور مستعد و حد و دعا جامعہ المأمورہ

أَوْ مَعْرِفَةِ الْأَكْثَرِ الشَّيْءَ كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ لِسَانِ الْخَلْفِ

یا اکثر کے جاننے یا اکثر کے شے کے ہونے سے پہلے لسان الخلف

وَكُنْزِ الْمَنَاصِدِ وَصِدْقِ مَا وَصَفَ وَصَفًا عَامًّا عَلَى هَذِهِ

اور منہا پیدا کیے گئے یا مصلحت سے اس سے وصف عام سے جو وصف عام

الصُّورَةُ الْخَاصَّةُ أَوْ الطَّبَاقِ الْكَلِمَةِ عَلَى جُزْئِيَّاتِهَا وَنَحْوِ ذَلِكَ

مخصوصہ یا اس صورت کی کلمہ اپنی جزئیات پر منطبق ہونا اور کسی اور صورت سے

فَأَذَىٰ اجْتِهَادُ كُلِّ رَاحِدٍ إِلَىٰ مَذْهَبٍ وَالرَّابِعُ أَنْ يَخْتَلِفُوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد اور ہر ایک مذہب کی طرف رجحان اور جو نتیجہ ہوتا ہے

فِي الْمَسَائِلِ الْأَصُولِيَّةِ وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْفُرُوعِ

کہ فقہاء اصول کے مسائل میں اختلاف لیکن اور اس اختلاف پر شروع میں اختلاف پیدا ہو جاتا

وَالْجِهَادُ أَنْ فِي هَذِهِ الْأَقْسَامِ مُصِيبَانِ إِذَا كَانَ وَاحِدٌ أَمَّا

ان اقسام میں دو زچہ تھا مصیب ہوتے ہیں جس صورت میں کہ اور دو فرق کا باختر

مُتَقَارِبَيْنِ بِالْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا وَالْحَقُّ أَنَّ الْمَسَائِلَ الْمَذْكُورَةَ

ہمارے معنی ذکر کیے گئے نے اعتبار سے ملتا جلتا ہو اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

فِي كِتَابِ أَصُولِ الْفِقْهِ عَنِ قِسْمَيْنِ قِسْمُهُمَا مِنْ بَابِ تَبَعٍ

مسائل مذکورہ دو قسم میں ایک مستند باعتبار تلامذہ

لُغَةِ الْعَرَبِ كَالْفَتْحِ وَالْعَارِقِ وَالْفَتْحِ وَالظَّاهِرِ وَمِثْلِهِ

عربی لغت کی بھی جیسے فاعل اور مفعول اور فاعل اور مفعول اس کی مثال

كَمِثْلِ قَوْلِ الْبَغَوِيِّ هَذَا الْأَسْمُ مَذْكُورٌ وَذَلِكَ مَعْرُوفٌ

جیسے بغوی کا قول ہے یہ اسم مذکور ہے اور وہ معلوم ہے

وَهَذَا أَعْلَمُ وَذَلِكَ أَسْمُ جَلِيسٍ وَنَدَائِعِلْ مَرْفُوعٌ وَمَنْعُومٌ

اور یہ علم ہے اور وہ اسم جلس ہے اور فاعل مرفوع و منعمول

مَنْصُوبٌ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْقِسْمِ كَثْرَةُ اخْتِلَافٍ وَقِسْمُهُ هُوَ

منصوب ہوتا ہے اور اس قسم میں بہت اختلاف نہیں ہے اور کیا قسم

مِنْ بَابِ تَقْرِيبِ الذِّهْنِ إِلَى مَا يَفْعَلُهُ الْعَاقِلُ بِسُرْئِلِ قَتْمٍ

اعتبار ذہن پہنچانے کے اور اس کے مجموعہ میں عقل اپنے سلیقہ سے سو کر غلط نہیں

تَقْصِيرُكَ أَتَكَ إِذَا لَقِيتَ إِلَى عَارِفٍ كِتَابًا عَنِيفًا قَدْ تَغَيَّرَ

اپنی تشہیل پر ہے کہ تو نے اگر کسی عاقل کو ایسی کتاب سے تہرب دی جس کے

بَعْضُ حُرُوفِهِ وَأَمْرُهُ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ إِذَا اسْتَنْبَهَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

بعض حروف اسکی پڑھنے کے مہین اور اسکو پڑھنی کو کہنا یہ وہ عاقل بیشک جب اور سم کر ہی حد تک

يَكْتَسِبُهُ الْقُرَّائِينَ وَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَلَيْسَ يُتَخَلَّفُ عَاوِلَاتُ

قرآن میں تلاش اور صواب کی انگلی کو سنے گا اور بعضی وقت ایسی جگہ مدعا قائل ٹھکتا ہو جاسکتے ہیں

فِي مُثُلِ ذَلِكَ وَإِذَا عَنِ الْعَاوِلِ حُرُوفَاتُ كَيْفَ يَكْتَسِبُهُ الدَّ

اور عاقل کو دہرا دہرا پڑھتے ہیں تو بلاکل کو کیا قائل

وَيَحْصُصُ عَنِ الْمَصْدَحِ وَخُتَارُ الْأَلْفِ وَالْهَمْزِ وَالْشَّرَافُ كَذَلِكَ

اور مصالح کو کیا الحس کرتا ہی اور طبعہ کو اندیشوں نقصان کمتر ہو پسند کر لیا ۱۰ ایسی ہی

لَا كَوَائِلَ مَكَارِدَ عَلَيْهِمْ أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ أَجَاكُوا قَدْ أَحَرَّ

اور اہل قریب ساری جہاں اگر مختلف حدیثیں ملتی ہیں تو انہوں نے اپنی اپنی

تَطَرُّهُ مِنْ ذَلِكَ فَاقْضَى لِحْتِجَادِ هُمُ الرُّكْبِ عَنِ بَعْضِهَا

ظہر کے تیرا دینیں لگا سنے مقرر علیہ ہر ان کے اجتہاد کا ہوا تمام ہوا کہ کسی حدیث پر تو مفسر ہونیکا

بِالنَّسْخِ وَتَطْبِيقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَرْجِيحُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ

تحریر کا یا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی

وَكَذَلِكَ كَمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مَسْأَلُ لَوْ بَكِنِ السَّكْفُ نَكَلَمُوا

اور ایسی ہی جہاں اوپر لکھی سال پیش رہی کہ سلف الی اوپر ہیں کلام نہیں کیا تھا

فِيهَا أَخَذَ وَالنَّظِيرَ بِالنَّظِيرِ وَاسْتَنْبَطُوا الْعِلَلَ وَبِالْحُمْلَةِ

تو انہوں نے ایک نظیر کے نظیر سے لیا اور انکی علتوں کی تائید اور خلاصہ کر دی

فَكَانَتْ لَهُمْ صَنَائِعُ أَنْدَفَعُوا إِلَيْهَا بِسِلَاقِهِمْ وَأَخْلَقُوا قَرَفَهُ

کہ انکی یہ ہے کہ میرے کہ اپنی اپنی سیالیں سیلے سے کسی طرف سھارا یا

كَمَا يَجِدُ فِي الْعَاوِلِ أَمْرٌ يَغْنُ كَهَ قَا رَادَ قَوْصَانُ كَيْسَرُ دُو

ایسی ہی جہاں ایسا امر پیش ہو رہا ہے جیسا کہ قیاسیہ کے قیاسیہ کے لکھا اپنی مسل دیکھو

صَنَاعَتُهُمُ الَّتِي ذَكَرُوها مَفْصَلَةٌ فِي كُتُبِهِمْ وَأَنْشَارُوا

حدیث کی روایت میں جن کی کوئی دہ عمل در آئے ہو اس کی کتابوں میں مفصل ذکر کیا ہے

الْكُهُمَا فِي ضَمْنٍ كَلَامُهُمْ أَوْ خَرَجَتْ مِنْ مَسَائِلِهِمْ وَإِنْ

یہ دونوں کلام کے ضمن میں اور اس طرح انکار کیا ہے بارہ مسائل کے مسائل میں سے نکالیں اور اگر

لَمْ يَذْكُرُوها وَتَلَقَّتْ عَقُولُ الْخَلَفِ الْكُتُبُ صَنَاعَتُهُمْ

انہوں نے ان مسائل کو ذکر نہیں کیا اور یہ دونوں کی عقلوں نے ان کی کتب میں ان کو اس سلسلہ کے

بِالْعَبُولِ لَمْ أَجِئُوا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّلَاقَةِ فِي مِثْلِ ذَلِكَ

یہ دوسرے جس پر اسباب میں مخلوق ہوئی ہیں انہیں

لَمْ يَصَارَتْ أُمُورًا مُسَلَّمَةً فِيمَا بَيْنَهُمْ وَهَلَى قِيَاسُ ذَلِكَ

یہ وہ مسائل اور ان امور مسلّمہ تھے اور اس ہی قیاس پر

لَمْ أَفْرُطُوا جَهْدَكَ هُمْ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيثِ وَمَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ

جہاں وہ اپنی کوشش کو حدیث کی روایت میں اور صحیح حدیث کو تسلیم سے

مِنَ السَّقِيمِ وَالْمُسْتَفْهِضِ مِنَ الْغَرِيبِ وَمَعْرِفَةِ أَحْوَالِ

اور مستفیض کو غریب سے جہاں سے ہیں اور معلوم ہوا جمیع اہل حدیث

الرَّوَاةِ جَرَحًا وَتَعْدِيلًا وَكِتَابَةً كُنْتُ أَحَدُ بَنِي وَنَحْبِيحَهَا

کے راویوں کے حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی سطح اور صحیح کرنے میں خوب صرف

جَسْرُ وَافِي ذَلِكَ الْمَيَادِينِ لِيَسْتَفْتَهُمُ الْخُلُوفَةُ فِي عُقُولِهِمْ

کرتے وہ اپنی سلسلہ کے دور سے جہاں کے عقول میں پیدا کیا گیا تھا اول ہی سید اذین

لَمْ يَجَاءَ قَوْمٌ آخَرُونَ وَجَعَلُوا صَنَاعَتَهُمْ قَوْلًا لِكُلِّ بَنِي

میں نے یہ اور لوگ آئے اور انہوں نے ان کی دہی میں یہ حدیث کو قائل کیا

مَذَوْدَةً وَهَمَّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ هِيَ أَنْ مِنْ شَرِّطِ الْعَمَلِ

مذہب بنانی اور یہاں ان کی حدیث کو قائل کیا

السُّنَّةُ وَلَا اخْتِلَافٌ فِي هَذَا الْقِسْمِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرِّيِ

اور اس قسم میں اختلاف کا حکم بالکل اور دل کے

وَسُكُونِ الْقَلْبِ بِالْجُمُودَةِ الْاِخْتِلَافُ فِي أَكْثَرِ أَصُوْرٍ

اطمینان کی طرح اور جس قسم پر ہو کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الْفَقْهِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرِّيِ وَأَطْمِئِنَانِ الْقَلْبِ وَمُشَاهَدَةِ

تحرر کے دیکھنے اور دل کی اطمینان کی طرح

الْقَرَّائِنِ فَقَدْ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کرنا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

إِلَى أَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يُقَوِّمُ إِلَيْهِ التَّحَرِّيُّ فِي

کہی مواضع میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف اہم رجوع کرتے ہی حد میں

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الکلی کی جگہ سے اور مواضع میں سے یہ حد میں ہے

فَطَرَكُمْ نَقِطُ وَنَ وَأَمَّا كَرِيكُمْ تَضَحُّونَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ

فطرت میں دن کی حد میں خط کر دو اور تمہاری تڑپاتی آؤی دن کی حد میں تڑپاتی کر دو

مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْخَطَّابِيَّ مَوْضُوعٌ عَنِ النَّاسِ فِيمَا كَانَ

خطابی کہتا ہے حد میں سے بہرہ میں کہ اجتماع کے راہ میں لوگوں کی خطاعت ہے

سَبِيلُهُ الْاجْتِهَادُ فَلَوْ أَنَّ قَوْمًا اجْتَهَدُوا فَلَمْ يَرَوْا

پس اگر ایک قوم نے محنت سے

الْهَدَىٰ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثِينَ فَلَمْ يَفْطَرُوا حَتَّى اسْتَوْفُوا الْعَدَدَ

ہدای نہ دیکھا مگر بعد میں دن کے انہوں نے اظہار کیا یہاں تک کہ پہنچنے کی گنتی پوری کر کے

ثُمَّ تَبَيَّنَ عِنْدَ هَؤُلَاءِ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

پھر انکو ثابت ہوا مہینہ اوقیس

دن کا تھا

الْقَوْلُ هَذَا أَحَقُّ الْأَشْيَاءِ ثُمَّ لَمْ يَخْتِ عَنْ ذَلِكَ

س میں کہنے کا خوب ادا کرنا ہے بہر اولیٰ ارکان وغیرہ سے

الْأَمْرُ كَانَ وَغَيْرَهَا بِمُحْدُوْدٍ جَامِعَةٍ مَا بَعْدَ كَثِيرٍ

بجور اور مختصر جامع اور مانع کے خوب بحث نہیں کے

نَحْثُ وَكُلَّمَا سِئِلَ عَنْ أَحْكَامٍ جُزْئِيَّةٍ يَتَعَلَّقُ بِتِلْكَ

ہے اور جب کسی چیز سے احکامات جو کہ

الْأَمْرُ كَانَ وَالشَّرْطُ وَغَيْرَهَا أَحَاكُمَا عَلَى مَا

ارکان اور شرط وغیرہ سے متعلق ہیں پھر چہ تہ اس کے

يَقْهَمُونَ فِي نَفْسِهِمْ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ

ذاتی سمجھنے پر جو الفاظ مستعمل سے سمجھتے ہیں حوالہ کر دیتے ہیں

وَأَرْشَدَهُ إِلَى سَرَادِ الْجُزْئِيَّاتِ نَحْوَ الْكَلِمَاتِ

اور پھر راہ بنا دیتے کہ جزئیات کو کلمات سے متعلق کہ ہیں

وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ اَللَّهُمَّ إِلَّا فِي مَسَائِلَ قَلِيلَةٍ

اور اس نے پر بھی نہ بڑھائے بلکہ الہی کے مسئلہ میں

لَا سَبَابَ كَأَرَادِهِ مِنْ تَحَاجُّجِ الْقَوْمِ وَنَحْوِ فَتْرَةٍ

عارضی اسباب کا ارادہ سے کہ قوم کا غلط کیا وغیرہ سے ہیں وغیرہ

غَسَلَ الْأَعْضَاءَ الْأَمْرَ بَعْدَ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ لَمْ يَخْتِ الْعَنْ

نہیں ہو کر احسن کا دہونا شروع کیا پھر دہرائیں کوئی

يَخْتِ جَامِعٍ مَا يَنْبَغِي يَعْرِفُ بِهِ أَنَّ ذَلِكَ دَاخِلٌ فِي حَقِيقَتِهِ

جامع مانع کہ نہیں مقرر کی جاتی عدم ہو کہ عضووں بالشر وضوئی حقیقت میں

أَمْ لَا وَإِنْ سَأَلَهُ أَمَّا وَدَاخِلُهُ فَبَيْنَهَا أَمْ لَا وَلَكِنْ يَقْتَضِي

داخل سے نہیں اور ہونے کو چنانچہ اثبت میں داخل ہے نہ نہیں - چنانچہ

الْمَاءِ الْمُطْلَقِ وَ الْمُقَيَّدِ وَ لَمْ يَتَيْنِ أَحْكَامَ الْبُيُوتِ وَ

اقسام مطلق اور مقید مقرر نہیں کی گئے اور کوئی اور نالیاب و غیبیہ

الْعَدِيدِ وَ كُتِبَ هَذَا فِي السَّائِلِ كُلِّهَا كَثِيرَةً الْوُقُوعِ

کے احکام نہیں بیان کیے اور بہرہ تلام مسائل بہت پیش آنے والے ہیں

لَا يَصَوِّرُ عَدَمُ وَقُوعِهَا فِي زَمَانِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پر خیال نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش

وَأَلِهِ وَسَلَّمَ وَ كَمَا سَأَلَهُ السَّائِلُ فِي قِصَّةِ بَيْرِ بَضَاعَةَ

نہیں آئے اور جب ایسے کسی سال نے بیر بضاعہ کا حال

وَحَدِيثِ الْفَلَتَيْنِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الرَّدِّ إِلَى مَا فِيهِمْ مَوْكَةٌ

اور فلتین کے حدیث پہنچی تو آپ نے کچھ طول کلامی نہیں کی اس پر جو کہا کہ جن مضمون نظم

وَمِنَ اللَّفْظِ وَبَعْدَ دَوْنِهِ فِي مَا بَيَّنَّاهُ وَ هَذَا الْمَعْنَى قَالَ سَفِيًّا

سے وہ سچ نہیں اور اگر اس میں عادت کر لیتے ہو اور اسی وجہ سے سفیان ثوری نے

الْمُؤَرَّجِ مَا وَجَدْنَا فِي أَمْرِ الْمَاءِ الْأَسْعَدِ وَ كَمَا سَأَلَهُ

کہا جو کہ پانی کے حق میں تو بہنی بخایہ پس ہے ہوتے ہے اور جب حضرت سے

أَمْرًا عَنْ التَّوْبِ بِصِيْبَةٍ دَمَ الْحَبِيبَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ

ایک عورت نے خون چھڑک کر بچہ سے بچے کے کپڑے کا سکہ بچھا تو اسی ہی قدر پایا کہ

قَالَ حُجَّيْبٌ ثُمَّ أَقْرَبْتُهُ ثُمَّ انْصَبْتُهُ ثُمَّ صَبَّغْتُهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ

اس کے کہ جو ال بہر لہ ال بہر دیو ال بہر اس سے تازہ پئے سو جو وہ طہی تھے

بِأَكْثَرِ مَا عِنْدَهُمْ وَأَمْرًا بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَ لَمْ يَعْلَمْنَا

دوسرے سے زیادہ فرمایا اور استقبال قبلہ کا امر نہ پایا اور ہم کو خبر نہ تھی

طَرِيقَ مَعْرِفَةِ الْقِبْلَةِ وَ فَكَانَتْ الصَّحَابَةُ يَسْأَلُونَ بِيْنَ

حضرت کا طریق تسلیم نہیں کیا اور بیشک صحابہ غرض کیا کرتے تھے اور

مَجْهَدُ فَنَ فِي أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ سَدِيدَةٌ

قبلہ کے جہت میں اجتہاد کرتے تھے اور ان کو طریق اجتہاد کے

إِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الْأَجْمَعِ هَذَا أَكَلُهُ لِمَقْوَضِهِ مِثْلُ

معرفت کی نہایت حاجت تھی یہی سبب اس لیے تھا کہ حضرت کی طرف سے ایسی امور

فِي ذَلِكَ الْوَرَاءِ لَهُمْ وَهَكَذَا أَكَلُوا فَمَا وَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہی کے سامنے تھا اور اس سبب سے حضرت علی علیہ السلام کے اقرار سے

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْصُوفٍ لَوَيْبٍ وَقَدْ

میں بیکہ صاف و آشکار ہے کہ جس شخص پر شک

فَهُمْ نَائِمُونَ. كَتَبَ أَحْكَامُهُ أَنَّهُ رَأَى فِي تَرْكِ التَّعَقُّ وَعَلَيْهِمْ

حضرت کی احکام کی پیروی سے ہم نے سمجھ لیا ہے کہ حضرت مسلم نے جہان میں کسی چیز میں

أَكَلُ كَثِيرٍ مِنْ وَجْهِ الطَّبِطِ مَضْلُجَةٍ عَظِيمَةٍ وَهِيَ

وجہ ضبط کے کثیر کثرت میں بڑی مصلحت کے رعایت کی ہے اور مصلحت یہ ہے

أَنَّ هَذِهِ الْمَسَائِلَ تَكْثُرُ الْحَقَائِقُ تَسْتَعْمَلُ فِي الْمَطَرِ

کہ ان مسائل کا مال ایسے حقائق کیلئے ہے

عَلَى أَجْمَلِهَا وَلَا يَعْرِفُ حَكْمَ هَا الْجَامِعِ الْمَارِعِ إِلَّا بِعُسْرِ

مستعمل ہوتے ہیں اور ان حقائق کے جامع اور راجع حدیث اور ہی بلیغ معلوم نہیں ہو سکتے

وَرُبَّمَا تَحْتَاجُ عِنْدَ إِقَامَةِ الْحَدِّ إِلَى التَّمْيِيزِ بَيْنَ الْمُسْكَتَيْنِ

اور ب اوقات حد قائم کرنے پر دو مطلق کے تفریق کے لیے

بِأَحْكَامِهِمْ وَضَوَائِقُ تَحْرُجُونَ بِإِقَامَتِهَا لَمَّا دَانَ مُسْطُوتٌ وَ

ایسی احکام اور ضابطوں کے ملوث ہونے سے کہ ان کے قائم کرنے میں عجز میں پڑنے پر جہت

فُسِّرَتْ لَا يُمْكِنُ تَفْسِيرُهَا إِلَّا بِحَقَائِقِ مِنْهَا وَهَلْ تَجُزُّ

ان کو ضبط کیا اور ان کی تفسیر کے قواعد میں وہی حقائق کے ممکن ہیں اور اس سبب سے

فَتَسْلَسِلْ أَلُمُّرَادُ يَقِفُ فِي بَعْضِ مَا هَذَا لَكَ إِلَى التَّفْوِضِ

پھر اس میں تسلسل پیدا ہوتا ہے اور بعضے جگہ پہلے یہ

عَلَى رَأْيِ الْمُسْتَلِ بِهٖ وَالْحَقَّائِقُ الْأَنْحَرُ لَيْسَتْ بِأَحَقَّ

راے پر حوالہ کرنا پڑتا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق میں اس کے شکے

مِنْ الْأَقْلَى فِي التَّفْوِضِ إِلَى الْمُتَكَلِّينَ فَلِأَجْلِ هَذِهِ

پر حوالہ کر کے بین پہلے حقائق سے پھر اولیٰ متکلمین سے پس دیکھ اس معلومت

الْمُصْلِحَةِ فَوْضَ الْحَقَّائِقِ أَوَّلَ مَرَّةٍ إِلَى رَأْيِهِمْ وَلَمْ يَشُدُّ

حدت سے علیہ علیہ وسلم نے پہلے ہی حقائق کو ان کے رائے پر حوالہ کیا اور

فِيهَا يَخْتَلِفُونَ حِينَ كَانَ الْأَخْتِلَافُ فِي أَمْرِ فَوْضَ إِلَيْهِمْ

خلافاں امور میں جب کہ اختلاف امر فوض میں واقع ہو چکے تشریف دہن میں

وَلَهُ فِي ذَلِكَ مَسَافَةٌ فَلَمْ يُعْنَفْ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِيمَا

اور حضرت علیؑ علیہ السلام کو یہ جائز تھا سو عمرو بن العاص پر اس میں کہ وہ اس

فَهُمْ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَتَلَقَّوْا بِأَنبِئِكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

آیت سے متذالوا اپنے فتنہ طرک

ہلاکت کی

مِنْ جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِلْجَنْبِ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبُرْدِ

جانب کے لیے تیمم کا جواز سمجھا اگر سردی کے مار سے جان کا خوف ہو کچھ سخت گیر سے

وَكَمْ يُعْنَفُ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ فِيمَا فَهَمَّ مِنْ تَارِئِلِ أَوْ لَا

نہیں سے اور عمرو بن الخطاب پر اس میں سے معنون سے یا چھو ہو تم

مَسْتَمُّ النِّسَاءِ أَنَّهُ فِي لَيْسَ الْمَرْءُ وَلَا الْجَنَابَةُ فَبَقِيَ مُسْتَمُّ

عورتوں کو یہ سمجھ کر کہ یہ حکم عورت کی چھوئے میں ہے جنابت میں نہیں اور جنب کا مسئلہ

الْجَنْبِ غَيْرُ مَذْكُورٍ فَيَبْغِي أَنْ لَا يَسْتَمَّ الْجَنْبُ أَصْلًا

بیان نہ کر رہیں کچھ سخت گیر نہیں کی اب چاہیے کہ جنبی سرگزشتیم نہ کرے

النَّبِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَجْدًا أَجْتَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى

یعنی عاتق سے نکل گیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اس کی نماز

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

نبی پر ہی ممبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کیا

فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجَبَ رَجُلٌ مُتَمِّمٌ وَصَلَّ فَإِنَّا لَهُ فَقَالَ

اپنی فرمایا اچھا کیا ادا کیا اور شخص کو جنابت ہوئی اور اس نے تمیز کر کے نماز پڑھ لی وہ بھی حاضر ہوا

ثُمَّ مَآ قَالَ لِلْآخَرِ يَغْنَى أَصَبْتَ أَنْتَ هُوَ وَلَمْ يَعْتِفْ عَلَى أَحَدٍ

پھر وہی مسند بالی یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر اور نہ معاف نہیں سے

مَنْ آخِرَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِذَا ذَاكَ هَا فِي وَقْتِهَا حِينَ كَانُوا

جس کے وقت سے نماز بدھ ادا کی یا عین وقت پہنچ ہی جب یہ وہ سب

جَمِيعًا عَلَى تَأْوِيلٍ مِنْ قَوْلِهِ لَا تُصَلُّوا الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَيْتِي

اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ تم نماز نہ پڑھنا گھر میں

فَرِيضَةً وَرَبَّ الْجُمْلَةِ فَمَنْ أَحَا طَرَ جَوَانِبِ الْكَلَامِ وَعَلِمَ أَنَّهُ

فریضہ میں جا کر سخت گیری نہیں کے اور خلاصہ یہ ہے جو شخص کو مگر کی پہلو کو خوب جانتا ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَّ الْأَمْرَ فِي رُكْلِكَ

وہ جانے گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حقائق کا حال جو دعوت

الْحَقَائِقِ الْمُسْتَعْمَلَةِ فِي الْعُرْفِ عَلَى إِجْمَالِهَا وَكَذَا

میں بھلا مستعمل ہیں اور ایسی سے ایک کو ایک سے ملنے کے

فِي تَطْلِيقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ إِلَى أَقْصَاهُمْ أَكْبَرُ لَا تَقْبَلُ

سمجھ پر طریق میں نہ پایا ہے اور اس کے

الْفَقِيهِ أَوْ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْكَامِ إِلَى حَرَمِ الْبَيْتِ وَنَحْوِهَا

اکثر احکام کو سبکی ہوئی نہیں ان کا ذکر نہ ہوئے

فَلَا تُعْنَفُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخْتَلَفِينَ عِنْدَهُمْ وَنُظِيرُهُ الْيُسْرَى

دو تون اختلاف کرنے والوں میں سے کسی پر گرفت نہیں ہے اور اس کی ہر پہلو ہے

مَا أَجْمَعَتِ الْأُمَمُ مِنْ الْإِجْتِهَادِ فِي الْقَبْلَةِ عِنْدَ الْغَيْمِ

کرامت کا اجتہاد پر جماع ہو چکا ہے کہ ہر کے ہاں محبت قبلہ انکل سے معین کہہ لیں اور

وَتَرْكُ الْعُنْفِ عَلَى وَاحِدٍ فِيمَا آدَى حُرْبِهِ إِلَيْهِمْ وَ

سیر انکل سے ہر پر محمد نہ کیا گرفت زمین کی اور

نُظِيرُهُ هَذِهِ الْمُسْلِمَةُ مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمَنَاطِقِ مِنْ

اس مصلحت کی نظیر یہ ہے کہ اہل منافع نے جو اصطلاح دلا کل

الْأَصْطِلَاحِ عَلَى تَرْكِ الْمُحَرِّقِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الدَّلَائِلِ

کے مقدمات سے بحث ترک کرنے پر ذکر کیا ہی تا کہ بحث

لِمَا لَا يَكُونُ أَنْتِشَارُ الْمُحَرِّقِ مِنْ عَرَفَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ

کی ضرورت لازم نہ آجائے پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو مسطور جانے ہے

كَمَا هِيَ عَلَيْهِ أَنَّ أَكْثَرَ صَوَرِ الْإِجْتِهَادِ يَكُونُ الْحَقُّ

وہی لایکا کہ اجتہاد کی متعدد تون میں حق الامر اختلاف کی دو تون

فِيهَا دَائِرَاتُ فِي جَانِبَيْهَا خِلَافٌ أَنَّ فِي الْأَمْرِ سَعَةً وَ

جانب میں دائرہ ہوتا ہے اور ہر جانب لایکا کہ حکم میں کچھ ایسا ہے اور ایک

أَنَّ الْيُسْرَى عَلَى الْقَبْلِ وَاحِدٌ وَالْجَزْءُ مِنْهُ الْمُخَالَفَةُ لِلْيُسْرَى لِيُسْرَى

شیر اڑ جانا اور مخالفت کی نفی کا یقین کر لیتا پھر نہیں ہے

وَأَنَّ الْأَسْتِثْنَاءَ طَحْدُ وَدَهَا زَكَانَ مِنْ بَابِ تَقْرِيْبٍ

اور انکی معذرت کا استثناء اگر وہ استیطاق اس قسم کا ہے کہ وہیں سے قریب کرتا ہے

الَّذِينَ إِلَى مَا يَفْقَهُهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ اللِّسَانِ

اوس کا وہ جو عبطت ہو جو زبان دان ہر ایک مستیجا ہے توہ علم کے

فَاعَانَهُ عَلَى الْعِلْمِ وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا آمِنَ الْأَذْهَانِ

اعانت ہوتی ہے اور اگرچہ یہ استطاعت ذہنوں سے ہے۔

وَمِنْ أَيْدِ الْمُسْكِلِ بِمَقْدَمَاتِ مُخْتَلَعَةٍ لِعَلَى أَنْ

اور اس کے مقدمات کو ذریعہ مشکل کے تہہ کر لی ہے تو یہاں اوقات

رَكُوعٍ شَرْعًا جَدِيدٌ أَوْ أَنَّ الصَّحِيحَ سَأَلَ لَهُ الْأَمَامَ عَزَّ

نئی شریع ہو جائے گی اور بیشک مجبودہ ہے جو امام عند الوضوء

الدِّينِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ وَلَقَدْ أَقْلَمَ سَمَنَ قَامَرٍ مَا أَجْمَعُوا

بن عبد السلام نے کہا ہے اور بیشک حزب ہی کیسا جنبی وہی اختیار کیا

عَلَى وَجْهِهِ وَاجْتَنَبَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى تَحْرِيمِهِ وَاسْتَبِيلِهِ

جس کے وجہ سے اتفاق ہوا ہے اور وہی بجا جس کے حرمت پر اجماع ہوا ہے اور کسی

مَا أَجْمَعُوا عَلَى إِبَاحَتِهِ وَفَعَلَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى اسْتِحْبَابِهِ

عمل کو بجا کر مانا جس کے اباحت پر اجماع ہوا ہے اور وہی کیا جس کے استحباب پر اجماع ہے

وَاجْتَنَبَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى كَرَاهَتِهِ وَمَنْ أَخَذَ بِمَا

اور اس سے بجا جس کے کراہت پر اجماع ہوا ہے اور جسے مختلف ذہن کو کیا

أَخْتَكَفُوا فِيهِ فَكُلُّهَا لَنْ يَخْتَلِفَ لَهَا أَنْ يَكُونَ الْخُتْلَفُ

تو اس کے لیے دو حال ہیں ایک ذہن کے مختلف ہیں اس قسم کا ہو

فِيهِ فَمَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ بِهِ فَهَذَا الْأَسْبِيلُ إِلَى التَّقْلِيدِ

کہ حکم کے لغو ہے ایسی مختلف ذہن میں تقلید کے کوئی راہ نہیں ہے

فِيهِ لِأَنَّهُ خَطَأٌ مُخَضٌّ وَمَا حَصَرَ فِيهِ بِالْقَضِ إِلَّا

لیونکہ خطا ہی غلط ہے اور اس میں حدیث کا حکم اس کے ہی ذرا ہے

لِكُونِهِ خَطَأً بَعِيدًا آمِنَ نَفْسِ الشَّرْعِ وَمَا اخَذَ وَرِيعًا بِهِ

کہ وہ غلط ہے نفس شرع اور ماخذ شریع سے درست یعنی حکمت کا

عَلَيْكَ ذَلِكَ فَنِي كُلِّ اجْتِهَادٍ مَقَامَانِ أَحَدُهُمَا أَنْ صَلَحَ

انسان یا نہ ہو تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں

الْمُتَّبِعُ مَنْ أَرَادَ بِكُلِّهِ هَذَا الْعَمَلُ أَوْ غَيْرُهُ

اگر اس صاحب شرع نے اپنی کلام سے ہے معنی مراد ہے عین یا اور

وَمَنْ كَصِبَ هَذِهِ الْعِلَّةُ مَدَامًا فِي نَفْسِهِ حِينَ مَا تَكُنُّ

اور ایسا کسی علت کو اپنی دل میں ہر وقت فرماتے حکم

يَا لِحُكْمِ الْمُتَّصِفِينَ عَلَيْهِمْ أَوْ لَا فَإِنْ كَانَ التَّصَوُّفُ يَنْظُرُ

مقصود من علی کے مدار تہم ایا ہے یا نہیں پس اگر باعتبار اس سے ہر مقام کے

إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَأَحَدُ الْمُجْتَهِدِينَ لَا يَعْنِيهِ مُصِيبٌ دُونَ

تقدیر سے ایک بحث ہوتی ہے تو وہ مجتہدین سے بلا تغییر

الْآخِرُونَ فَإِنَّهُمَا أَنْ مِنْ جُمْلَةِ أَحْكَامِ الشَّرْعِ أَنَّ صَلَاحَ اللَّهِ

دوسرا یہ ہیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جمیع احکام شرعی کے ہے کہ حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى أُمَّتِهِمْ صَرِيحًا أَوْ دَلَالَةً أَنَّ

علیم و سلم نے اپنی اُمت سے بالقرینہ یا بدلالة یہ عہد کیا ہے

مَتَى اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ نَصُوصُهُ أَوْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَارِفُ

کب جب انہیں نصو میں مختلف ہو جاویں یا اشرف میں سے کسی نص کے معانی

لَهُمْ مِنْ نَصُوصِهِ فَهُمُ الْمُؤَرَّدُونَ بِالْاجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَافِ

مختلف ہو جاویں تو انکو اجتہاد و کشف اور ان معانی میں سے حق بات

الطَّاقَةِ فِي مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا تَعَيَّنَ عِنْدَ

در ایست کرتے ہیں تو یہ حقائق حق کرتے حکم ہے پھر جب مجتہد کو دن میں سے

مُجْتَهِدٍ تَبَيَّنَ مِنْ ذَلِكَ وَجِبَ عَلَيْهِ إِشَاعَةُ كَمَا عَمِدَ

کوئی ایک معنی معین ہو جاویں تو انکو ایسا کلام واجب ہو جیسا کہ ادیان سے

الْبَهْرُ أَنَّهُ مَنِ اشْتَبَهَ عَلَيْهِمْ الْقِبْلَةُ فِي اللَّيْلَةِ الطَّلَسَاءِ

یہ محد کیا کہ جب ان پر اندھیرے رات میں قبلہ کی جگہ مشہد ہو جاوے

يَجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَحَرَّوْا وَيُصَلُّوا إِلَى جِهَةٍ وَمَعَ حَرِيهِمْ

تو ان کیل کرنا واجب ہے اور نماز اور سر پہ نہ لیا کر بھی ہر ان کے اکل بات ہم پر

عَلَيْهِمْ فَهَذَا أَحْكَمُ عَلَيْهِمُ الشَّرْعُ بِوُجُودِ الْحَرِيَّتِي كَمَا عَلَنَ

ہو یہ ہم وہ حکم ہے کہ شرع نے اکل کرنے پر مضر کیا ہی جیسا

وَجُوبُ الصَّلَاةِ بِالْوَقْتِ وَكَمَا عَلَنَ تَكْلِيفُ الصَّيَةِ

نماز کے وجوب کو وقت پر مضر کیا ہے اور صیہ کے مکلف ہو نیکی اور سکھ باغ

بِلَوْغِهِ فَإِنْ كَانَ الْبَحْثُ بِالنَّظَرِ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ نَظَرَ

ہوئے پر مضر ہر باطل ہو پس اگر بظاہر اس مقام کے بحث ہے تو غور کرے

فَإِنْ كَانَتْ الْمَسْئَلَةُ وَمَا يَنْقُضُ فِيهِ اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِ

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہے کہ زمین مجتہد کا اجتہاد تو کیا ہے

وَأَجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ قَطْعًا وَإِنْ كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ

وہی تھا اسکا اجتہاد باطل ہے اور اگر اسباب میں حدیث صحیح موجود ہو

فَيَكُ حَكْمُ خِلَافِهِ فَأَجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ طَمَسًا وَإِنْ كَانَ

اور اوستی اسکا خلاف حکم دیا تو اسکا اجتہاد طمس باطل ہے اور اگر

الْمُجْتَهِدُ إِنْ جَمِعَ قَدْ سَلَكَ مَا يَنْبَغِي لَهُمَا أَنْ يُسَلَّكَ

دو مجتہد وہی راستہ ملیں جو ان کو چلنا چاہیے تھا

وَلَوْ كُنَّا لِمَا حَدَّثَنَا صَحِيحًا وَلَا أَمْرًا يَنْقُضُ اجْتِهَادَ

اور نہ حدیث صحیح کے خلاف کی ہے اور نہ ایسی امر کے مخالفت کی ہے

الْقَاضِي وَالْقَضَى فِي خِلَافِهِ فَهُمَا جَوِّعَا عَلَى الْحَقِّ هَذَا

اگر اس کے خلاف میں قاضی اور مفتی کا اجتہاد ٹوٹ جاوے تو وہ دونوں مجتہد

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تُكْرِهُونَ اَلَا تَحْذَرُ هٰذِهِ الْمَذَاهِبَ الْاَرْبَعَةَ

چونکہ یہ یاد رکھو فاللہ اعلم باب ان کافروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا

وَالْتَشْدِيدُ فِي تَوَكُّلِهَا وَالْخُرُوجُ عَنْهَا اَعْلَمُ اَنَّ فِي الْاَحْذَرِ

ان کے چھوڑنے میں اور اس سے بچنے میں تشدد کا سمجھنے کے لئے کہ ان کا رد و

بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَضِيحَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي الْاَعْرَاضِ

مذہب کی اتباع بڑی مصلحت ہے اور ان میں سے ہر مذہب

عَنْهَا كُلُّهَا مَفْسَدَةٌ كَبِيرَةٌ لِّحُكْمٍ نَّبِيٍّ ذَلِكَ يُوْجِزُ

ہر مذہب میں بڑا ہی مفسدہ ہے ہم اس کے کئی طرح سے بیان کرتے ہیں

اَحَدُهَا اَنَّ الْاُمَّةَ اَجْمَعَتْ عَلَى اَنْ يَّعْتَمِدَ وَاعِلٌ

ایک یہ ہے کہ امت اس شخص پر کثرت کی معرفت میں سلف پر

السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ فَالتَّابِعُونَ اَعْتَمَدُوا فِي

استناد کیا کریں سوا تابعین اس معرفت میں صحابہ پر

ذَلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبِعَ التَّابِعِينَ اَعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ

اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهَكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اَعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَنْ قَبْلَهُمْ

اور اسی طرح ہر طبقہ کے علماء نے اپنی سے پہلےوں پر اعتماد کیا ہے

وَالْعَقْلُ يَكُنْ عَلَى حُسْنِ ذَلِكَ لَا اَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا يَعْرِفُ

اور عقل اسلام کو نیک سمجھتی ہے کیونکہ شریعت بدون عقل اور

اِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْاِسْتِثْنَاءِ طَوَّ النَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ اِلَّا بِاَنْ

استثنا طبعی معلوم نہیں ہوتے اور نقل جب ہی راست آئے ہی کہ

يَاخُذُ كُلُّ طَبَقَةٍ مِنْ تَبْلُغِهَا بِاِلَّا تَصَالُ وَلَا يَكُنْ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ

ہر طبقہ اپنے سے پہلے مقلد طبع سے اور طاقت کے اور استثنا میں

أَنْ تَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِينَ لَعَلَّكَ تَخْرُجُ مِنْ أَقْوَامِهِمْ

خبر ہے کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھ کے تاکہ انکی اقوال سے باہر نہ ہو جاوے

فَيُخْرِقُ الْأَجْمَاعَ وَيَنْبِيْ عَلَيْهِمْ وَيُسْتَعِينُ فِي ذَلِكَ

کہ اجماع کوٹھاوی اور اس پر تیار کیے اور اس میں اپنے سابقین سے

يَمْنَنْ يَسْرِعُهُ لَأَنْ جَمِيعَ الصَّنَاعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالْحَقْوِ

استعانت بیوی کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

وَالطَّبِّ وَالشَّعْرَ وَالْحَدَادَةَ وَالتَّجَارَةَ وَالْقِسَاطَةَ لَمْ

اور طبابت اور شعر اور آئینہ کاری اور درو و گری اور زرگری و سکہ

يَتَيَسَّرُ لِأَحَدٍ إِلَّا بِمَلَازِمَةٍ أَهْلَهَا وَغَيْرُ ذَلِكَ نَادِرٌ

میں خود دست لگنا ہی بل صنعت کو مست نہیں ہوئی اور اسکو علاوہ نامکن

بَعِيدٌ لَمْ يَقَعْ وَإِنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَبَعَيْنِ

ہی واقع نہیں ہوئے اور اگر عقل کے تجزیہ میں جائز ہے اور جدا سلف کے

لَا عَمْدَ أَعْلَى أَقْوَابِ السَّكَنِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ

اقوال پر اعتماد رکھ کر اور یہ ضروری کہ انکی اقوال

أَقْوَامِهِ الَّتِي يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةٌ بِالْأَسْنَادِ الصَّحِيحَةِ

جس پر اعتماد ضروری ہے صحیح سندوں سے مروی ہوں

أَوْ مَدُونَةٌ فِي كِتَابٍ مُشْتَهَرَةٍ وَإِنْ يَكُونُ مَخْذُومَةً

ہمیشہ ہوشیار کہتا ہوں میں مندرجہ ہوں اور بحث کیے ہوئے ہوں

يَاكُنْ يَبِينُ الرَّايِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَتُخَصَّصُ عُمُومُهَا فِي

اس کو دیکھ کر اسکے تمام احتمالات میں سے راجح کا اور بعض مسائل میں عام میں سے خاص

بَعْضُ الْمَوَاضِعِ وَيُقَيَّدُ مُطْلَقَاتُ فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَ

اور بعض امور خاص میں مطلق میں سے مفید کا بیان ہو

لَجْمَةِ الْمُخْتَلَفِ فِيهَا وَبَيْنَ عِلَلِ أَحْكَامِهَا وَلَا تَصِحُّ

ابوہریرہ سے مختلف کر کے ہو اور اس کے احکام کے علتوں کا بیان ہو اور نہیں تو

الْأَعْمَاءُ عَلَيْهَا وَلَيْسَ مَذْهَبٌ فِي هَذِهِ الْأَكْثَرِ وَمَنْ

انہیں اعتماد صحیح نہ ہو گا اور اس آخری زمانہ میں اس طرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرَةِ بِهَذِهِ الصَّفَةِ إِلَّا هَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَكْثَرُ بَعْدُ

بجز ان علماء و ان مذہبوں کے اور تو مذہب

اللَّهُمَّ إِلَّا مَنْ هَبَ الْأَمَامِيَّةَ وَالزُّنْدَقِيَّةَ وَهُمْ أَهْلُ

مگر امامیہ اور زندقہ کا مذہب اور وہ دو تو

الْبُدْعَةِ لَا يَجُوزُ إِلَّا عَمَّا دَعَا أَقَاوِيلَهُمْ وَتَأْيِيدُهَا قَالَ

بدعتی ہیں ان کے اقوال پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَعْثَ السَّوَادِ

پیغمبر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انہیں کشمیر کے

الْأَعْظَمَ وَمَا أَنْدَرَسَتْ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ

بہرہ دی کرو اور جو مذہب حق بجز ان علماء و ان کے مذہب کے

أَكْثَرُ بَعْدَ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلَّسَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ

تو نہیں کیا گیا ہے سوا اس عظیم سے باہر ہونا

عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَقَالَتْهَا أَنَّ الزَّمَانَ

سوا اس عظیم سے باہر ہونا ہے اور یہی یہ وجہ ہے کہ جو مذہب

لَمَّا طَالَ وَبَعْدَ الْعَهْدِ وَضُيِّعَتْ الْأَنَامَاتُ كَلِمَتُ أَنْ

دیر نہ گزرتی اور زمانہ دور ہو گیا اور انہیں قابل رہیں تو اب جائز نہیں ہے

تَجَنُّدَ عَلَى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْقَضَاةِ الْجَوَرِ وَ

کہ تمہیں تمہاری رائے ظالم قاضیوں اور موافقوں کے گرفتار

مفتیوں کے اور

الْمُقْتَبِينَ النَّاسِ يَعِدُونَ لَا هُوَ إِلَهُهُ حَتَّى يَنْسَلِبُوا أَمَا يَقُولُونَ

اقول یہاں متلا کلمہ کے ساتھ کہ وہ اپنی قول کر سکتے ہیں سے

أَوْ بَعْضُ مَنْ اشتهَرَ مِنَ السَّلَفِ بِالصِّدْقِ وَالَّذِي يَأْتِيهِ

کسی شخص صدق اور دانت اور امانت میں مشہور کے طرف

وَأَلَا مَا نَدَى مَا صَدَّحْنَا أَوْ ذَلَالَةٍ وَحَفِظَ قَوْلَهُ ذَلِكَ وَلَا

بہر احتیاج یا بدلائل خود کہیں اور اس کا قول محفوظ ہوا نہ

عَلَى قَوْلٍ مَنِ لَمْ يَرْمَى هَلْ جَمَعَ شَرْوَةً إِلَّا خُفَّادٍ

ایسے کے قول پر اعتماد کیا جا سکتا ہے جن کو یہ نہیں مانتا کہ سترہا کو شرطیں اس میں جمع ہو سکتی ہیں

أَوْ لَا فَإِذَا أَرَأَيْنَا الْعُلَمَاءَ الْمُحَقِّقِينَ فِي مَذَاهِبِ السَّلَفِ

یا نہیں سمجھتے ہم مذاہب سلف کی تحقیق طلبہ کو دیکھیں تو قریب یہ کہہ اپنی

عَلَيْهِ أَنْ يَصْدَقُوا فِي تَحْقِيقِهَا تَهْدِي عَلَى أَقْوَامِهِمْ وَشَيْئًا هُمُ

تحقیقات میں سلف کی اقوال سے اپنی استنباط میں کتاب اور سنت

فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ تَرَوْهُمْ مَذَلِكَ فَهَبَّاتُ

سے نصیحت کی جاویں اور ان کو حال کہ ہم ان کو بہ بات نہ دیکھتے

وَهَذِهِ الْمَعْنَى الَّتِي أَشَارَ إِلَيْهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَيْثُ

وہی اور یہی معنی ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حدیث میں اشارہ کیا ہے

قَالَ يَهْدِي مَا لَا يَسْلَمُ مَحْدَالُ الْمَنَافِقِ بِالْكِتَابِ فَابْنُ الْمَسْكُوتِ

کہا ہے منافق کا ہر شے کتاب کی راہ اسلام و سیرا و ردی ہے اور ابن مسعود نے

حَيْثُ قَالَ مَنْ كَانَ مَشِيعًا فَلَيْتَ بَعْضُ مَنْ تَكْضَى فَمَا ذَهَبَ

اشارہ کیا ہے کہ جو مشیعتا ہو جو شیعتا ہو جو شیعتا ہو جو شیعتا ہو

الْكِبَرُ ابْنُ حُرْمٍ حَيْثُ قَالَ التَّحْقِيقُ الْحَقُّ وَالْحَقُّ لَا يَجْلُ

کا قول یہ ہے کہ کبریت سی کہ تحقیق حق ہے اور یہی حدیث میں ہے

أَنْ يَأْخُذَ قَوْلَ أَحَدٍ غَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کوسوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو

وَأَلَهُ وَسَلَّمَ بِلَا بُرْهَانٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَتَبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ

ملاؤ لیل اخذ کر کے بدیلیل اس آیت کے چلو اوسى بہ جواب قرآن

مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

تم کو تمہاری سب سے اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے اور بدیلیل اس آیت کے

فَلَاذِ أَتَيْتُمْ لَهْمُ أَتَبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَالْوَيْلُ لِمَنْ تَتَّبِعُ مَا

اور جو آنکر کہیں چلو اس پر جو انارا اللہ نے کہیں کہیں بلکہ چلیے ہم

أَفِيكُنَا عَلَيْهَا بَاءُكَوَاوُ قَالَ تَعَالَى مَا دِحَالِمِنْ لَمْ يَقْلُدْ

جس پر کیا ہمیں اپنے پاس دادوں کو اور اللہ تعالیٰ اوسکی طرح میں جو تھلیب رد کرے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَ

فرماتا ہے کہ تو خوشی سناسیری بندوں کو جو سنتی ہیں بات اور چھوڑتے ہیں اُسے نیک پر

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْأَكْبَرُ

وہی ہیں جن کو راہ دی اللہ نے اور وہی ہیں افضل والے

وَقَالَ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر جھگڑو تو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو اللہ اور

الرَّسُولَ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْكَمْ بِاللَّهِ

رسول پہلے کہ الیم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پھر دن پر سو اللہ تعالیٰ نے

تَعَالَى أَلَوْ دَعْنَدَ التَّنَازُعِ إِلَى أَحَدٍ دُونَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ

تینازع کے وقت حادثہ میرے کہ نا بجز قرآن اور حدیث کی کسی طرف ملاح نہیں کیا

وَحَرَّمَ مِنْ لِكَ أَلَوْ دَعْنَدَ التَّنَازُعِ إِلَى قَوْلٍ قَائِلٍ لَا كِتَابَهُ

اور اسی سے تینازع کے وقت قول قائل کہ کتابہ رد کرنا حرام ہو گیا اس لیے

عَدُّ الْقُرْآنِ وَالسَّيِّئَةِ وَقَدْ جَاءَ الضَّحَاةُ كُلُّهُ

کہ جو قرآن اور حدیث کی سہ اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک

أَوَّلُهُ عَنْ آخِرِهِمْ وَاجْتِمَاعُ التَّابِعِينَ أَوَّلُهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ

اور تابعین کا اجماع اول سے آخر تک

وَاجْتِمَاعُ تَبِيعِ التَّابِعِينَ أَوَّلُهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ عَلَى الْأَمْتِنَاءِ

اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس بقاعدہ سی باور میں رہو

وَالْمَنْعُ مِنْ أَنْ يَقْصِدَ أَحَدٌ إِلَى قَوْلِ النَّاسِ مِنْهُمْ

اور منع کرنے پر تاہم ہو چکا ہو کہ کوئی شخص اپنے زمین سے کسی انسان کے قول کی طرقت

أَوْ مِنْ قِبَلِهِمْ فَيَأْخُذُ كُلَّهُ فَلْيَعْلَمْ مَنْ أَخَذَ كَجَمْعِهِمْ

یا اپنی سے پہلے کی قول کی طرقت قصد کرے پھر نام اقوال کو اخذ کرے پھر کسی شخص کے نام

أَقْوَالِ ابْنِ حَنْفِيَّةٍ رَحِمَهُمُ أَجْمَعُونَ أَقْوَالِ مَالِكٍ رَحِمَهُمُ أَجْمَعُونَ

ابو حنفیہ کے نام اقوال یا امام مالک کے نام اقوال یا امام مالک کے نام اقوال

الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُمُ أَجْمَعُونَ أَقْوَالِ أَحْمَدَ رَحِمَهُمُ أَجْمَعُونَ وَلَا يَتْرُكُ قَوْلَ مَنْ

تمام اقوال شافعی کے نام احمد کے نام اقوال یا احمد کے نام اقوال اور انہیں سے یا ان سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ قَوْلَ غَيْرِهِ وَلَمْ يَتَّخِذْ عَلَى

ملا وہ اپنے متبع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہیں لیتا اور جو قرآن

مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذَلِكَ إِلَى

اور حدیث میں آیا ہے اس پر اعتقاد نہیں کرتا نہ اس کو کسی انسان معین کے

قَوْلِ النَّاسِ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ أَجْمَاعَ الْأُمَّةِ كُلِّهَا

قول سے مطاب کرتے خود کسی شخص کے کہ اس نے تمام امت اول

أَوَّلُهَا عَنْ آخِرِهَا يَتَّبِعُونَ لَا اشْكَالَ فِيهِ وَأَنَّهُ لَا يَحْدُ

سے آخر تک کا لیں بخلاف کیا اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور وہ

لِنَفْسِهِ مَسْكَاةً وَلَا أَمَامًا وَجَمِيعِ الْأَعْمَارِ الْحَمْدُ

ابنی واسطی سیدی عیسیٰ زمانہ محمد بن زلفات پاتا ہے

الثَّلَاثَةُ فَقَدْ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

اور نہ نام سواؤں میں سے کسی مؤمنین سے الگ راہ اختیار کی اس اور سے

هَذِهِ الْمَذَلَّةِ وَإِضَافَاتٍ هُوَ رَأَى الْفُقَهَاءَ كَقَوْلِهِ

خدا کی سبتاہ اور یہی ہے کہ اس تمام جماعت فقہانے اپنی تقلید سے اور غیر کے تقلید سے

فَهُوَ أَعَنَ تَقْلِيدٍ هَذَا وَتَقْلِيدٍ غَيْرِهِ فَقَدْ خَلَفَهُمْ

نے فکر منع کیا کہ جس نے ان کے تقلید کے

مَنْ قَلَدَهُمْ وَإِضَافَاتٍ الَّذِي جَعَلَ رَجُلًا مِّنْ هَؤُلَاءِ

اوں کا خلاف کیا اور علی بن ابی القاسم ایک روایت ہی کہ جس نے اس جماعت

أَوْ مِّنْ غَيْرِهِ أَوْ لِي بَأَن يَّقْلُدَ مِنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ

میں سے یا ان کے علاوہ ایک شخص کو تقلید کیواسطی عمر بن الخطاب

أَوْ عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْ ابْنَ عَمْرٍ أَوْ ابْنَ

ابو علی بن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عَبَّاسٍ وَخَالِشَةَ أَمِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِيدُ لَكَانَ

عباس بن ام المؤمنین کا شرف ہی اعلیٰ کر دیا نہ اس کے تقلید جائز ہوتی تو اس

كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ بِأَن يَتَّبِعَ مِنْ غَيْرِهِ إِنَّهُمْ

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے حق کی نسبت زیادہ مزاوار تھا قول ابن مسعود کا

أَنَّمَا يَتَّبِعُ فِيمَنْ لَهُ خُزْرٌ مِّنَ الْإِجْتِهَادِ وَلَوْ فِي مَسْئَلَةٍ

تمام مجاہد یہ قول اس ہی شخص کے معنی پر راہ پر تاسہ ہو کہ کچھ اجتہاد و عمل پر اگر یہ ایسا مسئلہ

وَاحِدٌ لَا فِيمَنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُورُ بَيِّنَاتٍ النَّبِيِّ صَلَّى

میں پر اور ان کا معنی میں جس پر ظہور ہوا ہے کہ نبی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلَهُ وَمَنْ مِمَّنْ أَمْرٌ بِكَدٍ أَوْ كَمٍ عَنْ كَذَا وَآئِهِ

مسلّم علیہ وسلم نے یہ امر سنایا ہے اور یہ قطع کیا ہے اور یہ

لَكَيْسَ يَمَسُّوْنَ صَابِيَانِ يَكْتَسِبُ الْاِحَادِيثَ وَاقْوَالِ

منوع نہیں ہے مگر احادیث کی قطع اور اس میں مخالفت اور

الْمُخَالَفَ وَالْمَوْافِقِ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَحْدُكُمَا شَيْئًا اَوْ يَأْنِ

موافق اقبال کے تلاش میں ظاہر و باہر کی ایسا نہ ہو کہ یہ

يَكُونُ جَمَاعَةً فَيُرَاقِبُ الْمُتَشَكِّكِينَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ

جہاں ہر گروہ کے متبع ائمہ کو دیکھتا ہے کہ سب کی ہی اختیار کر

وَيَكْرِي الْمُخَالَفَ لَهُ لَا يَكْتَفِي بِالْاِقْيَاسِ اَوْ اسْتِنَابِ اَوْ

رکھا ہے اور اس کے مخالف کو دیکھتا ہے کہ وہ صرف تکیس اور استنباط وغیرہ ہی سے

نَحْوُ ذَلِكَ يَحْتَرِضُ لَأَسْبَغَ لِمُخَالَفَةِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى

عبت لانا ہے اس صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث کے خلاف گفت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلَهُ وَسَلَّمَ اِلَافًا خَوْفًا اَوْ حَقِّقَ جَلِيًّا

کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لاف کے خوف یا حقیقت کے

وَهَكَذَا هُوَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ السَّيِّحُ بِحَدَّثِ الدِّينِ بْنِ عَيْنٍ

اور یہ وہ ہے جنہوں نے کہ سیحیہ الدین بن عبد السلام نے اور ہر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنْ الْعَجَبِ الْعَجِيبَاتِ الْفُقَهَاءُ

کبار کے کہ وہ دیکھ کر حیرت میں آ جاتے ہیں مقلد فقہاء

الْمُقَلِّدِينَ يَقِفُ أَحَدٌ هُمْ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ إِمَامٍ حَيْثُ لَا يَجِبُ

یعنی امام کے اسے ملحق مانتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ

لِضَعْفِهِ مَذْهَبًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يُقَلِّدُ لَفْظِهِ وَيَتَرَلَّى

کہ اسکی ضعف کی ذمہ داری کوئی مسئلہ نہیں ملتی اور وہ یہی اماموں میں سے کسی ایک کی جاسکتی ہے

مَرْشِدِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْأَقْوَسَةِ الصَّحِيحَةِ

ابن ابی شیبہ کے مذاہب کی کتاب اور سنت اور صحیح قیس شہادت

لَمْ يَكُنْ هَبِ مِنْ جَمُودٍ عَلَى تَقْلِيدِ إِمَامِهِ بَلْ يُحْيِي لَدَفْعِ

دین میں اسکو اپنے امام کی تقلید پر سختی کہ تہدک کہ ہے بین ہلک ظاہر کتاب اور سنت کے

ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَأْكُلُهَا بِالتَّأْوِيلَاتِ الْبَعْضِ كَقَدْرِ

رفع کے لیے جملہ سوچتے ہیں اور اُنکے دور از کار اور باطل تادم یلین

الْبَاطِلِ تَضَالَعْنَ مُتَقَلِّدَةً وَقَالَ كَمْ نَزَلَ النَّاسُ نَيْسًا لَوْ

کہتے ہیں تاکہ اپنے امام کی تقلید پر اندازی کرے اور کہا ہے ہمیشہ لوگ علماء میں سے

مِنْ تَفَقُّوْا مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدِ الْمَذْهَبِ وَلَا تَنْكَلِ

جو علماء ہو چھتے رہیں نہ تو مذاہب کی پیروی اور نہ ہی چھتے والوں میں سے کسی

عَلَى أَحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

بکراعتہ امر تھا یہاں تک کہ یہ مذاہب اور ان مذاہب

وَمُعَصِّوْهَا مِنْ الْمُتَقَلِّدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

کے متعصب مقلد ہوا ہو گئے بد شک کوئی مقلد اپنے امام کا اتباع

مَعَ بَعْدِ مَدَّ هَيْبَةٍ عَنِ الْأَدَلَةِ مُقَلِّدًا أَلَا فَيَقَالُ كَأَنَّهُ

کہتا ہے باوجود کہ اسے مذہب والا کل سے بہت الگ ہو جو اسے کہہ دیا اور کا مقلد رہتا ہے

يُخَرِّجُ أَيْسَلُ وَهَذَا أَنَا حَقٌّ وَعَبْدٌ عَنِ الصَّوْحِ الْكَافِرِ

کو مار نام بھی ہے اسل ہے اور یہ حق سے علم کے اور صواب ہی دوری ہے اسکو

بِهِ أَحَدٌ مِّنْ أُولَى الْأَلْبَابِ قَالَ الْأَمَامُ أَبُو شَامَةَ يَتَّبِعُ

و نہ آدمی کوئی اسے نہیں کرتا اور امام ابوشامہ کہتے ہیں کہ جو شخص فقہ میں

الْمَنْ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ أَنْ لَا يَقْصُرَ عَلَى مَنْ هَبِ إِمَامٌ وَ

مشتغول ہے وہ فقیہ ہو تو اب امام کے مذہب پر حصہ نہ کر دے اور

وَلَوْ تَقَوَّلَ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ حُجَّةً مَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَى دَلَالَةٍ

مسئلہ میں جس کو اس پر کوئی حجت نہ ہو کتاب اور سنت کے

الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَالْحُكْمَةِ وَذَلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ رَاحًا

اور آسان ہے اس پر اور وہ اس کے لئے آسان ہے اگر

كَانَ اتَّقَنَ مُعْظَمَ الْعُلُومِ لَتُقَدِّمَتْهُ وَلِيُجِيبَ لِمَنْ عَصَبَ

وہ جس نے علموں میں سے اکثر کو خوب ضبط کر لیا اور مناسب ہے کہ نصیب

وَالنَّظَرُ فِي طَرِيقِ الْخِلَافِ فَإِنَّهَا مُضَيِّعَةٌ لِلزَّوْمَانِ وَ

سے اور طریق سے خلافت میں مگر اس سے بھٹکا رہے کیونکہ اس میں اوتھات ملتا ہے اور

لِصَفْوَةٍ مُكَدَّرَةٍ فَقَدْ صَحَّ عَنْ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ لَمْ يَلْحَظْ

صفاء وقت مگر جو ماسے کیونکہ یہ ایک امام کا بھی ہے نہ ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی

تَقْلِيدًا وَغَيْرَهُ قَالَ صَاحِبُ حَيْهَةِ الْمَرْبُوعِي فِي أَقْوَلِ مُخْتَصَرِهِ

تقلید اور غیر کی تقلید سے ہم کو اس کا اثر تھا کہ وہ اپنی کتاب مختصر کے اول

اخْتَصَرْتُ هَذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ

میں نے اس کو شافعی کے علم میں سے مختصر کیا ہے اور اعلیٰ میں قول کرتے ہیں کہ

لَا قَوْلَ عَلَيْهِ مَنْ أَرَادَ مَعَاذَ إِعْلَامِهِ فَمِنْهُ عَنْ تَقْلِيدِهِ

لا قہر بہ علم میں ارادہ باوجودیکہ میں اس کو مشاویہوں کہ امام شافعی ہی اپنی تقلید سے

وَتَقْلِيدِ غَيْرِهِ لِيَنْظُرَ فِيهِ لِدِينِهِ وَتَحْتَاطَ لِنَفْسِهِ أَيْ

جو غیر کی تقلید سے منع کیا ہے تاہم یہی کہ اس مختصر میں اپنی دین کے اور خود اور اپنی نفس کی حفاظت

مَعَ إِعْلَامِهِ مَنْ أَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ لَمْ يَلْحَظْ الشَّافِعِيُّ عَنْ

کرمی جیسے جو شافعی کا علم مقصود رکھتا ہے اور اس کو شافعی دینا ہوں

تَقْلِيدًا وَلَا تَقْلِيدَ غَيْرِهِ أَيْ تَقْلِيدَ مَنْ يَكُونُ حَامِيًا وَقَوْلُهُ

کرمی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے تاہم یہی کہ اس کے متبعین جو عالمی ہو

میں نے اس کو شافعی کے علم میں سے مختصر کیا ہے اور اعلیٰ میں قول کرتے ہیں کہ لا قہر بہ علم میں ارادہ باوجودیکہ میں اس کو مشاویہوں کہ امام شافعی ہی اپنی تقلید سے اور اس کو شافعی دینا ہوں

رَجُلًا مِّنَ الْقَهْقَارِ يَحْمِلُهُ يَدِي أَنَّهُ يَمْتَسِعُ مِنْ مِّثْلِهِ

قتلایہ سے کسی ایک شخص کو تنقید کرے یہ سب سمجھ کر کہ ایسی

الْحَقَّاءُ وَأَنَّ مَسْأَلَهُ هُوَ الطُّوَابُ الْبُسْتَةُ وَأَضْمَرْنَا قَلْبَهُ

شخص سے خطاب حال ہے اور یہ جو کتاب ہے سوال البسۃ طوایب اور اپنی دل میں یہ

أَنَّ لَا يَفْرُكُ تَقْلِيدُكَ لَا وَلَدَانَ ظَهَرَ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِهِ

بہت بڑے مشیدہ رکھی کہ اس کے تنقید نہ کر دینا اگر جس کے خلاف یہ دلیل قائم ہو جاوے

وَلَمْ تَكْ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ بَنِي حَاتِمٍ أَنَّهُ

اور اس کی دلیل یہ ہی جو ترمذی عدی بن حاتم سے روایت کرتا ہے عدی

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بن حاتم کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ یہ آیت

يَهْرَأُ الْخُذُّ فِي أَحْبَارِهِمْ وَرُهْبَانِهِمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ

یہ ہے جسے عربی میں اپنی علم اور درویش خدا اللہ کو چھوڑ کر

اللَّهُ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُوا لَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا

فرمانا کہ وہ لوگ اولیٰ بوسطن کو سنے پھر انکا یہ

إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا شَحَلُوا وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا

حال تھا کہ جس چیز کو ان کو اس کے دھلال کر دے اس کو حلال جانتے اور جب ادب کوئی چیز

حَرَّمُوا وَفِيهِمْ لَانْجُورَانُ كَسْتَفْتِي الْحُكْمَ مِثْلًا فَيَقُولَانِ

حرام کر دیتے تو اس کو حرام کہتے اور اس کے حق میں جو یہ جائز نہیں رکھتا کہ حنفی شخص مثلاً

شَا فَعَيَا وَبِالْعَكْسِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَفْتَكِيَ الْحُكْمَ بِأَمَامِهِ

فتویٰ شافعی سے ملوئی اور اس کے برعکس ہے شافعی شخص سے اور یہاں کہ نہیں کہتا کہ حنفی شخص مثلاً

شَا فَعَيَا مِثْلًا فَإِنَّ هَذَا أَفْكٌ خَالَفَ رُجُوعَ الْقُرُونِ الْأُولَى

دوسرا نام یہ مثلاً مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ شک اس نے قرون اولیٰ کے احکام کا خلاف کیا

وَنَاقَضَ الصَّحَابَةَ وَالتَّكَاوُفِينَ وَلَيْسَ مَحَلُّهُ فِيمَنْ لَا يَلِدُونَ

اور صحابہ اور تابعین سے ناقض کیا اور قول ابن عمر کا عمل کے

لَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْتَقِدُ

حق دین نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتقاد اور عقیدے کے

حَلَالٌ إِلَّا مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ وَرُسُولُهُ وَلَا حَرَامٌ إِلَّا مَا

حلال نہیں جو اللہ نے حلال کیا اور نہ حلال کے سوا اللہ کے حکم جانتا

حَرَمَهُ اللَّهُ وَرُسُولُهُ لَكِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ بِمَا قَالَهُ

جو اللہ نے حرام کیا اور نہ رسول نے حرام کیا لیکن جو اللہ نے حرام کیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَطْرُقُ الْجَمْعُ

نہ رسول کا علم نہیں ہوتا اور نہ حضرت کے

بَيْنَ الْمُخْتَلَفَاتِ مِنْ كَلَامِهِ وَلَا يَطْرُقُ إِلَّا سِتْرُهُمَا طَرِيقُ

کلام میں سے طریق مجموعہ میں اختلافات کا علم ہوتا اور نہ حضرت کی کلام میں سے طریق

كَلَامِهِمْ أَمَّا عَالِمُ الرَّاشِدِ أَعْلَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فِيمَا يَقُولُ

کا علم ہوتا ہے عالم راہ شاہد الہی کا عقل پر کیا اس حوالہ پر کہ یہابی قول میں صحابہ

وَيُفِي ظَاهِرًا مُتَّبِعُ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہ ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت کا ظاہر ہرگز ظاہر فتویٰ دیتا

وَالِهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ ظَهَرَ خِلَافٌ مَا يَكُنُّهُ أَقْلُهُ مِنْ سُنَّةِ

یہ ہرگز نہیں اس کے مقلدوں کا ظاہر ظاہر ہوا ہے

مِنْ غَيْرِ جَدِّهِ وَلَا فَخْرٍ فَبُذِلَ الْكَيْفَ يُنْكَرُهُ

اس وقت اگر حاد سے اللہ کیجیہ اصرار اور کبریاں کہیں اس کا ظہر اس کا کوئی انکار کیونکر کر سکتا ہے

أَحَدٌ مَعَ أَنَّ الْأُسْتَفْتَاءَ وَالْإِفْتَاءَ لَمْ يَزَلْ بَيْنَ الْمُسْلِمِ

اوجہ دیکھ ستنفا لیتا اور فتویٰ دیتا مسلمانوں میں ہی سے اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرْقُ بَيْنَ

وقت سے ہمیشہ چلا آیا ہے اور اس میں کچھ

أَنْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا إِذَا رَمَا أَوْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا جِنًا بَعْدَ

نہی کہ نہیں ہے کہ فتوہ اگر اس سے لیا کرے یا بھی لیا کرے بعد اس کے

أَنْ يَكُونَ جُمُعًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا كَيْفَ لَا وَلَمْ نُوْمِنْ بِتَقْيَةٍ

کہ وہ ہماری ذکر کی ہوئی پرستش ہو گیا ہو اور یہ امر کہ نہ ہو حالانکہ ہم

أَيَّاكَ أَنْ أَهَى اللَّهُ إِلَيْهِ الْفَقْرَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ

کہ یہ ہوئی ہو یا بیان نہیں لای ہیں کہ اللہ فی فقرا سکون دے دے کہ یہ بھی ہے اور

وَأَنَّهُ مَعْصُومٌ فَإِنْ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَرْكُ

ہم اس کے اطاعت فرما دی ہے اور یہ فقیر معصوم ہے کہ اگر ہم ان میں سے کسی ایک سے منقلد

لِعَوْلَمَا أَنَّهُ عَالِمٌ بِلِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَلَا يَحْكُمُو

ہوئی ہیں نہ تقلید لے لے کہ اگر چاہتی ہیں کہ یہ فقیر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے لگا ہوا ہے

قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ صَرِيحِ الْكِتَابِ السُّنَّةِ أَوْ مُسْتَنْبَطًا

مسئلہ کہ قول اس سے بھی کی نہیں کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے ماخوذ ہو گا یا ان دونوں

عَنْ مَا يَخْرُجُونَ الْأَسْتِنْبَاطَ أَوْ عَرَفَ بِالْقُرْآنِ أَنَّ الْحُكْمَ

سے کہیں کہ اس سے کہ یہ جو مستنبط ہو گا یا سنتی ہو یا سطح قرآن سے جان لیا ہو گا کہ

فِي صُورَةٍ مَا مَنُوطٌ بِعِلَّةٍ كُنْ أَوْ أَطْمَنَ قَلْبُهُ بِتِلْكَ

فلائے صورت میں کہ فلائے علة سے متعلق ہے اور اس میں معرفت یا تامل خاطر جمع

الْمَعْرِفَةُ فَقَاسَ عَلَيْهِ الْمَنْصُوصُ فَكَانَ يَقُولُ فَلَمَنْشَتْ

ہوئی ہوئی سوا سنتی غیر منصوص حکم کو منصوص پر نہ لایا کہ لیا جو پس کو یا کہ یہ کہنا ہی نہیں کیا کہ ان

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمًا وَجَدَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ طاعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذه العلة فالحكمة ههنا والمقيس منكم رضى

پای جادو کے تو اس جگہ پر ہی حکم ہے اور مقبیل اس غموم کے

هَذَا الْعَمُومُ فَهَذَا أَيْضًا مَعْرُوفٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تے داخل ہے سو یہ بھی نبی سے ائمہ علیہ والہ وسلم کی طرف

وَاللَّهُ وَسَّيْمٌ وَلَكِنْ فِي طَرِيقِهِ ظُنُونٌ وَلَوْلَا ذَلِكَ

منسوب ہی لیکن اسکے اس راہ میں ظن ۴ اور اگر ایسا نہ ہوتا

لَمَّا قُلْنَا لِلْمُؤْمِنِينَ اُجَاهِدُوا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ غَنَاءٌ حَرِيصٌ مِنَ السُّؤْلِ

تو کوئی سر میں کسی بھتیجہ کا مقلد نہوتا پس اگر یہ کو رسول معصوم مثلاً رسول کے حدیث

الْعَصُومِ الَّذِي قَرَضَ اللَّهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ بِسُنْدٍ

جیسے طاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے

صالح کدال علی خلافت مدنیہ و ترکنا حدیثہ

ایسی، لہذا دے کہ اوس فقہ کے نزدیک اختلاف بر دلالت کرتے ہو اور ہم اوس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذَلِكَ الْفُجَّارِينَ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ وَاَعْدُرْنَا يَوْمَ

کہیں اور اس طرح اور بخیر کے ہی جواب میں تو میرے شاہکار کوئی ایسا عذر قیامت

يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعُلَمَاءِ بِكَافٍ اخْتِلَافٍ فِي التَّكْرِ

کے دن کیا ہوگا

فِي الْآخِرِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَمَا يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ

ان کے ہونے سے کسی شخص پر اور اس سے انہیں کیا واجب ہو جائے

مِنْ ذَٰلِكَ عَلَّمَكَ النَّاسَ فِي الْأَخْدِ بِهَذِهِ الْمَكَّةِ

سچے کہ لوگ ان مذہب سے نفی کرتے ہیں

عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلَكُمْ فِي الْقَوْمِ حِدٌ لَّيَجُوزَنَّ أَنْ يَنْعَلُوا

۱۰ قسمیہ ہندوؤں کی قسم قسم لکھنے قسم کے نام اگر ۵۰ سے زیادہ ہوں تو ان کو ایک اور قسمیہ نام دینا ضروری ہے

أَحَدُهَا مَرْتَبَةٌ الْمُجْتَهِدُ الْمُطْلَقُ الْمُتَنَسِّبُ إِلَى حَسَبِ مَذْهَبِهِ

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کہے کر ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ ثَلَاثُهَا مَرْتَبَةٌ الْمُخْرَجُ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کے ایک مذاہب کی طرف منتسب ہوتا ہے اور یہ سب مخرج نامرتبہ ہی اور وہ مجتہد

فِي الْمَذْهَبِ ثَالِثُهَا مَرْتَبَةٌ الْمُخْرِجُ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

فی المذہب ہوتا ہے اور چہرہ مخرجی المذہب کا مرتبہ ہی جو کہ

الْمَذْهَبِ وَاتَّقَنَهُ وَهُوَ يُفْتِي بِمَا اتَّقَنَ وَحَفِظَ مِنْ مَذْهَبِهِ

مذہب کو خوب محفوظ رکھتا ہے اور مضبوط کر لیا ہے اور وہ مضبوط اور پختہ اصحاب کے حفظ

أَصْحَابِهِ وَرَأْيُهَا الْمُقْلَدُ الصَّرْفُ الَّذِي يَسْتَفْتِي عُلَمَاءُ

مذہب کی موافق فتویٰ دیتا ہے اور جو یہ نمونہ مقلد ہے جو اطلباء کی علم دہی فتویٰ سے

الْمَذَاهِبِ يَعْمَلُ عَلَى فَتْوَاهُمْ وَكَلِّبُ الْقَوْمِ مَشُورَةٌ بِشَرْطِ

پوچھنا ہے اور اس کے فتویٰ پر عمل کرنا ہے اور فقہان کی کتابت

كُلِّ مَنَزِلٍ وَأَحْكَامِهِ إِلَّا مَنْ وَنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّدُ

ہر مرتبہ کی مشورہ اور احکام سے سوا ہر مرتبہ نہیں جتنی ایسی ادبی ہیں کہ ان مراتب میں

بَيْنَ الْمَنَازِلِ فَيَخْتَصُّ فِي تِلْكَ الْأَحْكَامِ وَيُظَاهِمُهَا مَنَاقِضَ

میں نہیں کرتے یہ زمانہ احکام میں مختص ہیں جو ملے جاتے ہیں ان میں مراتب کو متناقض

فَارَدْنَا أَنْ نَجْعَلَ لِكُلِّ مَنَزِلٍ فَصْلًا وَنُشِيرَ إِلَى أَحْكَامِهِ

لکھان کرتے ہیں سوچتے ہیں یہ سب ہی یہ مرتبہ کے جدا جدا فصل بنادیں اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنَزِلٍ عَلَى حِدٍ يَفْصَلُ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُتَنَسِّبِ

کے احکام کی طرف ایک ایک شاخہ دیتے ہیں ہر مرتبہ کے مذاہب کی حال میں

وَقَدْ قَدْ مَنَاصَرُهَا فَلَا نُعِيدُ لَهَا وَكَامِلٌ كُلُّ ذَلِكَ

اور اس میں شریعت میں پہلے بیان کر چکے ہیں سوا یہ نہیں دو مرقی اور اہل سب شریعت کا

أَنَّهُ ائْتَجَاعُ مَعْبُوتٍ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ الْفَقِيرُ الْمَرْوِيُّ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ

حاصل سیرت میں کہ مجتہد طحاوی نے منقول کیا ہے کہ اس حدیث اور فقہ میں جو اس کی اساتذہ میں مروی ہے

وَأَصُولُ الْفَقِيرِ كَحَالِ كِبَلِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ میں ہے کہ فقہی فقہ میں کبیل کے علماء کا حال تھا اور

وَأَنَّ كَانُوا أَكْثَرِيَّةً فِي أَنْفُسِهِمْ لَكِنَّهُمْ أَقَلُّونَ بِالْغُظِّ

اگرچہ یہ علماء اپنی کمی میں بہت ہیں مگر انداز میں نسبت بہت تہذیبی

إِلَى الْمَنَازِلِ الْآخِرَى حَاصِلٌ صَدِّعَهُمْ عَلَى اسْتِقْرَآنَا

بہین اور انکی عمل درآمد کا حاصل ہماری تفاسیر کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَنْ تُعْرَضَ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُولَةُ عَنْ كَلَامِكَ

جو انکی کلام سے ہوئی ہے یہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک پر

وَالشَّافِعِيَّ إِلَى حَقِيقَتِهِ وَالتَّوَدِّيَّ وَغَايِهِمْ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور قوری وغیرہ مقبول مجتہدین کے منقول ہے

الْمَقْبُولَةُ وَمَكَاهِبُهُمْ وَقَتَا وَأَهْمُهُمْ مَوْطَأُ مَا لَكَ

اور اہل مذاہب اور فتوون کا جو پیش کرنا امام مالک کی موطا پر

وَالصَّحِيحَيْنِ ثُمَّ عَلَى أَحَادِيثِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ

اور صحیحین یعنی مسلم اور بخاری پر تھا پھر انکی بعد ترمذی اور ابو داؤد کے

فَأَيُّ مَسْئَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَنُ نَصًّا أَوْ شَاكِرًا أَخَذُوا

مجتہدین نے جو مسئلہ سنت سے باعتماد نظر کے یا شاکرہ کی موافق لکھا

بِهَا وَعَوَّلُوا عَلَيْهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ خَالَفَهَا السُّنَنُ مَخَالَفَةً

قد اسکو لے لیتے اور اس پر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف تھا

صَوِّحَتْ رَدُّهَا وَتُرِكَوا الْعَمَلَ بِهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

اسکو رد کرتے اور اس پر عمل ترک کرتے اور جب مسئلہ میں حدیثیں

فِيهَا الْأَحَادِيثُ وَالْأَنَارُ اجْتَهَدُوا فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا

اسنام مختلف ہونے کو انکی تطبیق میں ایک کو ایک سے اجتہاد کرتے

بِهِمْ خُفْرًا مَا يَجْعَلُ الْمُسْتَفْعِلُ قَاضِيًا عَلَيْهِ لِمُبْهَمٍ وَتَنْزِيلُ كُلِّ حَدِيثٍ

باتو سے جو کہ مبہم کا حکم ہمارے ہے اور ہر حدیث

عَلَيْهِ صُورَةٌ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ السُّنَنِ

کو ایک صورت پر قائم کرتے یا اور کچھ کرتے ہیں اگر مسئلہ سنون ہونے

وَالْأَدَابِ فَالْكُلُّ سُنَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

یا آداب ہونے کا ہونا تو وہ سب سنون ہوتے اور اگر مسئلہ

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حالت اور صورت کا یا در باب قضا ہوتا اور اس میں

فِيهَا الصَّحَابَةُ وَالشَّارِعُونَ وَالْمُجْتَهِدُونَ جَعَلُوا هَا عَلَى

صحابہ اور تابعی اور مجتہد مختلف مینے تو اسکو

قَوْلَيْنِ أَوْ عَلَى أَقْوَالٍ وَلَمْ يَنْزِعُوا عَلَى أَحَدٍ فِيمَا أَخَذَ

دو قول پر یا کئی قول پر بحث نہ کی اور کسی پر اعتراض نہ کرتے تھے اس میں کہ

مِنْهَا وَرَأَوْا فِي الْأَمْرِ سَعَةً إِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيثُ

اور سننے جو قول اختیار کرتے تھے اور اس امر میں فراخی بخیر کرتے جبکہ حدیث اور

وَالْأَنَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَفْرَعُوا جُهْدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

آداب ہر جانب کی مشاہدہ ہوتے پھر وہ اپنی محنت کو ادا سے

الْأَوَّلَى وَالْآخِرَةَ أَمَّا بَقِيَّةُ التَّوَابَةِ أَوْ يَعْمَلُ أَكْثَرُ

اور اعلیٰ اور اعلیٰ میں صرف کر کے وہ اولویت یا روایت کی قوت سے ہوتے یا سب سے اکثر

الصَّحَابَةِ أَوْ كَوْنُهُ مَذْهَبُ جُمْهُورِ الْمُجْتَهِدِينَ أَوْ مُوَافِقًا

صحابہ کی عمل کرنے سے یا اس سبب کہ جمہور مجتہدین کا مذہب ہو گیا یا قیاس سے

لِلْقِيَاسِ كَمَا نَظَرْنَا ثُمَّ عَمِلُوا بِذَلِكَ الْأَقْوَى مِنْ غَيْرِ ذَلِكَ

ایسی ظہور دان کے ہوا میں ہو گیا پھر اس آئینے پر عمل کرتے کیسے اعلیٰ میں رہیں گے

عَلَى أَحَدٍ مِّنْ أَخَذَ بِالْقَوْلِ الْأَخْرِقَانِ لَمْ يَجِدْ فِي الْمَسْئَلَةِ

جس نے دو مسئلوں میں سے ایک سے رجوع اختیار کر لیا۔ پس اگر مسئلہ میں ان کے مابین سے

حَدِيثًا مِّنْ تَدْيِكَ الطَّبَقَتَيْنِ أَجَاوَزَ قَدْ أَحْزَنَ ظُهُرَهُ فِي مَسْئَلَةٍ

حدیث نہ پاتے تو اپنی نذر کے ذریعہ وہ جس مسئلہ کے خلاف

أَقْوَاهُ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُتُبِ حَدِيثٍ وَآلِي مَا

انوار میں حدیث کے کتابوں سے اور جو کتب میں اور علی

يَفْهَمُ مِنْ كَلَامِهِمْ مِنَ الدَّلِيلِ وَالْتَعْلِيلِ فَإِذَا أَطْمَأَنَّنَ

کلام سے مفہوم ہوئے اس میں جو دلیل دیتی ہے وہی بات پر اطمینان حاصل کرتے ہیں

الْحَاطِرُ يَسْتَبِيحُ أَخَذَ وَابَهُ فَإِنْ لَمْ يَصْنَعْ يَسْتَبِيحُ فَيَأْخُذُ كَرَاهٍ

میں سے جو بات تو وہی اختیار کرتے اور اگر کسی بات پر اطمینان میں سے اطمینان نہ ہو

وَأَطْمَأَنَّنَ بِغَيْرِهِ وَكَانَتْ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَفْقَدُ فِيهِ اجْتِهَادُ

اور اس کی غیر یہ اطمینان ہو جائے اور وہ مسئلہ اس میں سے ہو جس میں اجتہاد کے ساتھ

الْمُجْتَهِدُ وَلَمْ يُسَبِّحْ فِيهِ إِجْمَاعُ وَقَامَ عِنْدَهُ الدَّلِيلُ الْقَرِيبُ

دلیل قریبی اور جس میں اجماع نہ ہو اور کوئی دلیل قریبی نہ ہو

وَأَلْوَاهُ مُسْتَعْدِنِينَ بِاللَّهِ مَتَوَكِّلِينَ عَلَيْهِ وَهَذَا أَبَانَةُ

اور اس کی تائید کے لیے اللہ سے متوکل ہونے اور اس پر اعتماد کرنا اور اس کے ساتھ

الْوُكُوعُ صَعْبُ الْمَرْتَضَى بِمَنْ يَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ أَيْ تَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

مادر الوقوع صحت پر تکیہ ہے کہ اس سے تکیہ نہ کرے کہ اس کا اجتہاد نہ کرے

إِنْ لَمْ يَقُمْ عِنْدَهُ دَلِيلٌ فَهُوَ يَتَّبِعُ السَّوَادَ الْأَعْظَمَ

اگر ان کی طرف سے کوئی دلیل نہ ہو تو وہ سواد کثیر کا اتباع کرتے ہیں

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَقْصِيرٌ أَوْ تَعْلِيلٌ وَصَحِيحٌ مِّنَ الْمُسْلِفِ

جس مسئلہ میں سلف کی تقصیر یا تعلیل نہ ہو تو

اسْتَفْرَعُوا الْجُمُودَ فِي طَلَبِ نَصٍّ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِنَّمَا مِّنَ الْكِبَرِ

کتاب و سنت کی نص یا اشارہ یا ایمان کی طلب میں

وَالسُّنَّةُ أَوْ أَثَرُ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کی تلاش میں محنت و جدوجہد کرتے ہیں اگر اس میں سے کچھ ملے گا تو اس کی

بِهِ وَلَكَيْسَ عِنْدَهُمْ أَنْ يَقُولُوا عَالِمًا وَاجِدًا فِي كُلِّ مَا قَالَ

کامل ہو جائی اور ان کی یہ ساری محنتیں یہی کہ کسی ایک عالم کے جودہ بیان کرے

أَطْلَعْنَا بِهٖ نَفُوسُهُمْ وَلَا وَإِنْ كُنْتَ فِي نَيْبٍ مِّمَّا ذَكَرْنَا

اے ایمان خدایا ہمارے قلوب پر غبار اور اگر ہم کو ہمارے بیان میں شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكِتَابِ الْيَقِينِ وَكِتَابِ مَعْلَمِ السَّانِنِ وَتَشْرِيحِ السُّنَّةِ

تو جس کو لازم ہے کہ یقین کی کتاب اور کتاب معلم السنن اور بغوی کی شرح السنن

لِلْبَغَوِيِّ فَهَذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فَقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

کر کے ہیں فقہاء محدثین میں سے محققین کا یہ طریقہ تھا

وَقَلِيلٌ مَّا هُوَ وَهُوَ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الَّذِينَ

اور ایسی لوگ بہت کم ہیں اور یہ لوگ اہل حدیث میں سے ہیں جو ظاہری ہیں اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا جَمَاعٍ وَغَيْرِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ

انہوں کے قول میں قیاس اور نہ جماع کے اور نہ متقدمین

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَّمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے جو مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلاً توجہ نہیں کرتے

أَصْلًا وَلَكِنَّهُمْ أَشْبَهَ النَّاسِ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ لَا تَهْمُ صَنَعُوَانِي

و لیکن یہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہیں کیونکہ انہوں نے مجتہدین کے

أَقْوَالُ الْمُجْتَهِدِينَ مَا صَدَقَ أَوْلِيَاكَ فِي مَسَائِلِ الصَّيْغَةِ الرَّفِيعَةِ

اقوال میں وہ ہے کہ اے جو اداں لوگوں نے صواب و باعین کے مسائل نہیں کیا

فصل مجتہد نے المذہب کی حال میں اور اس میں نئے مسئلہ میں مسئلہ

أَعْلَى الدَّرَجَاتِ عَلَى الْمُتَّقِينَ فِي الْمَذْهَبِ نَجْمٌ مِّنْ

علمان الواجب علی جمہور میں

السُّنَنُ وَالْأَثَرُ مَا يَكُونُ بِهِ مُتَخَالَفَةً الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ

انہی استعداد حاصل کرے کہ اسے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

وَأَنفَاقَ السَّكَّافِ وَمِمَّا كَلَّمَا أُنْفِقُوا مَا يَقْتَدِرُ عَلَيْهِ عَلَى

والفراق السلف بین دلایل القدر و قدر

مَعَهُ مَا خَذَ صَحَابُهُ مِنْ أَقْوَالِهِ وَهُوَ مَعَهُ مَا فِي الْفِتَاوَةِ

کے ان اہلِ کمال کی معرفت یہ فہم و تدبیر بھی مراد ہے اور اس قول سے جو فتاوے

السَّاحَةِ الْأَسْبَغِ لِأَحَدَانِ يُفْتَى لَا أَنْ يُعْرِفَا وَيُلِ

سراجیب بہین ہوجاتی ہے۔ مناسب نہیں کہ تنہا دیو یا گری مرگنوش کہ علی ای ان دیو

الْحُلَمَاءُ وَيَعْلَمُونَ مِنْ آيَاتِهِ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ

وَقَدْ بَرَزَ كَرِيمًا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ أَنْ يَكُونَ مِنْ الْمُفْلِحِينَ

عَنْ أَقْبَسِ الْعَمَلِ وَلَكِنْ مَدَّ هَبْ هَفَانِ سَمِيل

سید الشہداء علیؑ

عن مسند عبد الله بن العباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

میں نے کہا کہ یہ تو خدا کا حکم ہے کہ اسے چاہے تو اسے کچھ دے دے۔

فلا تقموا له حواشي فلا ياتوا به من بعدهم

سید بن ابی طالب (علیه السلام) در روز شنبه ۱۲ ذی القعدة ۱۲۰۰ هجری قمری در مدینه منوره درگذشت و در آنجا به خاک سپرده شد.

وَيَكُونُ قَوْلُهُ عَلَى سَبِيلِ الْحِكَاةِ وَإِنْ كَانَتْ مُسْئِلَةٌ

اور اس کا یہ قول برسیل حکایت ہو دی گا اور اگر مستند آیا ہو کہ

قَدْ خْتَلَفُوا فِيهَا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ فِي قَوْلِ

علما نے اس میں اختلاف کیا ہے تو مجھ پر ڈر نہیں ہے کہ کہہ دی یہ فلاسفے کی قول ہیں جاہل

فَلَا تَقُولُ فُلَانٌ كَذِبٌ إِنَّهُ أَرَادَ ابْنَهُ فَقَالَ مَا أَكْثَرُ النَّاسِ تَوَلَّى سَوَاءً يَفْعَلُونَ

اور خلائی کے قول میں جو غز نہیں ہے اس کا سکہ یہ اختیار نہیں کہ اس کا جانب اور خفیہ کری اور کسی کی

بعضهم ما لم يعجز عنهم في فصول العبادية في الفصل

فولکلور کا جواب یہی ہے کہ اس کی عبت سے دماغ ہوا اور شعوان کہا دیکھتے ہیں کہ یہ ہے

الاول وان لم يكن من هل الاجتهاد ولا جمل لان يفي

۱۰۰

الایطریں احبابہ یجلی ما حفظ من اصول الفقہاء و

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ حِصَّةٍ وَلَا يَتَذَكَّرُ أَلْفًا مَّرَّةً وَلَا يَذْكُرُ

ابو یوسف اور زکریا عقیقہ بن زید سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

لَا حُدَّ لَكُمْ فِي مَالِكُمْ يَعْزَلُكُمْ مِّنْهُ قُلْ إِنَّمَا نَحْنُ

کے لیے یہ سب کچھ تھا۔ یہ سب کچھ ہی اور فضل عباد میں بھی

عَرَّ بَعْضُهُمْ قَالَهُ الْآرَاءُ الْحَاظِرُ خَطِّ جَمْعٍ كَتَابَةٍ نَا

بعضوں سے: نقل کیا کہ تین کمزور و مختار ہمارے انتہائی کام کیا ہیں یاد کر کے تمہیں عزیز ہے۔

لَا يَنْتَظِرُ الْفِتْوَى حَتَّى يَهْتَدِيَ إِلَيْهِ لَأَن كَثِيرًا مِّنَ الْمَسْئَلَةِ

لہذا یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب اہل حق و حقیقت کے لئے ہے۔

أَجْمَعُهَا صِحَابُ عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَمُعَاوِلَاتِهِمْ

سہ ماہی معائنہ بین علم و عمل کی عبادت اور معاملات کی سوانح جواب دہ ۴

فَلْيَنْغِي لِكُلِّ مَفْتًى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَزَمَانِهِ

سو ہر ایک مفتی کو مناسب کہ اپنی سفر اور زمانہ کے لوگوں کے عادت کو لحاظ کرے

فِي مَا لَا يَخْتَلِفُ الشَّرْعُ فِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْخُطُوفِ وَمَا

جہاں کہ شریعت کی مخالف نہیں ہے عمدہ احکام میں سے جس سے

أَهْلُ الْأَجْتِهَادِ مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ

اہل اجتہاد سو وہ ہیں جو کتاب اور سنت اور

الْأَثَارِ وَوُجُوهِ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْخُرَافَةِ فَقُلْ عَنْ بَعْضِهِمْ

آثار اور فقہاء کی وجوہات کی عالم ہوں اور خرافہ میں بعضوں سے منقول ہے

لَا يَدْرِي إِلَّا اجْتِهَادٌ مِنْ حِفْظِ الْمَبْسُوطِ وَعُرْفَةِ النَّاسِ وَ

اجتہاد کو سوائے مبسوط کا یاد رکھنا اور تاسخ اور

الْمَنْسُوخِ وَالْمَحْكُومِ وَالْعِلْمُ بِعَادَاتِ النَّاسِ وَفُهُمِ

منسوخ اور محکمہ اور ماکل معرفت اور لوگوں کے عادات اور عرف کی آگاہی ضروری ہے

فِي السَّرَاحِ قِيلَ أَدْنَى الشَّرْطِ لِلْاجْتِهَادِ حِفْظُ الْمَبْسُوطِ

سر سراج میں ہی کہتی ہیں کہ اجتہاد کی شرطوں میں ہی کم سے کم مبسوط کا یاد رکھنا ہے

كَرَكَ هَذِهِ الرُّوَايَاتُ فِي خَزَائِنِ الْمُفْقِينَ أَقُولُ هَذِهِ الْعِبَارَاتُ

روایات خزانہ الروایات میں مذکور ہیں کہنا ہوں کہ ان عبارتوں کے

مَعْنَاهَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمَفْتِي الَّذِي هُوَ حَكَمٌ مُخَرَّجٌ وَبَيْنَ

معنی فرق کرنا اور سننے والے میں جو تحریر کرنا ہو اور اس

الْمَفْتِي الَّذِي هُوَ مُبْتَكَرٌ فِي مَذْهَبِ أَصْحَابِهِ يُفْتِي عَلَى سَبِيلِ

مفتی میں جو اپنی اساتذہ کی مذہب میں مشہور ہو کہ سبیل حکایت فتویٰ

الْحِكَايَةِ لَا عَلَى سَبِيلِ الْاجْتِهَادِ مَسْئَلَةٌ أَعْلَمُ أَنَّ الْقَاعِدَةَ

دیتا ہو سبیل اجتہاد نہیں مسئلہ سمجھنے کے فقہاء

عَنْدَ مُحَقِّقِي الْفَقْهَاءِ أَنَّ السُّئَالَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ قَسَمُ تَقْرِيرِ

محققین کے نزدیک قاعدہ یہی کہ سائل چار قسم میں ایک قسم یہ ہے

فِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ وَحُكْمُهُ أَنْ يَقْبَلُوهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ أَفْتَى

کہ جو ظاہر مذہب میں ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ہر حال اس کو قبول کریں اصول کے

الْأُصُولِ أَوْ خَالَفَتْ وَلِذَلِكَ تَرَى حَصْرًا الْهَيْدَايَةِ وَغَايَرَهَا

اصول ہو یا مخالف اور اس میں بھی مصنف ہدایہ وغیرہ کو روک دیکر

يَسْأَلُونَ بَيَانَ الْفَرْقِ فِي مَسَائِلِ التَّجْنِيسِ قَسَمُهُ هُوَ

یہ کہ تجنیس کے مسائل میں فرق تکلف سے بیان کرتے ہیں اور ایک قسم

رَوَايَةُ شَاذَّةٌ عَنْ أَبِي خَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَصَاحِبِيهِ وَحُكْمُهُ

وہ منہجی امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے شاذ روایت ہی اس کا حکم یہ ہے

أَنْ لَا يَقْبَلُوهُ إِلَّا إِذَا وَافَقَ الْأُصُولَ وَكَفَى الْهَيْدَايَةَ

کہ مسلم نہ ہیں مگر اس صورت میں کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

أَخْبَرَهُمْ مِنْ تَصَدَّقَ بِمَعْضِلٍ لِرَوَايَةِ الشَّاذَّةِ لِحَالِ الدَّلِيلِ وَ

وہم میں بعض روایات شاذی کے دلیل کی امداد سے بہت ہی اور

قَسَمُهُ هُوَ خَرِجٌ مِمَّنِ الْمُتَأَخِّرِينَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ

ایک قسم متاخرین کے ایسی بحث ہے جو کہ لوگوں پر جمہور اصحاب متفق ہیں اس کا

وَحُكْمُهُ أَنَّهُمْ يَقْبَلُونَهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَسَمُهُ هُوَ خَرِجٌ

حکم یہی ہے کہ اس پر ہر حال متفق ہیں اور ایک قسم وہ جو متاخرین کے ایسی

مِنْهُمْ لَمْ يَتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ حُكْمُهُ أَنْ يُعْرَضَ

مخارج کے کہ اس پر جمہور اصحاب متفق نہیں ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ

الْمُفْتَى عَلَى الْأُصُولِ وَالنَّظَائِرِ مِنْ كَلَامِ السَّلَفِ فَإِنْ وَجَدَ

مفتی اس کو اصول اور نظائر پر سلف کی کلام میں ہی مطابق کرے نہ اگر ادا کرے

مُؤَافِقًا لَهَا أَحَدِيهِ فَلَا تُزَكُّهُ فِي خَزَائِنِ الرِّيَاسَاتِ ثَقَلًا

موافقت کے ساتھ اختیار کرے نہیں تو ضرور ہے خزانہ لاریات میں ثقل ہے

عَنْ بُسْتَانِ الْفَقِيهِ أَبِي اللَّيْثِ فِي بَابِ الْأَخْذِ عَنِ الثَّقَاتِ

ابو الیث کی بستان باب اخذ عن الثقات میں ہے

وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ حَدِيثًا أَوْ سَمِعَ مَقَالَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْقَاطِلُ

اور اگر کسی شخص نے حدیث سے ایسی کا حوالہ سنا ہے اگر قاتل تھے نہیں

ثِقَةٌ فَلَا يَسَعُهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَوْلًا يُوَافِقُ

ہے تو اس کے رد میں ہے کہ وہی تسلیم کرے ہاں اگر وہ قول اصول کے

الْأَصُولُ فَجَوُزُ الْعَمَلِ بِهِ وَلَا فَلَ وَكَذَا كَوْنُ حَدِيثًا

موافقت ہو تو عمل اس پر جائز ہے اور نہیں تو حیات نہیں اور ایسی ہی اگر اسے حدیث یا

مَكْتُوبًا أَوْ مُسْتَكِلَةً فَإِنْ كَانَ مُؤَافِقًا لِلْأَصُولِ جَازًا

کوئی مسئلہ لکھا ہو یا دیکھا ہو تو وہ اگر اصول کے موافق ہو تو اس پر عمل جائز

يَعْمَلُ بِهِ وَالْأَفْكَاءُ فِي الْجَمْعِ الْوَالِقِ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ قَالَ سُئِلَ

ہے اور نہیں (جما کر نہیں) اور بحوالہ القی میں ابو الیث سے پوچھا کہ

أَبُو نُصَيْرٍ عَنْ مُسْئَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ مَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ

ابو نصر سے ایک مسئلہ آیا کہ اس پر پڑھا تھا کیا کہتے ہو خدا امیر رحمت کرے

لَعَالِي وَقَعَتْ عِنْدَكَ كُتُبُ أَرْبَعَةِ كِتَابٍ بَرْهَمِ بْنِ

سہاری یا اس چار کتاب میں تین کتابیں تھیں

رُسْلَمَةَ وَأَدَبُ الْقَاضِي عَنِ الْخَصَّافِ كِتَابُ الْمُحَرَّرِ وَكِتَابُ

رحمتم کی کتاب اور خصاف کی ادب القاضی اور کتاب المحرر اور کتاب

التَّوَادُّرِ مِنْ جَمْعِهِ شَاكِلٌ لَمْ يَكُنْ أَنْ تَقْبَلْ مِنْهَا وَلَا وَهْدٌ

الزاد و شام کی جیت کسی آیا کہ جو جائز ہے کہ ان کے موافق فتویٰ دیں یا نہیں اور بے

اَلَكْتُبُ مُحَمَّدٌ ؕ عَنْكَ فَقَالَ مَا صَحَّ عَنْ اصْحَابِنَا فَذَلِكَ عَالِ

کتاب میں تھماری مامی میں محمود دین پیر البلیصر نے جواب دیا جو ہماری اساتذہ ہی ثابت ہو چکا ہے سو وہ

محبوب امر محبوب قید مرہی یہ و اما الفتیا فراتے ملا آری

ہی علم محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور بافتوی دینا سو میں کیسے حق میں جا کر

لَا خَلِيَانَ يُقَيِّرُ شَيْئًا لَا يَفْهَمُهُ وَلَا يَحْتَمِلُ أَثْقَالَ النَّاسِ فَإِنْ

نہیں، بلکہ ایسی بات کا فتویٰ دیوی جسکو نہیں سمجھتا اور لوگوں کا بوجھ نہ اٹھادی پس اگر

كَانَتْ مَسَائِلُ قَدْ شَتَّهَتْ وَظَهَرَتْ أَجَلَتْ عَنْ أَصْحَابِنَا

وہ ایسی سائل ہوں کہ ہماری اساتذہ سی مشہور اور ظاہر ہو اور واضح بین تو

حَوْثًا أَنْ يَسْعَى إِلَى الْأَعْتَادِ عَلَيْهَا فِي التَّوَالِي مُسْئِلَةً أَعْلَى

اسی ہی کہ حادثہ میں ائمہ اعتماد کے کنجائش ہو مسئلہ مسجد کے

أَنَّ الْمَسْئَلَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ اخْتِلَافٍ بَيْنَ ابْنِ حَلِيفَةٍ وَ

مسئلہ اگر فیما بین امام ابوحنیفہؒ اور صاحبین کے مختلف فیہ ہو

حَدِيثُهُ فَحَلَمْنَاهَا أَنَّ الْمُجْتَهِدَ فِي الدِّينِ وَبِحُكْمِ مَنْ قُوَاهُ هُوَ أَقْوَى

نواز کا یہ حکم ہے کہ مجتہد فی المذہب انکو افعال میں سے وہ اختیار کرے جسکی دلیل

كَلِيلًا وَأَقْلَسُ نَعْلِيلًا وَارْفُقْ بِالنَّاسِ لِذَلِكَ أَفْنَى جَمَاعَاتٍ

فوزی اور علت قیاس کے موافق اور لوگوں کے عقوبت سہل ہو اور اسی لیے حنفیہ علماء

مَنْ عُلِمَ الْخَفِيَّةُ عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

کی جماعت نے مستعل پانی کے طہارت میں امام محمد کے قول پر فتوے

عَلَى قَوْلِهِمَا فِي أَوَّلِ وَدَّتِ الْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ وَفِي جَوَازِ الْمَزَايِكَةِ

وہابی ورنہ دیش کے اوتار وقت میں اور مزارعہ کے حوازی میں سخیوں کے قول پر

وكتبهم مشهوره يد لك لا محتاج الى ايراد النقول وكذا لك

فتویٰ مایوسی کتاب میں مسیحیوں کی ہمت پر مبنی نقل بیان کو پیش کیجھ حاجت نہیں ہے اور یہی

الْحَالُ فِي مَنْ هَبَ لِشَافِعِي عَنِّي لِنَهْجِهِ وَغَيْرِهِ فِي الْفَرَائِضِ

حال امام شافعی کے مذہب میں ہے مہناجہ وغیرہ میں نہ الفرائض کے مذہب میں ہے کہ

أَصْلُ الْمَذْهَبِ عَلَيْكَ تَوْرِيثُ دَوَى الْأَرْحَامِ قَدْ أَقْبَى الْمُتَأَخَّرُونَ

اصل مذہب تو دوی الارحام ہے عدم توریث کا ہے • اور یہ ایک متاخرین نے

عُنْدَكُمْ أَمَّا بَيْتُ الْمَالِ تَوْرِيثُهُمْ وَقَدْ نَقَلَ كُفْيُهُ الْيَمِينُ

مروقت محمد منظر مہل بیت المال کے انکی وراثت کا فتویٰ دیا ہے اور کفیبہ میں امن زیاد

أَبْرَزِيَا دِرْفَتَاوَا كُفْيُهُ لِمَا أَقْبَى الْمُتَأَخَّرُونَ فِيهَا اخْلَافُ الْمَذْهَبِ

نے ابڑیو کا دیرفتاوا کفیبہ کے مذہب میں کہ متاخرین نے مسائل میں بخلاف مذہب

مِنْهَا خُرَاجُ الْفُلُوسِ مِنَ الزَّكَاةِ الْمَكْرُوضَةِ مِنَ النَّقْدِ بِنِ عُرْوَةٍ

فتویٰ دیا ہے ایک یہ کہ کہ سونے چاندی اور استیاعت کی زکوٰۃ مفروضہ میں ہی فلوں کا ادا کرنا بلقیہ

الْبَحَارَةِ أَقْبَى الْبَلْقَيْنِ بِنِ الْجَوَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ جَوَارُهُ وَلَكِنَّهُ

نی اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور کہا ہے کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں یہ

مُخَالَفَةُ الْمَذْهَبِ لِشَافِعِي عَنِّي وَكَتَبَ الْبَلْقَيْنِ فِي ذَلِكَ الْبَحَارِ

شافعی مذہب کی خلاف ہی اور بلقینی اس مسئلہ میں بخاری کا تاویع ہوا ہے

وَمِنْهَا دَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى الْأَشْرَافِ الْعُلُوِّينَ أَقْبَى الْأِمَامِ مُحَمَّدٍ

اور انہیں سے پہر ہی کہ اشرف علویوں کو زکوٰۃ کا دینا امام محمد الرضوی نے

الدِّينِ الرَّازِي بِجَوَازِهِ فِي هَذِهِ الْأَمْنَةِ حِينَ مَنَعُوا سَهْمَهُمْ

اسکی جواز کا اس زمانہ میں فتویٰ دیا ہے جب ان کے حصہ

مَنْ بَيْتُ الْمَالِ فَتَرَبُّهُ الْفَقْرُ وَمِنْهَا بَيْعُ الْخَلَاءِ فِي الْكُورَاتِ

بیت المال سے فقیروں کی پکڑ لیا اور ایک یہ ہے سہید کی بیویوں کا محال میں

مَعَ مَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ غَيْرِهِ الْبَلْقَيْنِ فِي الْجَوَارِ وَنَقَلَ بَنِي

سمیت جہا میں ہوتا ہے بقیہ بلقینی نے اسکی جواز کا جواب دیا ہے اور ابن دیار نے

عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ثَلَاثُ مَسْأَلٍ فِي الزَّكَاةِ يُفْتَنُ بِهَا
 اِمَامُ بَنِي عَمَلٍ فِي نَقْلِ كَلِمَةٍ اَوْ زَكَاةٍ فِي مَبْنِى كَلِمَةٍ بَيْنَ سَلَمٍ وَبَيْنَ بَغْلَانِ

يُخْلَعُ فِي الْمَذْهَبِ نَقْلُ الزَّكَاةِ وَدَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى وَاحِدٍ وَ
 مَذْهَبِ قَتْلِهِ بِهَا اَوْ زَكَاةٍ كَانَتْ لَكَ اَوْ زَكَاةٍ اَمَّا كَوْنُهَا بِهَا اَوْ

دَفْعُهَا إِلَى أَحَدٍ أَوْ كَلِمَةً أَقُولُ وَعِنْدِي فِي ذَلِكَ رَأْيٌ هُوَ
 مَا تَسْمَعُ مِنْ سَمْعِ الْإِمَامِ كَوْنُهَا بِهَا اَوْ مَذْهَبِ قَتْلِهِ بِهَا اَوْ مَذْهَبِ دَفْعِهَا إِلَى وَاحِدٍ

أَنَّ الْمَقْصِدَ فِي الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ سَوَاءٌ كَانَ مُجْتَهِدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ
 كَانَ قَتْلُهُ مَذْهَبًا مَقْصُودًا بِمَا يَرَى كَوْنُهَا بِهَا اَوْ مَذْهَبِ دَفْعِهَا إِلَى وَاحِدٍ

أَوْ مُبْتَدَأُ فِيهِ إِذَا اخْتَلَفَ فِي مَسْأَلَةٍ إِلَى غَيْرِ مَنْ هُمُ عَلَيْهِ
 بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ كَوْنُهَا بِهَا اَوْ مَذْهَبِ دَفْعِهَا إِلَى وَاحِدٍ

بِمَذْهَبِ حَمَلٍ بِهَا اَوْ قَرَأَهُ أَجَلَ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ رِوَايَةً
 اسکا نام احمد یہ کہ مَذْهَبِ حَمَلٍ ہے کیونکہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شافعی میں بہت طویل بقدر

وَمَنْ عِنْدَ التَّحْقِيقِ فَرَعَ مَذْهَبَ الشَّافِعِيِّ بِهَا اَوْ وَجْهَهُ
 ہے اور اسکا مَذْهَبِ حَقِيقَتِ میں شافعی مَذْهَبِ کی فرع ہے اور اسکی

مِنْ وَجْهِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَضَّلْتُ فِي الْمَذْهَبِ فِي الْمَذْهَبِ هُوَ
 اس میں جو ایسا ہے والہ اعلم بفضل منہج مَذْهَبِ کی حال میں اور وہ

لِحَافِظِ الْكِتَابِ مَذْهَبِهِ وَفِيهِ مَسَائِلُ مَسْأَلَةٍ مِنْ شَرْطِهِ
 ایسی مَذْهَبِ کے کتابوں کا حافظہ ہے اور اس میں کئی مسئلہ ہیں مسدود کے شرط

أَنْ يَكُونَ صَحِيحًا فَفَهْمًا عَرَبِيًّا وَأَسَالِبًا كَلَامًا
 یہ ہے کہ صحیح و فہم عربیہ دان اور کلام کے اسلوب

وَمِنْ أَرْبَابِ التَّرْجُومَةِ مَسْطُورًا لِي كَلَامُهُمْ عَلَيْهِ غَالِبًا
 اور ترجمہ کی اربعہ سب اہل مہارون کے کلام کے معانی کا رد و تہمید غالباً دوسرے

تَقْيِيدُ مَا يَكُونُ مُطْلَقًا فِي الظَّاهِرِ الْمُرَاحِمَةُ الْمُقَيَّدُ وَاطْلَاقِي

ظاہر میں مطلق کی قید لگانا اور اس سے مقید ہوا دلیلا پر مشیدہ نہ رہی اور

مَا كُنْ مَقْيِدًا إِلَى الظَّاهِرِ الْمُرَادُ مِنْهُ الْمَطْلُوقُ نَبْهَ عَلَى

مقید کا ظاہر میں مطلق نہ ہونا اور اس سے مراد مطلق ایسا ہے جس پر مشیدہ نہ ہے اس پر

ذَلِكَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي الْحِكْمِ الرَّائِقِ وَنَحْبُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَفْتِيَ إِلَّا

ابن جعفر کے حکم بحوالہ الرائق میں یہ ہے کہ اور شہزادہ حبیبی ددین سے

بِأَحَدٍ جَعْلَيْنِ مَا أَنْ تَكُونَ عِنْدَهُ طَرِيقٌ حَكِيمٌ يَعْمِدُ عَلَيْهِ

ہر دوں ایک دوسرے کی فتنی تدبیر ہی ہزاروں کے عند یہ بینا، متحرک طریق فہیم معتمد علیہ ہے

إِلَى إِمَامِهِ أَوْ يَكُونُ الْمُسْتَكِلَةُ فِي كِتَابٍ شَهْوَرَةً أَوَّلَتَهُ

ہو لودہ سند ایسی شہور کہ کتاب میں ہو جو دست بدست

أَلَا يُدْرِي فِي النَّهْرِ الْفَالِقِ فِي كِتَابٍ لِقَضَاءِ طَرِيقِ لَقَلِّ

چلے آئی ہے نہ الفالقین کے کتاب القضاء میں ہے مفتی معتمد کے

الْمُسْتَكِلَةُ الْمُقَالِدُ عَنِ الْمُتَّهِدِ حَدُّ أَمْرٍ لِمَا أَنْ يَكُونَ كَرَسَنَدُ

نقل کا طریقہ مجتہد سے ددین سے ایسا ہے کہ اسکی پاس مجتہد تک

إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذَهُ مِنْ كِتَابٍ مَعْرُوفٍ تَدَاوُلَتُهُ أَلَا يُدْرِي نَحْوُ

سند ہو یا دوسرے مسئلہ کو ایسی سند کہ کتاب میں ہی ہے جو دست بدست چلے آئی ہے

كُتِبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَنَحْوُهُمَا مِنَ التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ

جیسے محمد بن الحسن کے کتابیں اور اسکے نیکل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُتَّهِدِينَ لِأَنَّهُ يَمُزَلُ الْخَيْرُ الْمُتَوَاتِرُ أَوِ الْمَشْهُورُ وَهَكَذَا

نقائین کیونکہ دیکھنا میں بہت ملے متواتر بہت خبریں ہیں اور ایسا ہی

ذَكَرَ الرَّزِّيُّ فَعَلَهُ هَذَا لَوْ وَجَدَ بَعْضُ الشُّيُخِ التَّوَادُرَ فِي زَوَائِنَا

رازی نے ذکر کیا ہے اس تقدیر پر کہ اس نے نہ اور کا کوئی نسخہ ہماری زمانہ میں ملے

لَا يَحُولُ عَزْوَ مَا فِيهَا إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى يُونُسَ لَا تَهَا شَيْئًا

اگر کسی مسئلہ کو امام محمد کی حدیث سے منکر نہ اچھال نہیں کر اور نہ الی یوسف کی حدیث سے کیونکہ وہ نسخہ

وَعَصْرُ نَافٍ دِيَارِ بَاوَلَمْ تَكُنْ إِذْ أَوْجَدَ النَّقْلَ عَنِ التَّوَادِرِ

ہمارے زمانہ میں ہماری دیار میں مشہور نہیں اور نہ درست حدیث آیا ہی مان اگر توادری نقل مثلاً

مَثَلًا فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَالْهَدْيِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ

کسی کتاب مشہور میں مل جاوے جیسے ہدایہ اور مبسوط

ذَلِكَ تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ لَمْ تَهْجُ وَفِي مَقَاوِی

یہ ہر دوسرے کتاب پر موجود کیا انتہی اور قنادی

الْقِسْمِ فِي بَابٍ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَقْصِدِ أَنْ مَالِكٌ جَلَسَ مِنْ كَلَامِ رَجُلٍ

قسم کے باب سے متعلق بالمقصد میں یہی کہ وہ جو کلام شخص کا

وَمَنْ هَبَّ فِي كِتَابٍ مَعْرُوفٍ وَقَدْ تَدَاوَلَتْهُ النُّسخُ قَرَأَتْهُ

اور دوسرے مذہب کی کتاب مشہور میں لکھا ہی کہ سب نسخوں میں موجود ہے تو اب

حَازَ مَنْ نَظَرَ فِيهِ أَنْ يَقُولَ قَالَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ كَذَا وَإِنْ لَمْ

اور کتاب کی ناظر کو یہ کہنا جائز ہی فلاں نے یا فلاں نے لیا کہا ہی اگرچہ

يُسَمِّعُهُ مِنْ أَحَدٍ شَخْصٍ كَمَا كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمَوْطَأُ مَالِكٍ رَح

کسی سے بھی نہ سنا ہو جیسی محمد بن الحسن کی کتاب میں اور امام مالک کی موطا

وَنَحْوُهَا مِنْ كُتُبِ الْمُصَنِّفِ فِي أَصْنَافِ الْعُلُومِ كَانَ وَجُودُ

اور ایسی ہی اور کتابیں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہوئے ہیں اس لیے کہ

ذَلِكَ عَلَى هَذَا الْوَصْفِ بِمَنْزِلَةِ الْخَبَرِ الْمَتَوَاتِرِ وَالْأَسْتَفَادَةِ

اگر کلام کا دوسرا حال یہ ہو جائے متواتر خبر اور استفادہ

لَا يَحْتَاجُ مِثْلَهُ إِلَى سَنَادٍ مُسْتَكْمَلَةٍ إِذَا وَجَدَ

کے ہی ایسی کلام میں سند کی حاجت نہیں ہے مسئلہ اگر

الْمُتَجَرِّعِي الْمَذْهَبِ بِمَا صَحَّحَ الْخَالَفُ مِنْهُ هَلْ هُوَ

متجرح فی المذہب کی تصحیح کی مخالفت مل جاوے تو آیا اس کو جائز

أَنْ يَأْخُذَ بِأَحَدِ كُنُفِ وَيَتْرِكَ مَذْهَبَهُ فِي ذَلِكَ الْمُسْئَلَةِ

ہے کہ اگر کسی حدیث کو اختیار کرے اور اس سے مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

فِي هَذِهِ الْمُسْئَلَةِ نَحْتُ طَوِيلٌ وَأَطَالَ فِيهَا صَاحِبُ الْإِسْلَامِ

اس مسئلہ میں ہمیں بحث ہے اور اس میں خزانہ الرداءات کی مؤلف نے

الْقِيَامَاتِ نَقْلًا عَنْ دُسْتُوْرِ الْمَسْأَلَةِ فَلَنُورِدُ كَلَامَهُمْ

دستور المسائل سے نقل کر کرطوال دی ہے ہم اس کا کلیہ اس نقل

ذَلِكَ بِعَيْنِهِ فَإِنْ قِيلَ لَوْ كَانَ الْمُفْقِدُ غَيْرَ الْمُجْتَمِعِ عَالِمًا

میں سے بعینہ لاتی ہیں اگر کوئی کہے کہ اگر مفقود غیب مجتہد عالم

مُسْتَدَلٌّ لَمْ يَكُنْ قَوَاعِدُ الْأَصُولِ وَمَعَانِي النُّصُوصِ وَ

استدلال کے لیے الاصول کے قواعد اور النصوص اور معانی کے آگاہ ہو

الْأَخْبَارُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَجْعَلَ عَلَيْهَا وَكَيْفَ يَجُوزُ وَقَدْ قِيلَ

لو أنما اس کے جائز ہے کہ اگر علم کے لیے اور کس طرح جائز ہے

لَا يَجُوزُ لِغَايِرِ الْمُجْتَمِعِ أَنْ يَجْعَلَ الْأَعْلَى رَوَايَا مَذْهَبِهِ وَ

کہ کہیں ہیں کہ غیب مجتہد کے خارج نہیں ہے کہ سوا روایات اپنی مذہب کی

فَتَأْوِي إِمَامَهُ وَلَا يَشْتَغِلُ بِمَعَانِي النُّصُوصِ وَالْأَخْبَارِ

فتوہ دن اپنی امام کے نقل کرے اور النصوص اور اخبار کے معانی میں اور ان پر

الْعَمَلُ عَلَيْهَا كَالْعَامِيِّ قِيلَ هَذَا فِي الْعَامِيِّ الْقَرِيبِ

عمل کر نہیں عامی کے بطور شرعی نو جاوے کہی جواب دینا ہے کہ یہ ایسی عامی

الْعَامِ الْوَحْدِ لَا يَجُزُّ مَعَانِي النُّصُوصِ وَالْأَخْبَارِ

خاص عامی کا بلکہ حق میں ہے کہ النصوص اور احادیث کے معانی پر

تَاوِيلُهَا مَا الْعَالَمُ الَّذِي يَعْرِفُ النَّصُوصَ الْخَصَرَ

اور تم تاویلات نہیں جانتا کہ وہ عالم جو نفوس اور اخبار کو سمجھتا ہے اور وہ

وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الدِّينِ وَثَبَّتْ عِنْدَ صَاحِبِهَا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ أَذْ

صاحب دین ہے اور اسے عند یہ میں آن کے صحت محدثین سے ملا ان کے

مِنْ كَتَبِهِمْ الْمَوْثُوقَةُ الْمَشْهُورَةُ الْمَتَدَاوِلَةُ مَجْزُوءَةٌ أَنْ يَجْمَعَ عَلَيْهَا

معتبر مشہور مروج کتابوں سے ثابت ہے تو اسکو اور پر عمل کرنا جائز ہے

وَأَنْ كَانَ مُخَالَفًا لِمَذْهَبِهِ يُؤَيِّدُ قَوْلَ أَبِي حَلِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ

اگر وہ اپنے مذہب سے مخالف ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد علی

وَالْمُشَافِعِيُّ وَاصْحَابُهُ وَقَوْلُ صَاحِبِ الْمَذْهَبِ فِي رُكُوتِ الْعَلَمِ

اور امام شافعی اور ائمہ اصحاب کا قول اور صاحب مذاہب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء

الزَّيْدُ وَكَيْسِيَّةٌ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ سُرِّدَ عَنْ أَبِي حَلِيفَةَ

الزید و کسیتیہ فی فضل الصحابہ میں ہے امام ابو حنیفہ سے کسی نے بیان کیا

أَذْ قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابُ اللَّهِ خَالَفَ قَالَ أَتْرُكُ أَقُولِي بِكِتَابِ

اگر آپ نے مجھ کو کہا اور کتاب اللہ کے مخالف ہو تو چاہیے کہ میں اپنا قول کتاب اللہ کی مخالفت

اللَّهُ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

میں ترک کروا دے تب خبر رسول اللہ علیہ وسلم کے خبر اور اس کے

سَلَّمَ خَالَفَ قَالَ أَتْرُكُ أَقُولِي بِخَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّ

میں ان پر چاہیے کہ میں کتاب اللہ کے مخالف نہ ہو بلکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر کی مخالفت نہ کروں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا قَالَ الصَّحَابَةُ خَالَفَ

میں کہوں کہ اگر صحابہ کے مخالف ہو تو چاہیے کہ میں ان کے مخالف نہ ہو بلکہ میں ان کے قول کی مخالفت نہ کروں

قَالَ أَتْرُكُ أَقُولِي بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ وَفِي الْأَمْتَاعِ وَالْيَهُودِيِّ

جواب دیا میرا قول صحابہ کی باتوں سے ترک کرو اور امتناع میں میری بیعت سن

وَالشَّائِنُ عِنْدَ الْكَلَامِ وَعَلَى الْقِرَاءَةِ بِسَنَدٍ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ

من جهان قرأت اسنادی پر کلام کیسے رعایت کتابی گوشتابی امامت شیعہ کہیں

اِذَا قُلْتُ قَوْلًا مِّنْ لَّدُنِّي فَاصْبِرْ ۗ وَارْتَبِطْ بِرَبِّكَ ۚ اِنَّكَ عِنْدَ رَبِّكَ بِرَصَدٍ ۚ

عقیدہ نبویہ عالم و سفیرِ مہر کے

خَلَّافُ قَوْلِي فَمَا يُصْحَرُ مِنْ حَيْثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قول کے خلاف فرمایا ہو تو حرمستان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حد پیش کیے ثابت

وَسَلَّمَ أَوَّلَى فَلَا تُقْلَدُ فُؤُو وَنُقِلَ إِمَامُ الْحُرَمَيْنِ فِي نَهَايَةِ

ہونا ہی وہی اہل ہے پس میری تقلید مت کرو اور امام احمدین سے نہ بدبین

عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَبْغَضَ خَيْرٌ صَاحِبًا مُخَالَفَ مَذْهَبِهِ

شاہجی نہ سی اقل کہ ہی کہہ کہتے ہیں اگر نیکو صحیح خبر میری مذہب سے مخالف ملے

فَاتَّبَعُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مُدْهَبِيٌّ وَقَدْ صَحَّ مَنْصُوبٌ أَنَّهُ قَالَ لَا

تو اسکی تابعدا رہتی کر د اور سچو لوگوں پر اندیشہ نہ ہو، جی ہے اور صاف ثابت ہو چکا ہے کہ امام

بَلَّغْتُكَ رُغْنِي بِدَهَبٍ وَصَحْرٍ عِنْدَكَ خَيْرٌ عَلَيَّ مَخَالِفِهِ

شافعی نے کہا اگر حکومت میری خدمت کا سہیلہ بھیجے اور تمہاری خدمت میں کوئی چیز اسے مقابلہ ثابت ہو تو

۱۰۰

ان الداعی بنی ساروجہ و ان یستخرجونہ منہا
دری جوش فخر علیا من استی بنوی بر جہا پاکر تاہا

السَّامِعُ

[illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَقْبِضُوا عَلَىٰ الْأُتْرَاقِ فَجَنَابُ الْمَرْثَىٰ غَفْلٌ خَلِيلٌ ۚ

۵۰

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَوْ لَا خُذْ بِمَا لَمْ يَدْنِ وَأُولَى مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختصار کرتا

الْأَخْذُ بِقَوْلِهِمَا إِذَا خَالَفَا وَكَذَلِكَ يُرِيدُ مَا دُرِّكَ فِي

برسبیت اختیار کرنے اور نیکے قول کے جب وہ حدیث کی خلاف میں اولی ہی اور ایسی ہی مدایم میں

الْأَخْذُ بِأَيِّهِ فِي مَسْئَلَةٍ صَوِّحَ لَوْ أَحْجَمَ وَظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ

جو صحیح کے صورت کی بہت مذکور ہی اسکے کہ یہ دیکھتا ہے اگر کسی نے پیچھنی لگوای اور ممکن

يُفْطَرُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهُ أَعْلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ لَأَنَّ

کہا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے غصہ کہا گیا تو اس پر فقہاء اور کفارہ دو درجہ کی

الظَّنُّ مَا اسْتَدَّ إِلَى دَرَجَتَيْنِ شَكْرًا إِلَّا إِذَا افْتَأَفَقَهُ بِالْفَسَادِ

ظن وہی نہیں ہوتا ہی جسے سند وہیل شدی ہو کہ اس پر بیشتر میں کہ کوئی فقیہ اس کی کہدی

لَأَنَّ الْفِتْنَى لَيْلٌ شَكْرًا فِي حَقِّهِ وَلَوْ بَكَّاهُ الْحَكِيمُ وَ

روزہ ٹوٹ گیا پسلی کہ اسکے حق میں فتویٰ دلیل شرعی اور اگر اسکو حدیث سے اور اس پر

أَعْمَدَ فَكَذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَأَنَّ قَوْلَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ

استدھار کیا تو ہی ایسی ہی جو امام محمد سے اس واسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتِي فِي الْكَافِي وَالْحَمْدُ

فرمودہ مفتی کے قول سے کہیں نہیں اس کا کافی اور حمیدی میں ہے

أَفْهَمْ لِيَكُونَ أَدْنَى دَرَجَةٍ مِّنْ قَوْلِ الْمُفْتِي وَقَوْلِ الْمُفْتِي يُصَلِّهِ

یعنی مفتی کے قول سے کم درجہ کا نہیں ہوتا اور مفتی کا قول تو

كَذَلِكَ شَرْعِيًّا فَقَوْلُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شرعی سے یہ ہوتا ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ

أُولَى وَعَنْ أَبِي يُونُسَ خِلَافُ ذَلِكَ لَأَنَّ عَلَى الْعَامِيِّ الْأَقْدَرُ

اولی ہے اور ابو یوسف جیسا کہ خلاف مروی ہے اس واسطے کہ عامی پر مختار ہے کا اختیار

بِالْفَقْهَاءِ لَعْنَهُمُ الْاَهْوَاءُ فِي حَقِّهِ اِلَى مَعْرِئَةِ الْاَحَادِيثِ

لازم ہی کیونکہ اسکی حق میں حدیث کی معرفت کی راہ پابلی نہیں ہے اور

اِنْ عَرَفْتَ تَاْوِيْلَهُ حُجِبَ الْكُفَّارَةُ وَفِي الْمُنَاوِيحِ لَا تَفْاٰقُ وَ

اگر اسکی معنی سمجھتا ہے تو اسے کفارہ لازم ہے اور مناویح میں ہے کہ بہرہ بالاتفاق ہی لازم ہے

اَمَّا الْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ يُوْسُفَ اَنَّ الْعَامِّيَّ لَا يَقْدِرُ عَلَى

بہا امام یوسف کے قول کا جواب ہے کہ عامی کو فقہار کے پیروی ہے

فَيَحْمِلُوْنَ عَلَى الْعَامِّيِّ الصَّوْرَةَ الْجَاهِلَةَ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى

سو یہ اس میں یہ تحمل ہے جو نابینا جابل ہو کہ حدیث کے معنی

الْاَحَادِيثِ وَتَاْوِيْلُهَا لَا تَهْدِي اِلَّا اَشَارَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهِ لَعْنَهُمُ الْاَهْوَاءُ

اور اہل نادانان نہیں جانتا اسوے کہ یہ اشارہ کر دے کہ اوسکے حق میں

اَتَى فِي حَقِّهِ اِلَى مَعْرِئَةِ الْاَحَادِيثِ وَكَذَا اَقَوْلُهُ وَاِنْ عَرَفَ

معرفت احادیث کی راہ پابلی نہیں ہے اور ایسا ہی ابو یوسف کا قول اور اگر عامی

الْعَامِّيُّ تَاْوِيْلَهُ حُجِبَ الْكُفَّارَةُ لَيْشِيرُ اِلَى اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَامِّيِّ

حدیث کی معنی جابل ہی تو اسے کفارہ ہی اس قول کا یہی اشارہ ہے کہ عامی سے مراد

غَيْرُ الْعَالِمِ وَفِي الْحَمِيدِ الْعَامِّيُّ يَتَنَبَّهُ اِلَى الْعَامَّةِ وَهُوَ

جابل ہے اور حمید میں ہے کہ عامی عوام کی طرح متنبہ ہوتا ہے اور وہ

الْجَمْعُ اَلْفَعْلُ مِنْ هَذِهِ الْاَشْرَافِ اَنَّ مَرَادَ ابْنِ يُوْسُفَ اَيْضًا

جمع ہونے پر ہے ان اشعار سے معلوم ہوا کہ ابو یوسف کے مراد بھی

مَنْ الْعَامِّيُّ الْجَاهِلُ الَّذِي لَا يَكْرِىءُ مَعْنَى النَّصْرِ تَاْوِيْلَهُ

عامی سے وہ جابل ہے جو نص کے معنی اور تحمل نہیں جانتا ہے

فَمَا ذَكَرَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ وَالْمَشْهُوِّ وَمَحْمِلِ يَمِينُ فِي قَوْلِ

ابو حنیفہ اور مشہوئی اور محمد کا قول محمد کہ ہوا اور اس کا قول کا قول

الْقَائِلُ بِحُجْبِ الْعَمَلِ بِالرَّوَايَةِ بِخِلَافِ النُّصْلِ اِتِّفَعْنَا مَا قُلْنَا ۚ

خزانة الروایات

کریں کے خلاف روایت پر عمل واجب ہی مرفوع ہوا

مِنْ خِرَانَةِ الرِّوَايَةِ وَفِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلٌ آخَرٌ هُوَ أَنَّهُ إِذَا

یہاں سے جو یہی نقل کیا تھا تمام ہوا اور مسئلہ میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی جس صورت

لَمْ يَكُنْ كَمُؤَلَّاتٍ اِلَّا جَهْدًا لَا يَجُوزُ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحَاثِثِ بِخِلَافِ

میں اسکو اجتہاد کا مادہ مع یہودی تو اسکو حدیث پر اپنی مذہب کے خلاف عمل جائز نہیں

مَنْ هَبَ لَكَ لَأَيُّ رَأْيٍ أَنْ تَكُنْ مَسْخُوحٌ أَوْ مَأُولٌ أَوْ مُحْكَمٌ

ہے کہ اگر اسکو کیا معلوم کہ ہر حدیث منسوخ یا مائل یا محکم

فَحُمُولٌ عَلَى ظَاهِرِهِ وَمَالٌ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ ابْنُ الْحَاجِبِ

یعنی ظاہر پر محمول ہے اور اسی قول کیطرت

مُخْتَصَرٌ وَتَابِعُوهُ وَتَرِيانُهُ أَنَّ ارَادَ عَدَمُ التَّيَقُّنِ بِنَفْسِي هَذِهِ

مختصر میں ادا کی شکر دے مائل ہوئی میں اور یہ قول اسطورہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ان احتمالات کی نفی کا

الِاحْتِمَالَاتِ فَالْمُجْتَهِدُ أَيْضًا لَا يَحْصُلُ لَهُ الْيَقِينُ بِذَلِكَ

عدم التیقین مراد ہی تو اسکا یقین تو مجتہد کو دلیہ حاصل نہیں ہوتا وہ تو

وَأَيْضًا يَنْبَغِي أَنْ تَرَامِرُهُ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ وَإِنْ ارَادَ أَنَّهُ لَا

یعنی اگر مسائل غالب ظن پر بیٹے کیا کرتا ہے اور اگر بہرہ مراد ہے کہ وہ شخص ع

يَدْرُ ذَلِكَ فَتَعَادِلُ الرَّأْيِ مَنَعًا ۚ فِي صُورَةِ الذَّرْعِ لَا ت

اسکو دلیل رائے نہیں جانتا تو اسکو نزاع کی صورت میں نہیں ماننے کیونکہ

الْمُبْتَدِئِ فِي الْمَذْهَبِ الْمَشْتَبِعِ لَكُنْتُ الْقَوْمَ كَأَفْظِ مِنَ الْحَدِيثِ

مبتدئ الذہب کو قوم کے کہنے کو کہتا ہوا تھا ہے

وَالْفَقْرُ كَهَيْئَةِ صَاحِبَةٍ لَتَبَرٍّ لَا يَحْصُلُ لَهُ غَالِبُ الظَّنِّ بِأَنَّ

فقہ میں سی فقہاء شایر کا حافظہ اکثر اوقات یہ بات ظن غالب حاصل ہو جاتی ہے کہ

مَذْهَبِ مَامِ مَقْلَدٍ فَيُحْمَلُ لَامًا خَوْهَلٌ يُجَوِّزُكَ ذَلِكَ

ذہب کی خطاں کسی اور لیاچہ کا مقلد ہو کر نکل کرے آبیاد ہوا شکوہ جارتی ہی اس میں

اِخْتَلَفُوا فِيهِ فَمَنْعَهُ الْعُرَىٰ إِلَىٰ شَرْذِمَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الضَّعِيفِ

علیہ نے اختلاف کیا ہی سو امام غنیؒ فرمایا : اور کیا یہ نے منع کیا ہی اور یہ قول جمہور کے

عَنْدَ الْجَمْعِ هُوَ لَانْ مَبْنَا هُ عَلَ اَنَّ اَلْاِنْشَانَ يَحْبُ عَلَيْهِ

نزد کو خفیف ہی کیونکہ اس کے اصل پہ ہی کہ انسان پر واجب

اِنَّ يٰخُنُوبَ الدُّبِيلِ قَدْ اَفَاتَ ذٰلِكَ كَجُمْلَةٍ بِالذَّلٰلِ

تذلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے بہر جب وہ دلیل ہے ولائل کے جہالت کی سبب فوت ہو گئی

أَقْمِنَا غَيْقَادَ الْفُضَيْلَةِ إِمَامَهُ مُقَامَ الدَّلِيلِ فَلَا يَجُوزُ

تو ہنسی اس کے امام کی انضیلت کا اعتقاد دیپیل کے قاتل کے مقام

لَهُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ قَدْ هَبِيرَ كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُخَالَفَ

اپنی امام کے ذریعہ کسی نکتہ حاکمہ نہیں دے جیسا کہ اوسکو یہ جاننے نہیں کہ شرع

الدليل الشرعي ورد بان احتقار افضلية الامام

دہلی کی مخالفت کرتے اور یہ قول اسطورہ رد کیا گیا ہے کہ انام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

عَلَيْ سَائِرِ الْأُمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرَ لَزِمٍ فِي حِكْمَةِ التَّقْلِيدِ

نام مسند محنت تقلید کے باب میں بالاجماع لازم نہیں

جَمَاعَاتٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ كَأَنَّهُمْ يَتَّقُونَ أَن

ہے اس واسطی کہ صحابہ اور تابعین

خَيْرُهُنَّ الْأُمَّةُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْكَوْثَرِ وَكَانُوا يُقَالُ لَهُمْ فِي كَثِيرٍ

اس وقت میں قسطنطنیہ میں رہتا تھا اور ایک بار جب کہ مجھے

مِنْ أَسْئَلٍ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْذَرْتُمْ عَلَيْهِمْ خَوْفًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ ذِكْرِ الْحَدِيثِ

مسائل میں اور علی قول کے برخلاف اور ذیل تقلید کرتے ہیں اور اس کے لیے کج اعتقاد مسخین کیا

فَكَانَ إِجْمَاعُ عَلَاقِلِنَا وَأَفْضَلِيَّةُ قَوْلِهِ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ
 سوہا رہی نقل پر اجماع ہو گیا اور یہی افضلیت اس کے امام کی نقل کی اس مسئلہ میں
 فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَحْرُوفِهَا لِلْمُقِلِّ الصَّوْفِ وَلَا تَحْوِيلٌ أَنْ يَكُونَ
 سوہا رہی اجماع کے راہ مقلد صرف کو کوئی نہیں ہے پس تعلیق کے یہ
 شَرْطُ التَّقْلِيدِ أَنْ يَكُونَ مَا لَا يَكُونُ تَقْلِيدُ جَوْهَرٍ مَقْلُودٍ
 شرط تعلیم الی جائز نہیں ہے اس واسطے کہ لازم آتا ہے کہ جوہور مقلدین کی تقلید جائز نہ ہو سکے
 وَكَوَسِيلَةٍ فِي مَسْئَلَتِنَا هَذِهِ هَذَا اَعْلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لَأَنْ كَثِيرًا
 اور اگر صرف اس واسطے ہی تو یہاں اس مسئلہ میں یہ کو مضر ہے مفید نہیں ہے اس لیے کہ اکثر
 مَا يُطْلَعُ عَلَى حَدِيثٍ يُخَالِفُ مَنْ هَبَرَ لَمْ يَلَمْهُ أَوْ تَجِدَ فَيَلْسَنًا
 اوقات ایسی حدیث معلوم ہو جاتی ہے کہ اس کی امام کے نزدیک مخالف ہو جائے تو فیس
 قَوْلًا يُخَالِفُ مَنْ هَبَرَ فَيَعْتَقِدُ الْأَفْضَلِيَّةَ فِي ذَلِكَ الْمَسْئَلَةِ
 وہی لحادی کا اس قدر سبب کی خلاف ہو جاتی ہے کہ اس مسئلہ میں اس کی افضلیت کا منقہ ہو جاتا
 لَغَيْرِهِ وَذَهَبَ أَكْثَرُونَ إِلَى جَوَازِهِ مِنْهُ الْأَمْرُ وَأَمَّا
 ہے اور اکثر علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں اس میں سے امدی ہے اور ابن
 الْحَاجِبُ وَابْنُ الْقَيِّمِ وَالتَّوَوُّيُّ وَتَبَاعُهُ كَرِهُوا حُجَّةَ التَّمْلِيقِ
 الحاجب احمد ابن ابیہام اور توی اور اس کی اتباع میں ابن حجر اور ربیع
 جَمَاعَةٌ مِنَ الْخَنَابِلَةِ وَالْمَالِكِيَّةِ مِنْ قِبَضِ ذُرِّيَّةِ أَهْلِ
 اور شیلیون میں کا اور مالکیون میں کا ایک ایک گروہ اتنی کہ اگلے ناموں کے ذکر سے
 إِلَى التَّطَوُّلِ وَهُوَ الَّذِي انْعَقَدَ عَلَيْهِ الْإِتِّفَاقُ مِنْ مُقْتَرِ
 تطویل ہوئے ہیں اور یہ وہ مسئلہ ہے جس پر حارون مندسہ متفق ہیں
 الْمَذْهَبُ الْأَرْبَعَةُ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ وَاسْتَحْرَجُوا مِنْ كَلَامِهِ وَأَوَّلَهُ
 اتفاق منقہ ہو چکا ہے اور اس کو اوائل کے کلام میں سے اخراج کیا ہے

وَكَمْ سَأَلَ مُسْتَقْلَةً فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِلَّا أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا

اور اس مسئلہ میں اپنے مستقل رسالے میں اتنا ہے کہ جو اڑے

فِي شَرْطِ جَوَازِهِ فَهَمْ مِنْ قَالِ لَا يَرُوحُ فِيهَا قَلْدٌ اتَّفَقَ أَتَسْوَكُ

شرط میں اختلاف کیا ہی سوا انہوں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ بالجماع اپنی تقلید سے رو نہ کرے

ابْنُ الْهَمَامِ فَقَالَ أَيْ عَمَلٍ بِهِ اخْتَلَفَ الشَّرَاحُ فِي مَعْنَى هَذِهِ

اسکو ابن ہمام نے فقیر کیا ہی پر یہ کہتا ہے یعنی اس عمل کوئی اور نہ رحون عمل بہ کے معنیوں میں اختلاف

الْكَلِمَةُ فَقِيلَ فِيهَا عَمَلٌ بِهِ يَخْصُوصُهُ بِأَن يُقْضَى تِلْكَ الصَّلَاةُ

کیا جو سو کوئی کہتا ہو یا مخصوص اس سے مسئلہ میں عمل کرے اسطور کہ اوس نماز

الْوَاقِعَةِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ مَثَلًا وَهُوَ الصَّحِيحُ الَّذِي يَجِبُ

مجہب کو مثلاً جب تک کہ مذہب پر قننا کرے اور یہ ہی امر ایسا صحیح ہے کہ تحقیق کی

غَيْرُهُ عِنْدَ التَّحْقِيقِ وَقِيلَ لِمَ جُنِسَهُ وَرَدَّ بِأَنَّهُ لَيْسَ اتَّفَاقًا

قوت کو اور ظاہر نہیں ہوتا اور کوئی کہتا ہی اور یہی مسائل میں امر کرے اور یہ رو کیا ہی کہ یہ جماعی امر نہیں ہے

بَلْ أَكْثَرُ مَا رَوَى عَنِ السَّكْفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ

بلکہ سلف سے اکثر روایات یہ ہیں کہ وہ مذہب خلاف ہی پر عمل کرتا ہے جہاں کہ

كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَنْقُطُ الْخُصُّ فَقِيلَ يَعْزُ

وہ عمل کر رہے ہیں اور انہیں ہی بعضے نے مجہبین رضوتوں کو نہ جن لمیوی کوئی کہتا ہو رضعتی

مَّا كَلَّ عَلَيْهِ وَرَدَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بیشے ہیں یعنی جو اس پر آسان ہو اور یہ اسطور رو کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كَانَ إِذَا خَيْرَ اخْتَارَهُ هَوْنُ الْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ إِثْمًا وَقِيلَ

جب اختیار ملتا تھا تو درشتی میں ہی آسان کو اختیار کرتے ہی جبکہ وہ آسان نہ نہ ہو اور کوئی

مَا لَا يَهْوِيهِ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّوَرَةُ قَامَ بِخِلَافِهِ مَثَلُ

یہ کہتا ہو کہ دلیل اس کے تقویت کرنے ہو بلکہ صحیح صریح دلیل اس کی خلاف ہر قائم ہو جیسی

الْمُتْعَةُ وَالصَّرْفُ هَذَا وَجْهٌ وَجْهٌ وَجْهٌ فِي كِتَابِ التَّحْلِيلِ

متعة النساء اور بیع صرف اور یہ بھی وجہ ہے میں نے کتاب التخصیص کے کتاب النکاح

خُزْرِي أَخَذَ الرَّافِعُ لِحَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِي فِي كِتَابِ

میں یا اسے یہاں لے گئے حافظ ابن حجر عسقلانی کے احادیث کی شرح کی ہے

النَّكَاحِ مِنْهُ نَقْلًا عَنِ الْحَاكِمِ فِي كِتَابِ عُلُومِ الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِ

حاکم سے کتاب علوم الحدیث میں نقل کر کے کہ ابی اسناد

إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ يُجْتَنَبُ أَوْ يَتْرَكُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحَنَابِلِ

اوزاعی کی طرف سے کہا ہے اہل حجاز کے بارے میں قول سے اجتنب یا ترک کر دینا

خَمْسٌ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسٌ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحَنَابِلِ

سہارون اور اہل عراق کے بارے میں قول سے اجتنب یا ترک کر دینا

الْمَلَاحِظُ وَالْمُتْعَةُ وَاشْتِاقُ الْمَسَاءِ فِي أَذْيَارِ هَرَمٍ وَالصَّرْفُ

کاہنہ اور متعہ اور عورتوں کے بوسہ سے جماع کرنا اور بیع صرف

وَالْمُعَرَّيْنِ الصَّلَاتَيْنِ يُعْلَمُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ شَرْحُ

اور بلا غدر دو نمازوں کو جمع کر دینا اور اہل عراق کے یہ قول ہیں جس سے

النَّيْنِ وَتَأْخِيرُ الْعَصْرِ حَتَّى يَكُونَ ظُلُّ الشَّيْءِ أَرْبَعَةَ أَهْجَالٍ

کاہنہ اور عصر کے اچھے تاخیر کر کے کا سایہ چوکن موٹا ہوا

وَلَا جُمُعَةٌ إِلَّا فِي سَبْعَةِ أَهْجَالٍ وَالْفَرَأَمِينَ الرَّحْفُ الْأَكْلُ بَعْدَ

اور سواری سات سحران کے جمعہ نہ ہوتا اور ٹرائی میں سے بھال جانے اور رمضان میں

الْجَعْرِ فِي رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ حَجْرٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

بخاری کے بعد کہنا ہے ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق معمر سے

مَعْمَرُ بْنُ زَيْدٍ رَجُلًا أَحَدٌ يَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فِي اسْتِمْعَالِ الْغَنَاءِ

روایت کرتا ہے ابی الرکوی شخص غنا کے سنتے ہیں اور عورتوں کی ادب میں

وَأَيُّهَا النِّسَاءُ فِي دُبَارِهِنَّ وَيَقُولُ أَهْلُكُمْ فِي الْمُنْعَةِ وَ

اہل دنیا کے قول اللہ متعہ میں اور بیع صرف میں

الصَّوْفِي يَقُولُ أَهْلُ الْكُفُوفَةِ فِي الْمُسْكِرِ كَانَ شَرَّ عِبَادِ اللَّهِ

ہل مکہ کا قول اور شیحی میں اہل کفر کا قول مخر کر کے تودہ اوٹھنے کی بندن بنیں نہ بد ہی اور انہیں سے بعضے

لَا يُلْقِيهِمُ اللَّهُ فِي حَيْثُ يَدْرِكُ حَقِيقَةُ مُتَلَوِّعَةٍ عِنْدَ إِمَامٍ

حضرت کی یہ بحث کہہ کر ان کے اختلافات و تفرقات کی اس طور پر دھندلانا شروع کیا کہ جو ایک محال حقیقت مرکب میں حاوی

فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ تَكُونُونَ خُفَّاءَ حَقِيقَةً تَمْلِكُنِي مُسْئِلَةً وَاحِدَةً

لای کتشیای مجنونہ سے ایک مسکینہ بچہ بخت

شَهِدَ لَهُ عَلَى كَفِّهِ حَزْمُهُ الْأَمْرُ وَالْإِسْلَامُ

جسٹس ایڈووکیٹ ایسوسی ایشن

مستلزم. كما إذا ظف الشك بذكر الشافعي واصله

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو بھلا دیا ہے۔

سکون نہیں ہے امام اعلیٰ کے درمیان کی موافق تریاں ہیں اور امام

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَقَائِدٌ فِي عَيْنِ النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ يَهْدِيهِ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

۱۰۰

مقصود من هذا الفيدان لا يخرج ججج ما احلة من

اس فیہ کی مقصود یہی کہہ چکا ہے جو اس نے جی سے شفق علیہ میں سے

الایقافى هو حاصل فی مسئلتین ایضا وان کا المقصود

نکل جاوی تریہ بات دوستوں میں ہی مجبور ہو اور اگر یہ مقصود ہو کہ

ان لا يخرج هذه المسئلة وحدها من الاجماع فيلحقه

یہ اکملہ مسئلہ جماع میں سے نہ نکل جاوے تو اس میں

شرائط کو رقم مذہباً للاختیار حقیقہ مساع کہ پائی و منہم من

قَالَ لَا يَكُونُ الْمَذْهَبُ الَّذِي تَنْهَى عَنْهُ مَا يَنْقُضُ قَضَاءَ الْقَضَا

یہ کہتی ہیں وہ مذہب جس طرح جو کہتا ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں قضا کا منہ کی لقمہ آتا ہو

وَهَذَا وَجْهٌ وَلَا خَيْرَ أَرْمَنَهُمْ خَصْلٌ إِذَا قُلْتُ مَذْهَبًا

اور یہ بہت قوی ہے اور اس سے استرا از جب ہی ہوتا ہے کہ ان ہارون منا ہیں

لِلْمَذْهَبِ الْبَعْدُ الْمَقْبُولُ كَوْنُ الْمَشْهُورَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ يُنْشَرَحُ

مقبولہ مشہورہ میں سے کسی مذہب کی تقلید کے اور ان میں سے بعضی کہتے ہیں کہ یہ کامل اور سن سلا میں

صَدَّكَ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ بِمَا قُلْتَ فِيهِ غَيْرَ مَا مَرَّ وَلَا يَتَصَوَّرُ

اپنا نام سے علاوہ کی تقلید نہ ہو جس میں جاری اور یہ حال

إِلَّا فِي الْمَشْهُورَةِ إِذَا اتَّبَعَ الْأَكْثَرُ الْقَوْلَ الْمَشْهُورَ فِي وَجْهِ

مشہورہ میں ہو سکتا ہے اور کہی کہتا ہے جس حدت میں کہ اکثر کا قول مشہور کا انہوں کا یہ حق

مِنْ مَذْهَبِهِ لَمْ يَحْسُنْ وَإِذَا كَانَ بِالْعَكْسِ فَهِيَ هَذِهِ اخْلَاصُ

اس کا مخرج اپنا نام کے مذہب ہی حسن ہے اور اگر اس کا عکس تو یہی آئے رائل کا خلاصہ

وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ نَبِيٌّ وَكَحْيُورٌ وَأَنَا اخْتَارَ فِي الْجَوَازِ شَرْطَانِ

نبی اور کھدی کے ساتھ یہ بھی اور میں جواز میں یہ شرط اختیار کر رہا ہوں

لَا يَنْقُضُ قَضَاءَ عَاقِبَتِي أَسْوَأُ كَانَ النِّقْضُ لَا جَمَاعَةً غَنِيَّةً

کہ قضا کا منہ کی لقمہ ہو جائی برابر ہے کہ نقض ایسے دو معنوں کے اجماعی ہوتی

كُلٌّ وَاحِدٌ مِمَّا عَمِيَ كَالزَّكَاجِرِ غَيْرُ شَرِّهِمْ وَجَمْعُهُمْ عَيْنٌ وَلَا

کہ وہ دونوں میں سے ایک کا حدیث ان کے اجماع علی ہون کے اور بدوئی

أَعْلَانِ أَوْ غَيْرِهِ فِي الْأَخْبَارِ شَرْطُ الشَّرَاحِ الصَّحِيحِ الرَّغْبِي

اعلان کے یا اور وجہ سے اور اختیار میں مشہور شیخ غلط کی سبب ان معنوں کے یہ جو

فِي الدَّلِيلِ أَوْ كَثْرَةُ مَنْ عَمِلَ بِهِ السَّلَفُ أَوْ كَوْنُهُ أَحْظَ أَوْ كَوْنُهُ

دلیل میں یہ یا سلف میں سے کثرت کرنے یا وہ سلف میں یا وہ اصحاب میں یا وہ ائمہ میں کسی ایسی دوسرا سے علی

تَقْصِيًّا مِنْ مَضْنُونٍ يَكُونُ لَهُ الطَّاعَةُ مَعَهُ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ اس کو شوری کے ساتھ اسی اطاعت میں ہو اس لیے کہ حضرت علیؓ نے اس کے ساتھ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرْتُمْ بِمَا أَمَرْتُمْ بِمَا اسْتَطَعْتُمْ وَنَحْوُ

فرمودہ ہی جب میں تم کو کچھ امر کروں سو اس میں سے جتنا ہو سکے سو کرو اور

ذَلِكَ مِنَ الْمَعَانِي الْمَعْتَدَةِ فِي الشَّرْعِ لَا مَجْرَدَ الْحَوَائِیِّ طَلِبُ الدُّنْيَا

الہی ہی اور شرعی کے متعلق معانی وہ جو شرعی خاطر میں ہیں اور دنیوی طلب ہی نہیں

وَالْحَوَائِیُّ طَلِبُ الدُّنْيَا أَنْ يَجْعَلَ بِهِ حَقَّ غَيْرِهِ يَفْقِضُ الْقَاضِي بِلَا حَقِّ

اور وہ جو دنیا کے لیے بہت شوق رکھتا ہو اس سے حق کا حق متعلق ہو کر اپنے غرض کے خلاف

مَنْ ذَاكَ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي كَشْفِ الثَّقَلَيْنِ وَإِذَا قُلْتُ فَقِيمَهَا

نہی کہ دوسے خزانہ الروایات میں کشف الثقلین میں سے ہی اور اگر مسئلہ میں کسی فقہی کی تقلید کی

فِي شَيْءٍ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُ إِلَى فَقِيهِهِ آخِرُ الْمَسْئَلَةِ

تو کیا مسکوحائز ہے کہ اسی اور فقہی کی طرف رجوع کرے یہہ مسئلہ

عَلَى وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنْ لَا يَكُونَ التَّزَمُّنُ هَبًا مَعِينًا لِمَنْ

دوسرے پہ بھی ایک تو یہ کہ ایسا نہیں کرنا ہے ایک معین رہنے میں لازم کر لیا ہو جیسے

الْحَقِيقَةُ وَالشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَالثَّانِي التَّزَمُّنُ فَقَالَ إِنْ

ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ میں

مُلْتَزِمٌ مُتَّبِعٌ فَقَالَ لَوْ جِدَّ الْأَوَّلُ قَالَ ابْنُ الْحَاجِبِ لَا يَرْجِعُ بَعْدَ

لازم کرنے والا مستحب ہو ان پس پہلے صورت میں ابن الحاجب کہتا ہے کہ تقلید کے بعد

تَقْلِيدٌ فِيهِ أَقْلَدُ اتِّفَاقًا وَفِي حُكْمِهِ آخِرُ الْحُكْمِ الْجَوَازُ لِقَوْلِهِ بَعْدَ

جیسے کہ میں نے فقہی کے کلام میں بالاتفاق رجوع نہ کرے اور دوسرے مسئلہ میں جواز ہی اختیار ہی بدیل اس کے

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ قَالَ لِقَوْلِهِ يَجُوزُ

پوچھ لو یاد رکھنی والوں سے اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجوب کا قائل ہونا

الْجَوْعَ إِلَى مَنْ قُلْتُ أَوَّلًا فِي مُسْئَلَةِ رُكْنِ تَقْوِيدِ النَّحْوِ هُوَ

اور تقوید کیلئے جبکہ پہلے ایک مسئلہ میں قتل ہو چکا ہے نفس کا مقید کر دینا ہوا ہے اور نفس کا مقید کرنا

مَجْرُی مَجْرَی لَسْتُمْ عَلَی مَا تَقَرَّرَ فِی الْأَصُولِ وَیَقُولُ صَلَّى اللَّهُ

یہ امر عام شہام نسخہ کے ہے چنانچہ اصول میں بھی حکم ہے اور بدلیل

عَلَيْهِ وَاللَّهُ سَلَّمَ أَصْحَابُنِي كَالنَّحْوِ بِأَيِّهِمْ أَقْدَائِيْمُ أَهْتَدَيْتُمْ

اس حدیث کے میری اصحاب تارون کے مانند ہیں جبکہ اقتدار کر کے بدلیت پاؤ گے

وَأَنَّ الْعَوَامَّ فِي السَّكْفِ كَالْوَكَيْسْتَفْتُونَ الْفَقَهَاءَ مِنْ غَيْرِ

اور سلف کی زمانہ میں عوام لوگ فقہا سے

رَجَوْعَ إِلَى مُعَيَّنٍ مِنْ غَيْرِ انْكَارِ كُلِّ كَحْلٍ الْأَجْمَاعَ عَلَى الْجَوَافِ

کسی معین کی طرف فتویٰ دینے سے کہ اگر امت میں نہیں تھا پس اجماع کا کحل جو از پر ہو گیا

كَذَلِكَ فِي شَرْحِ ابْنِ الْحَاجِبِ وَأَمَّا الْجَوَابُ فِي الْوَجْهِ الثَّانِي وَهُوَ

یہاں ابن حاجب کی شرح میں ہے اور درجہ اس حدیث کے درجہ

مَلَاذُ الْتَزَمَ مَذْهَبُ الْمُعْتَبَرِ كَالْحَنِيفِيَّةِ وَالشَّافِعِي فَقَدْ أَشَارَ

یہی کہ کسی مذہب میں کو جیسے حنفی اور شافعی لازم کرے

ابْنُ الْحَاجِبِ فِي الْأَخْتِلَافِ ذَلِكَ مِنْ اخْتِلَافِ مَنْ هَبَهُ وَ

ابن حاجب نے اس وجہ میں اختلاف کیلئے متعجب اختلاف اپنے مذہب کے

أَشَارَ أَنَّهُ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْوَامٍ

اشارہ کیا ہے اور یہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں مختلف تین قول ہیں

فَقِيلَ لَا مَجْزِي مَطْلَقًا وَقِيلَ بَجَوَ مَطْلَقًا وَالْقَوْلُ الثَّالِثُ

پس کہی کہتا ہے مطلقاً جائز نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ

أَنَّ الْحُكْمَ فِي هَذَا الْوَجْهِ وَالْوَجْهِ الْأَوَّلِ سَوَاءٌ قُلْتُ الْجَوَافِ أَنْ يَجْزِي

اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کا یکساں ہے سو اس مذہب سے رجوع کرنا

عَنْهُ بَعْدَ تَقْلِيدِهِ فَمَا قُلْنَا أَيْ عَمَلٍ بِهِ وَنَحْنُ رُفِئُ غَيْرِهِ وَفِي عَمَلٍ

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کر چکا ہے اس پر عمل کر لیا ہے جائز نہیں ہے اور اگر مسلمین میں سے کوئی

الْأَحْكَامُ مِنَ الْقِتَاوَى الصَّوْمِيَّةِ سَمِعَ عَنْ قَوْمٍ عُدِلَ الْفَطْرَ أَنْزَلَ

قادی صوفیہ میں سے محدثہ احکام میں سے کوئی حدیث الفطر کے حال سے پہنچا کہ ہم نے

بَعْضُ النَّاسِ طَوَّعُونَ فِي الْجَمَاعَةِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَتَمْنَعُهُمْ عَنْ

اگر کوئی شخص کہیں کہ وہ جامعہ مسجد میں نعال کے وقت ظہر میں بیٹھیں سو ہم

ذَلِكَ وَنَحْنُ نَهْمُ عَنْ رُؤْيِ النَّاسِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَقْلُودَةِ

انکو اس سے منع کرتے ہیں اور انکو سناتے ہیں کہ ان وقت میں نماز کی ممانعت ای ہے

قَالَ أَمَا الْمَنَعُ فَلَا كَيْلَ بِدَخْلٍ تَحْتَ قَبْلَةٍ نَعَا أَرَأَيْتَ الَّذِي

سواء دیا ممانعت نہیں چاہی تاکہ اس آیت کی مفسرین میں نہ تضاد ہو تو نہ دیکھا وہ جو

يَأْتِي حَبْدًا إِذَا صَلَّيَ وَلَا يَفْقَهُنَّ وَقْتَ الزَّوَالِ بَلْ مَحْسَبَى أَنْ

منع کرتا ہے ایک جبار کو جو نماز پڑھتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا ہے کہ زوال ہی کا وقت ہی شاید

تَكُونَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ وَلَكِنْ كَانَ وَقْتُهٖ فَقَدْ رُؤِيَ عَنْ أَبِي بَرٍّ

ہوئے جو یا تو ہی ہو اگر فرض زوال ہی کا وقت ہو تو بدست رحمہمیں روایت ہے

لَا كَرِهَ ذَلِكَ التَّطَوُّعَ عِنْدَ الزَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالشَّاهِدَ فَعَلَهُ

کہ یہ ظہر میں زوال کی وقت جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہیں اور امامت ہے

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ الْأَيَّامِ فَلَكُنْ اعْتَاضْتَ عَلَى هَذِهِ الْمَضَلَّةِ

اگر کسی دن ہی مکروہ نہیں کہتے پس اگر قرآن میں صلی ہو اعتدال میں کرنا

فَعَسَى أَنْ يَجْعَلَ أَنْ تَقْلُدَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ مَنْ يَرَى جَوَازَ

تو شاید کہ چھوڑے جو اب دیدی کہ میں اس مسئلہ میں ایسی مقلد ہوں جو اس کے جائز مانتا ہے

ذَلِكَ أَوْ تَحْتَجُّ بِحُجَّتِكَ بِمَا أَحْجَجَ بِهِ مِنْ لَحْظِ ذَلِكَ فَلَيْسَ لَكَ

باجھیر وہی اسعد لان کری جماعت میں کہ اس مسئلہ کے لئے دلیلی نہیں ہے سو چھوڑو نہیں چاہی

اِنْ شَكَرْتُمْ عَلَيَّ مِنْ قُلْدٍ مُجْتَمِعًا اَوْ اَجْرًا لِيْلًا اَوْ فِيهَا الصَّامِنَ

کہ ایسی ہر جو کسی محبت کی تقلید یا کسی ولیل سے محبت کری اور اس کا کرے اور یہ بھی ایسی میں

الْبَيْتِ الْمُنِيرِ وَرَبِّمَا قَدْ هَذَا الْمَصْدَقُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَى مَنْ قَعَلَ

تجنیس اور مزایہ سی ہے اور کہی یہ مکتبہ اوسکی تظہیر کرتا ہے سوا سیر کیا اعتراض جو فعل اجتماعی

فَعَلَا جُحُودًا أَوْ تَقَلَّدَ جُحُودًا وَفِي الظُّهَيْرِ سِتَّةٌ مِنْ مَعَالِ الْوُجُودِ

عمل میں لادی یا کسی مجتہد کی تقلید کو سے اور ظہیرہ میں ہے اور جو شخص فضل مجتہد فیہ یہ عمل کرے

فِيهِ أَوْ قَدْ جُتِّهَتْ أَيْ فَعَلَ جُتِّهَتْ فِيهِ فَلَا عَارَ وَلَا شَاعَةَ

افضل مجتہد فقہین مجتہدین اعظمیہ کرامہ سے
نوا اور سہرہ توں کچھ شک ہی اذرنہ تہ تہ

وَلَا تَكَارِ عَلَيْهِ فِي الْمَنَاجِرِ لِلْبَيْضَاءِ كَوْنُ أَيْ الزَّوْجِ

اور نہ کوئی اعتراض اور نہ ضادی کے منہاج میں ہی اور نہ ہی

لَفْظُ كِنَايَةٍ وَرَأَتْهُ أُمُّهُ، تَحْرِيصًا عَلَى الطَّلَبِ فِيهَا الْإِثْمُ

ایک غلط کرکٹ یہ سمجھا اور عورت کی اس تصویر کو سمجھا کہ ہر زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عورت کو حق امتناع

فَالْيَوْمَ جَاءَ الْغَايِبُهَا فَأَيَّدَ اسْتَشْكَرَ رَجُلٌ شَاعِرِي

پھر وہ مزاد کے سامنے پیش کریں فی کمرہ؟

الاختلاف بين عياري ابداءى فاجلته انكحل الاختلاف

الوارث کے مختلف عبارتوں پر مبنی اس کی تفسیر میں اس کے لیے جو باتیں وہ اخلاف میں جمع ہو جاتی ہیں

فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ مِنْ كِتَابِ الْأَنْوَاعِ مَا حَاصِلُهُ إِذَا دُوِّنَتْ هَذِهِ

انوار میں کسی کتاب کا لفظ نہیں ہے اس سے عبارت ہی جہانِ صمد ہے۔

الْمَذْهَبُ جَاءَ الْمُقْلِدَ أَنْ يُنْقَلَ مِنْ مَذْهَبٍ مُجْتَمِعٍ إِلَى مَذْهَبٍ

دعایاں اور ان میں مندرجہ ہو گئی تو مقلدہ جان بڑی کیا کہ یہ تمہارے فریب سے منتقل ہو کر دوسرے فریب پر چلے جائیں

أَخْرَجَكَ الْوَقْدُ مَجْثُودًا فِي بَعْضِ مُسَائِلٍ وَأَخْرَفِي الْبَعْضَ

اور ایسی ہی اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کرے در بعض اور مسائل میں دوسرے مجتہد کی

الْأَخْصَىٰ كَوَافَرٍ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ لَا هُوَ كَالْخَفِيِّ إِذَا أَقْصَدَ

یہاں تک کہ اگر ہر ایک مذہب میں سے سہل سہل اختیار کرے جسے چاہے جب قصد کہلواتی

وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِالشَّافِعِيِّ لِئَلَّا يَتَوَضَّأَ أَوْ الشَّافِعِيَّ مَسَّنَ فَوْجًا

اور یہ چاہے کہ نہ خفی مذہب لے لے تاکہ وضو نہ کرے یا شافعی اپنی ستر مٹا، کہ

أَوْ أَمْرًا وَارَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِالْخَفِيِّ لئَلَّا يَتَوَضَّأَ وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنْ

یا عورت کو چھوئی اور یہ چاہے کہ خفی مذہب لے لے تاکہ وضو نہ کرے

الْمُسْتَلِجَازَ هَذَا حَاصِلُ كَلَامِهِ صَاحِبُ الْفَوَائِدِ فِي كِتَابِ الْقَضَا

اور اس کے بعد اس کے بعد خلاصہ انوار کے مصنف کی کلام کا کتاب القضا میں ہے

وَقَالَ فِي بَابِ لَا حِسَابَ لِرَأْيِ الشَّافِعِيِّ شَافِعِيًّا يَشْرَبُ

اور یہ باب ال حساب میں کہتا ہے اگر کوئی شافعی کہے کہ شافعی کو دیکھ کر ہنسنے پیتا ہے

الْيَتَذَكَّرُ أَوْ يَتَكَبَّرُ وَلَا يَلِي وَيَطْهَرُ فَالْأَنْ سُبْحَانَكَ لَا يَكُنْ عَلَىٰ كُلِّ

یا تعبیر دلی کے نکاح کر کے جلی کرے تاکہ چھوے کہ احترام کرے کیونکہ ہر

مَقْلَبٍ اتِّبَاعُ مَقْلَبِهِ وَيُعْطَىٰ بِالْمُخَالَفَةِ وَكَوَرَأْيِ الشَّافِعِيِّ لَخَفِيِّ

مقلد کا پیچھے سے ملنے کا اتنا عالمانہ ہے اور مخالف سے گھر کا مروتا ہو اور اگر شافعی نے خفی کو دیکھا

يَأْكُلُ الضُّبَّاءَ وَمُتْرُونَ الشَّمِيَّةِ عَمَدٌ فَكُلْهُ أَنَّ لِقَوْلِ إِمَامَا

کہ سو سار کو باغیہ بوجھ متروک الشمیۃ عمدہ کو کھانا ہے تو سکو لازم ہے کہ کھادی

أَنْ تَعْتَقِدَ أَنَّ الشَّافِعِيَّ أَوَّلِيَّ بِالْإِتِّبَاعِ وَإِمَانٍ تَتْرُكُ هَذَا

یہ اعتقاد کر کے کہ شافعی کے متابعیت او سے ہے یا یہ کہ نہ مانجھو دے

كَلَامُهُ مِنْهُ لَا حِسَابَ بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ اخْتِلَافٌ أَقُولُ وَحَلُّ

مصنف کا یہ جملہ حساب میں ہے اور ان دونوں میں اختلاف جو میں کہتا ہوں اور میں نے

الْأَخْتِلَافُ عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ يُعْطَىٰ بِالْمُخَالَفَةِ

عند میں اس اختلاف کا فرقہ و رائے خوب جانتا ہے ہوں کہ سوال کا معنی لفظ کہ یہ معنی میں

أَنَّهُ يَعْصِي بِأَمْرٍ خَالِفٍ إِذَا عَزَمَ عَلَيْهِ تَقْلِيدٌ فِي جَمِيعِ الْمَسْأَلِ

کہ وہ مخالفت سے جب کہنگا رہو تواسے کہ اس کے تقلید کا عزم تمام مسائل میں کرتے

أَوْ فِي هَذَا الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَيْهِ الْخَالِفَ فَهَذَا مُعْصِيَةٌ

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کرے کچھ مخالفت کرنے کے لیے تو یہ تو بلا شک محصیت ہے

بِلَا شَكٍّ وَأَمَّا إِذَا قَامَ فِي هَذَا الْمَسْئَلَةِ غَيْرُهُ فَذَلِكَ الْغَيْرُ

اور یہی وجہ سے کہ اس مسئلہ میں رد کا مقلد ہو

هُوَ مُقْلِدٌ وَكَوْنُ خَالِفٍ أَوْ نَقُولُ الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَّةُ مُبْنِيَّةٌ

ہو اس کا متبع ہو اور اس کے مخالفت نہیں ہے یا یہ ہو کہ جس مسئلہ میں کہ یہ مسئلہ ہے الی

عَلَى قَوْلِ الْغَزَالِيِّ وَتَرْجُمَهُ وَأَوَّلُ عَلَى قَوْلِ الْجُمْهُورِ فَافْتِ

امام غزالی کے ائمہ کے بارے میں قرآن پر مبنی ہے اور یہاں مسئلہ جو کہ قول پر مبنی ہے

فَإِنْ حَلَّ هَذَا لَا خِلَافَ فَكُلُّ صَعْبٍ عَلَى بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر

مَسْئَلَةٌ أَعْلَمَ أَنَّ تَقْلِيدَ الْمُجْتَهِدِ عَلَى وَجْهَيْنِ وَاجِبٌ

مسئلہ سمجھئے کہ مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب

وَحَرَامٌ فَاحَدُهُمَا أَنْ يَكُونَ مِنْ أَتْبَاعِ الرِّوَايَةِ دَلَالَةُ تَفْصِيلِهِ

حرام یا حلال کیونکہ یہ کہ باعقل دلائل کے روایت کا اتباع ہو اس کے تفصیل سے

أَنَّ الْكَاهِلَ بِالْكِتَابِ السَّنَةِ لَا يَسْتَطِيعُ بِنَفْسِهِ التَّنْعِ وَ

کہ کچھ شخص کتاب اور سنہ کو نہیں جانتا

لَا أَسْتَبِاطَ فَكَانَ وَظِيفَتُهُ أَنْ يَسْأَلَ فَقَبِيحًا مَا كَانَ يُرِيدُ

استنباط فی استطاعت نہیں کہتا سبیل اور کیا یہی وظیفہ ہے کہ فقہ سے پوچھ کر جواب دے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَمِعَ فِي مَسْئَلَةٍ كَذَلِكَ أَوْ إِذَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقلی فلا فلا میں کہ جس طرح یہاں ہے

أَخْبَرْتُهُ سَوَاءٌ كَانَ مَخُودٌ أَمْ مِنْ مَرْيَمَ لَنْفَسٍ مَسْبُوطَةٍ

بنیادی روایت کا اجماع کری برابر ہے کہ حضرت نفیس سے لیا ہو یا کسی استنباط کیا ہو

أَوْ قَيْسًا عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَى الرَّوَايَةِ عَنْهُ

یا منصور پر قیاس کیا ہو یا سب مورخین حضرت صلح کی روایت کی طرف

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ ذَلَاكَ وَهَذَا قَدْ اتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ

مجموع کرتے ہیں اگرچہ دو حالت ہوا کے صحت پر تو تمام

عَلَى صِحَّتِهِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلِ الْأُمَمُ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلَى

امت کا ہر طبقہ میں اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتوں اپنے اپنے مشرک میں

مِنْهُمْ فَوُضِعَ أَمْرُهُ هَذَا التَّقْلِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلُهُ

ایسی صورت پر مشفق ہیں اور اس تقلید کا نشان یہ ہے کہ اس کا عمل

يَقُولُ الْمُجْتَهِدُ كَمَا مَشْرُوطٌ بِكَوْنِهِ مُوَافِقًا لِلْسَّنَةِ فَلَا يَرَأَى

مجتہد کے قول پر مثال مشرک کی ہے کہ سنت کی موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُتَخَصِّصًا عَنِ السَّنَةِ بِقَدْرِ الْأَمْكَانِ فَمَتَى ظَهَرَ حَدِيثُ الْإِسْنَةِ

سنت کی تلاش میں ہے یہاں یہی حدیث المجاہد کی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلُهُ هَذَا أَخَذَ بِأَلْحَدِيثِ وَالْيَمِينِ كَلَامُهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ

تو حدیث پر عمل کر کے اور ائمہ نے یہی اسٹار دیا ہے امام شافعی نے کہتے ہیں

إِذَا أَحْبَبَ الْحَدِيثَ فَهُوَ مُتَذَكِّرٌ وَإِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامَهُ يُخَالَفُ

جب حدیث محبت ہو جاوے تو سب راہ مذہب وہاں ہے اور جب یہ کہی کہ کلام کو دیکھو

الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِأَلْحَدِيثِ وَخُذُوا بِكَلَامِهِ كَمَا ظَنَنْتُمْ وَقَالَ

کہ حدیث کی شان ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دو بار یہ شک دو اور امام مالک کا قول ہے جو ہے

كَمَا مِنْ حَدِيثٍ لَا مَخُودَ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولُ

سو اپنی کلام سے ماخوذ ہو گا اور اس پر اس کا کلام رد کیا جاوے گا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَنْبَغِي

سزا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ جو شخص

مَنْ يُخْرِفُ دَلِيلِي أَنْ يُفْتِيَ بِكَلَامِي وَقَالَ أَحْمَدُ لَا تُقْلِدُنِي

میری دلیل سے دانٹ کر کہ میں نے جو کلام کہا ہے اس کا فتویٰ نہ دے اور امام احمد رحمہ اللہ کہ میں نے جو کلام کہا ہے

وَلَا تُقْلِدَنَّ مَا لِكَا وَلَا غَيْرَهُ وَخِذَا لِحُكَاةٍ مِنْ حَيْثُ أَخَذَ

اور نہ مالک کہ تقلید کرنا اور نہ دوسری اور احکام دین سے جہاں سے انہوں نے لیا ہے

مَنْ ارْتَابَ الشَّيْءَ الْوَجْهَ الثَّانِي أَنْ يُظَنَّ بِفَقِيهِ أَنَّهُ بَلَغَ

کتاب اور سنت یا اور کسی دوسری قسم پر کسی کے فقیر کا یہ کہان کرے کہ یہ

الْغَايَةُ أَنْ صَوَّفَ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَخْطِئَ فَمَهْمَا بَلَغَهُ حَدِيثٌ

غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہیں کہ بھڑکے کہ جسے اس سے مقلد کو صحیح

صَحِيحٌ صَرِيحٌ خَالَفَ مَقَالَتَهُ لَمْ يَذْكُرْهُ أَوْ ظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ

میرزا ابی حنیفہ علیہ السلام کے قول کے خلاف جو قول کہ میرزا نے یا یہ خیال کری جب میں اس کا مقلد ہو گیا

كَفَهُ اللَّهُ بِمَقَالَتِهِ وَكَانَ كَالسَّفِيدِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ فَإِنْ بَلَغَهُ

قرآن سے شیخ میں احادیث صحیحہ کی طرف سے اور یہ مقلد یا ان سے بیوقوف سمجھو المقدس ہر اگر اس کو

حَدَّثَ وَاسْتَقْبَلَ بِحُجَّتِهِ لَمْ يَقْبَلْ لَكُنْ ذِمَّتُهُ مَشْغُولَةٌ

حدیث بخلائی اور صحبت کا تقبیل پہنچ کرے تو یہ ناسخ کہہ کر اس کا ذمہ

بِالتَّقْلِيدِ فَهَذَا اعْتِقَادُ فَاسِدٌ وَقَوْلُ كَاسِدٍ لَيْسَ لَهُ شَاهِدٌ

تقلید سے یہاں سے اس پر عقیدہ فاسد ہے اور کہہ دینا اس کا کوئی شاہد نہیں ہے

مَنْ الثَّقَلُ وَالْعَقْلُ لِمَا كَانَ أَحَدُ مَنِ الْقُرُونِ السَّابِقَةِ

بے عقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا

يَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَدْ كَذِبَ فِي ظَنِّهِ مَنْ لَيْسَ بِمَعْصُومٍ مَنِ

کہ بے خبر و راہنہ گانہ ذہب میں خلافت سے غیر معصوم کو

اَلْخَطَا مَعْصُوْمًا حَقِيْقَةً اَوْ مَعْصُوْمًا فِي حَقِّ الْعَمَلِ يَقُوْلُهُ وَ

حقیقہ معصوم یا وہی کہ قیل ہے عین معصوم نہیں لایا ہے اور اسے

ظنہ اَنْ اللّٰہَ نَعَا کَلْفَہُ یَقُوْلُهُ وَاَنْ ذِمَّتْہُ مَشْغُوْلَہُ تَقْلِبُ

کہ ان میں سے ہے کہ اللہ کا حکم اسے کا قیل ہے اور اس کا ذمہ اسی تعلیم میں لگا ہوا ہے

وَفِي مُتَرْتِلَہُ نَزَلَ قَوْلُهُ نَعَا وَاَنَا عَلَیْ اَثَارِہُمْ مُّقْتَدِرٌ وَّنَ وَهَلْ

ایسی ہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے اور ہم فرائض ان کے پیرو ہیں اور کیا مل رہا ہے بقہ کے

كَانَ حُرُوْفَاتُ الْمَلِكِ الشَّارِکَ اَلَا مِنْ هَذِ الْوُجُوْهِ مُسَلَّکَ

تحریرات اسی وجہ کے نہیں نہیں مسئلہ

یُخْتَلَفُوْا فِی الْفَتْوٰی بَاثُوْبَا الشَّاذَّۃَ الْمُهْمِلِۃَ فِیْ خِرَانَةِ الرُّوَاۡیَا

روایات شاذہ متروکہ پر فتویٰ دینے میں امتداع کیا ہے خزانہ الروایات میں سرراجمین سے

فِی التَّحْرِیْکِ جَمِیْعُہُ ثُمَّ الْفَتْوٰی عَلَی الْاِطْلَاقِ عَلَی قَوْلِ اَبِی حَلِیْفَۃَ ثُمَّ یَقُوْلُ

تحریر کے لاطلاق فتویٰ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے

اَلِیْہِ رُفِعَ ثُمَّ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ بِنَ الْحُسَیْنِ الشَّیْخُ ثُمَّ یَقُوْلُ زُفَرٌ

ابو یوسف کی قول پر محمد بن الحسن شیبانی نے منقول ہے پھر امام زعفران بن

ہُرَیْلُ وَ الْحُسَیْنُ بِنَ زَیَادٍ وَ قِیْلَ اِذَا کَانَ اَبُو حَلِیْفَۃَ رَحِیْ فِیْ جَانِبِ

نہر ہل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ

وَصَاحِبَاہُ فِیْ جَانِبِ الْمُفْتِیِّ بِالْجِلْدِ وَالْاَوَّلُ اَمَّا اِذَا کَانَ اَمَّا یَکُنْ

ایک طرف بیویں اور دوسرا کرد ایک طرف نویسنے کو اختیار ہے اور اول بات اچھی ہے اگر

الْمُفْتِیُّ مُجْتَمِعًا اِلَآئِہُ کَانَ اَعْلَمَ زَمَانِہُ حَتّٰی قَالِ

نویسنے مجتہد نہیں کیونکہ ابو حنیفہ اپنی زمانہ کے اعلم ہے یہاں تک کہ

الشَّافِعِ النَّاسُ کُلُّہُمْ عِمَالٌ اَبِی حَلِیْفَۃَ فِی الْفُقَرٰ فِی الْمَضْمَرَاتِ

امام شافعی کے کہتے ہیں تمام فقہاء عیال امام ابو حنیفہ کی عیال میں مضمرات میں ہے

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ حَرَفِي جَانِبًا بُوَيْسَ وَفِيهِ مَنْ فِي جَانِبِ

اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ اپنے وطن مروان اور امام بویس اور امام محمد بن حنفیہ

فَالْمُفْتِ بِأَحْمَدَ إِنْ شَاءَ أَحَدُ يَقُولُهُ وَإِنْ شَاءَ أَحَدُ يَقُولُهُمَا

ترجمہ مفتی کو اختیار ہے جسے چاہے ابو حنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے ادنیٰ دونوں کا قول

وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مَعَ ابْنِ حَنِيفَةَ يَأْخُذُ بِقَوْلِهِمَا اللَّيْثَةُ إِلَّا إِذَا

اور اگر ادنیٰ دونوں میں سے کوئی سا ابو حنیفہ کے ساتھ ہو تو قلعہ ان دونوں کا قول اختیار کرے، ان کے

أَصْطَحَ الْمَشَاحِ الْأَخْذُ بِقَوْلِ ذَلِكَ الْوَاحِدِ فَيُتَّبَعُ أَصْطَحُهُمْ

مشافہ نہ ہو اور اگر کسی قول میں صلحت نہ ملے تو انکی ہر دو ایک صلحت کا تابع ہو جیسے

كَمَا أَخْتَارَ الْفَقِيهَ أَبُو اللَّيْثِ قَوْلَ زُفَرٍ فِي مَعْوَدِ الْمَرِيضِ لِلْمُصَلِّ

جیسے ابو الیث فی امام زہری کی نقل کہ مریض کی نماز کو اسے جہاں میں اختیار کرے گا ہے

أَنَّهُ يَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الْمُصَلِّي فِي النَّسْهَلِ لَنَّهُ السَّرْعَةَ عَلَى الْمَرِيضِ

کہ مریض اس طرح بیٹھتا ہے جیسے نماز میں بیٹھتا ہے اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وَإِنْ كَانَ قَوْلُ أَحَدِهِمَا أَنَّ يَقْعُدَ الْمَرِيضُ فِي حَالِ الْقِيَامِ مَأْثُورًا

اگرچہ ہماری اصحاب کا یہ قول ہے کہ مریض قیام کی حالت میں نہ بیٹھتا

أَوْ مُحْتَبًا لِيَكُونَ فَوْقَ بَيْنِ الْقَعْدِ وَالْقُعُودِ الَّذِي هُوَ فِي حُكْمِ

اور کوئی مارکتا ہے تاکہ قعدہ اور قعود میں ہر دو کے قیام کے حکم میں ہے

الْقِيَامِ وَلَكِنْ هَذَا يُشَقُّ عَلَى الْمَرِيضِ لَنَّهُ لَمْ يَعُودْ هَذَا الْقُعُودُ

فرق یہی لیکن یہ خط زمرہ میں بہ دشوار ہوتے ہیں کہ یہ کلام کا یہ حکم ہے عادت نہیں ہے

وَكَذَلِكَ أَخْتَارُ وَأَتَصْنِفُ السَّاعِي إِذَا سَعَى إِلَى السَّلَاطِينِ بِغَيْرِ

اور ایسی ہی مشایخ نے چلنے پر رضامند دانا اختیار کر لیا ہے جبکہ بلا اجازت سلطان سے چلنے خودی ہے

إِذْنٍ وَهَذَا أَقُولُ دُفُوسًا لِبَابِ السَّعْيِ وَإِنْ كَانَ قَوْلُ

اور یہ امام زہری کا قول ہے تاکہ چلنے خودی کا باب بند ہو جاوے اور ہماری اصحاب کا یہ قول ہے

اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ اپنے وطن مروان اور امام بویس اور امام محمد بن حنفیہ

أَصْحَابَنَا لَا يَجِبُ لِمَنْ لَانَهُ كَمْ تَلَفَ عَلَيْهِمَا لَا وَهَجْرًا لِلشَّيْخِ

کرمی بر عثمان بنین آن کیونکہ اسے پیر مال تلف نہیں کر دیا اور شاخ کو جو مالواری

أَنْ يَتَّخِذُوا يَقُولُ وَأَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَمَلًا مَصْلُحَةً الرُّمَانِ

بہلاری اصحاب میں سے کسی ایک کا قول نہ اُنکی صلحت پر عمل کرنے کو اختیار کیا کہ لین قلمی

فِي الْفَيْصَةِ فِي بَابِ مَا يَحْتَكَ بِالمَفْتِي مِنَ التَّوَادُّرِ قَالَ وَالْفَتْوَى

باب ما يتعلق بالمفتي من فوائد سے ہے کہتی اور فتویٰ ان مسائل میں

فِيمَا يَحْتَكَ بِالقَضَاءِ عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ لَزِيَادَةَ تَجَرَّبَتْهُ فِي

جو قضائے متعلق ہیں ابو یوسف کی قول پر ہی کیونکہ انکا تجسس سب سے زیادہ

لِلْمُضَرَّاتِ وَلَا يَجُوزُ لِلْمَفْتِي أَنْ يُفْتِيَ بِبَعْضِ الْأَمْوَالِ الْمَجْمُورَةِ

مضمرات میں ہی اور مفتی کو یہ جائز نہیں کہ بعضی اموال مسترد کر کے نہ نفعت کیواسطی

تَجَرَّبَتْهُ كَانَ خَرَجَ ذَلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمَّا وَعَدُهُ

فتویٰ دیوے کیونکہ اسکا ضرر دنیا اور آخرت میں کمال اور شامل ہے

بَلْ يَحْتَكَ أَقَابِيلُ الْمَشَاخِ وَأَخْلِيَا هُمْ وَيَقْتَلُ بَسِيرَ السَّلَافِ

بلکہ مشائخ کے ان قبیل اور اس کے خیرات کو سخت ساری اور سلف کی حالات کی پیروی کرے

وَيَكْفِي بِالْحَوَازِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ فِي الْقُسِيَةِ فِي كِتَابِ دَبِ

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر التفکر ہے فقہیہ کی کتاب ادب

الْقَاضِي فِي بَابِ سَائِلِ مُتَفَرِّقَةٍ مَسْئَلَةُ الْمَسَائِلِ الَّتِي يَحْتَكَ

القاضی کے باب مسائل متفرقہ میں ہے مسئلہ جو مسائل کہ

بِالْقَضَاءِ الْفَتْوَى فِيهَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ يُوسُفَ لَانَهُ

نقض متعلق ہیں فتویٰ ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حَصَلَ لَهُ زِيَادَةُ عَلَيْهِمُ بِالْخُرُوجِ وَفِي عَمَلِكِ الْأَحْكَامِ مِنْ كَسُوفِ

تجربہ کا علم بھٹ زیادہ خاص بن گشت پر دوی میں سے عمدہ الاحکام میں ہے

الْبَزْدُومِي لَيْسَتْ بِالْمُفْتَى الْأَخْذُ بِالرَّحْمَنِ تَلْسِيْرُ اَعْلَى

مفتی کو مسمی ہے کہ بزدوم کو اختیار کرے تاکہ عوام پر آسانی ہو

الْعَوَامُّ مِثْلُ التَّوْحِيْدِ بِمَاءِ الْحَمَامِ وَالصَّلَاةُ فِي الْأَمَاكِينِ

جیسے حمام کے پانی سے وضو کرنا اور یہاں کہ زمین میں

الطَّاهِرَةُ بِدُونِ الْمَصْلَةِ وَعَدَمِ الْأَحْزَانِ عَنْ طَائِفٍ اَلْقَوْمِ

سب نماز کے نماز ادا کرنے اور شرکوں کے کچھ سے

فِي مَوْضِعٍ حَكَمُوا بِطَهَارَتِهِ فِيهَا وَلَا يَلْبِقُ ذَلِكَ بِأَهْلِ الْعَوَامِّ

جگہ کے اہل حقین جو تہہ نہ کرنا اور یہاں آئی اہل سنت کو

بَلِ الْأَخْذُ بِالْأَحْتِيَاظِ وَالْعَمَلِ بِالْعَزِيمَةِ أَوَّلَى الْأَمْرِ فِي الْقَدِيمِ

بلکہ احتیاط اختیار کرنا اور عزمیت پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور قديم میں ہے

ثُمَّ يَنْبَغِي لِلْمُفْتَى أَنْ يَقْنِي النَّاسَ بِمَا هُوَ السَّهْلُ

پھر مفتی کو چاہیے کہ لوگوں کو وہی فکیر سے دے جو آسان ہو

عَلَمَهُمْ كَذَا ذَكَرَهُ الْبَزْدُومِي فِي شَرْحِ الْحَاكِمِ الصَّغِيرِ يَنْبَغِي

اسی ہی بزدومی نے جامع صغیر شرح میں

لِلْمُفْتَى أَنْ يَأْخُذَ بِالْأَيْسَرِ فِي تَفْصِيلِ خُصُوصَاتِ حَقِّ الضَّعْفَاءِ

مفتی کے حق میں آسان کو اختیار کرے علی الخصوص ناتوان کے حق میں

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَمْ يَكُنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَمُعَاذُ

رسول علیہ السلام نے نہ تھے اشعری

حِينَ بَعَثَهُمُ الْيَمَنَ كَيْتَرَاوَلَا تَعْبِرَ أَفْنَى عَمَلِ الْأَحْكَامِ

یمن کی طرف بھیجتے ہی نہ تھے اسانی کرنے نہ تھے

فِي كِتَابِ الْكُرَاهِيَةِ سُورَةُ الْكَافِ الْخَزْنِ نَحْسُ خِلَافًا

کتاب الکراہیہ میں ہے کہ اور سہ کا جہاں ناکھس ہے

نہاد

لَمَّا لَكَ وَغَيْرُهُ وَكَوْنُ أَقْتَى يَقُولُ مَالِكٌ حَاوِي فِي الْقَنِينَةِ فَقِيهِهُ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطاهرين من بعد محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

يَقُولُ يَمْزُجُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَيُزَوِّجُ لَزُوجِهِ الْأَقُولُ

کہ سعید ابن المسیب کے فرمایا ہوتی ہیں اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

يَقِيْتُ مُطْلَقَةً ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ كَمَا كَانَ وَبَعَثَ الْفَقِيهَ

تو وہ معتقد ثلاثہ کی دسیسی کی دسیسی مطلقہ پہلی اور فقہ کو بعث کر دیا

وَفَقِيهِ يَحْتَالُ فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثَ وَيَأْخُذُ الرَّثْمَ مِنْ ذَلِكَ

اور ایک فقہ ہے کہ تین طلاقوں میں جیسے کہ تیس اس میں اور رثم لہا ہے

وَيُزَوِّجُ زَلَّادًا وَلِأَيُّونَ دُخُولِ الشَّاهِدِ هَلْ يَصِحُّ الزَّكَاةُ وَمَا

اور اس میں کہ نکاح بدوین دُخُولِ زوجِ ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں اور

جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالُوا السُّودُ وَيُعَدُّ فِي الْفَتَاوَا لَا عَمَلًا

کرمیوں کے کیا سزا ہے جسے جہاد پر آمنا کر کے نکال دیا جاوے فتاویٰ ائمہ دین میں

مِنْ الْفَتَاوَا السُّمَرُ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجَعَ عَنْ

فتاویٰ سمرقندی سے فقہ سعید بن المسیب نے اس سے اس قول سے

قَوْلِهِ أَنَّ دُخُولَ الْحَمَلِ لَيْسَ بِشَرْطٍ فِي الْخُلُوفِ فَلَوْ قَضِيَ بِهِ قَاضٍ

یہ حدیث کی حلال ہے یا نہیں اس کا دُخُولِ شَرْطِ زَمَانٍ ہے زوجہ کہ ایسے اگر نہ مانی ہو تو حکم دیتے

لَا يَنْعَقُ قَضَاءُ وَلَا وَكَحْكَمِهِ قَبْلَهُ لَا يَصِحُّ وَيُعْزَرُ الْفَقِيهَ

اور یہ حکم جاری نہیں ہوگا۔ راجح یہ فقہ ضروری تو صحیح نہیں ہوگا اور فقہ کو تعزیر ہوگا

وَفِي الثَّقَةِ شَرْحُ الْمُنْهَاجِ نَقْلُ الْعَوَالِي فِي الْأَجْمَاعِ عَلَى تَحْمِيلِ

درستہ متذکرین کے شہر نہیں ہے۔ کتبہ اسے ہے۔ اجماع نقل کیا ہے

الْمُقَلِّدِينَ قَوْلِي رَامَهُ أَيْ عَلَى جِهَةِ الْبَدَلِ لَا الْحُجْمِ إِذَا

کہ قلم بردہنی ہم کے ذوق میں اختیاری ہے چنانچہ بدل کے خلیا جو بعد میں کے نہیں جو دلت ہیں

لَمْ يَطْهَرْ تَجِدْ أَحَدَهُمَا وَكَانَتْ أَرَادَ إِجْمَاعُ أَهْلِ مَذْهَبِهِ

اگر کسی ایک قول کی تفسیر یا نظام میں اور شریعت میں کسی ایک جماع سے مراد ہے

كَيْفَ وَفِي قَضَائِهِ هُنَا كَمَا قَالَ الشَّيْخُ مِنْ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ

کیونکہ یہی مراد ہے حالانکہ ہمارے مذہب کا مقتضا چنانچہ سب کے کہنا ہی قصار

وَأَلْفَتْهُ دُونَ الْعَمَلِ لِنَفْسِهِ وَيَتَجَمَعُ بَيْنَ قَوْلِ الْمَاوَرِئِيِّ

اور اقلین اسکا منع کہ ایسی چیز میں عمل کرنا ممنوع نہیں ہے اور یہی مراد ہے کہ قول میں موافقت ہو جائے

بِحُجُوزٍ عِنْدَ النَّاسِ وَاتَّصَرُّوا بِالْعَزَالِ كَمَا يُحْزِرُ لِمَنْ أَدَاكَ اجْتِهَادُكَ

ہے کہ ہماری نزدیکی جائز ہے اور عزالی نے اسکی معافی ہے جسے بوس شخص کرے اسکا اجتہاد قبول ہے

أَوِ التَّسَاوِيَّ جَمْعَيْنِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى الْيَمَانِ فَأَجْمَاعُ وَقَوْلُ لَمَّا

دو طرف مساوات پیدا کر کے اعتبار سے کہ بالا جماع دو طرف ہیں سے حد بہ حد ہے نیز یہی مراد ہے

يُمْتَنِعُ أَنْ كَانَ فِي حُكْمَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ كَالْجَبَابِ وَخُرْبِ

انہما کہ قول یہ ہے کہ اختیار نہیں ہے جس حد میں کہ وہ دو قول دو حق متضاد ہیں مخالفت میں ہوتے

بِحُجُوزٍ فِي تَحْوِ خِصَالِ الْكُفَّارَةِ أَجْرُ السَّكَنِ ذَلِكَ

جیسے وجوب اور مستحب بنیاد میں اختلاف مکفرانہ کے درمیان ہے یہی مراد ہے

وَيُحَوِّثُ فِي الْعَمَلِ بِخِلَافِ لَمَّا هَبْ لَأَرْبَعَةِ أُمِّي تَعَمُّتْ

اور لوگ بخلاف ہمارے بعد جمع کے عمل کرنے میں آئے ہیں یہی مراد ہے اور اس میں

لَسَبْتُهُ لِمَنْ يَجُوزُ تَقْلِيدُ وَجَمْعُهُ وَجَمْعُهُ عِنْدَ وَحَلِّ عَلَى

اگر کسی نسبت میں مجتہد کی طرف جمع فقہاء میں ہوتی ہے نیز یہی مراد ہے کہ اس میں

ذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ الصَّلَاحِ لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْكَلَامِ وَلَا رِبْعَةٍ

اسکی مراد ابن الصلاح کے یہ قول ہے کہ نہ تینوں اور نہ ایک کے تینوں میں سے

أَمِّي فِي قَضَاءِ وَرَأْفَتِهِ وَحَلِّ ذَلِكَ وَغَيْرِهِ مِنْ صُورِ التَّقْلِيدِ

یعنی فقہاء اور فقہاء میں سے مجتہد مجاہد اور اس کے ایک تینوں کے عمل یا تینوں میں سے ایک

مَا لَمْ يَكْتَسِبْهُ الْوَحْشَ حَيْثُ تَحُلُّ رِقَّةُ التَّقْلِيدِ عَنْ عُنُقِهِ

اگر شخصوں کا مسلہ ایسی نہ ہو جتنا تک اگر تقید کے سوا کسی گردن سے کھل جاوے

وَالَا اَثَرَ بِهِ بَلْ قِيلَ فَبِئْسَ وَهُوَ وَجْهٌ قِيلَ وَحُلُّ ضَعْفِهِ اَنْ

اور نہ ہون تو اس سے کہہ گا کہ ہر بلکہ کوئی کہتا ہی فاسق ہودی کا اور یہ ہی اقویٰ ہی اور کوئی کہتا ہی ضعیف

يَتَّبِعُهَا مِنَ الْمَذَاهِبِ الْمَلِكُ وَتَقْوُ الْاَفْسَقُ قَطْعًا اَنْتَ هِيَ

محد یہ بھی مذہب قدیم ہی شخصوں کا مثلاً شیعوں اور دہلیویوں تو یقیناً فاسق ہوگا تحفہ کا قول تمام ہوا

فَصَلِّ فِي الْعَامِ عَلِمَا اَنْ الْعَامِي لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ

فصل عامی کے حال میں مجھ سے کوئی عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے

وَاِنَّمَا مَذْهَبُهُ شَوْكِيُّ الْمُفْتَى فِي الْحَجَرِ الرَّائِقِ كَوَاحِشِهِ اَوْ اَغْتَابَ

اسکا نہ ہو تو یہی شیعہ کا فتوے ہے بحر الرائق میں ہے اگرچہ کسی لکائی یا طبیت کی

فَظَنَ اَنَّهُ يُفْطِرُ لَمْ اَكْلُ اِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ فَقِيْهًا وَلَا يَكْعُهُ

اور گمان کیا کہ روضہ نوٹ کیا پھر کہا اسے تو اگر اسے کسی فقیہ سے نہیں پوچھا اور نہ اسکو

اَلْخَبْرُ فَعَلَيْهِ الْكَفَارَةُ لَا تَهْجُرُ دَجْجِلَ وَاَنَّهُ لَيْسَ بِحَذَرٍ

حدیث پہنچی تو اس پر کفارہ ہی اس پر کہ یہ جھوٹا ہے جہالت کا اور دارالاسلام میں جہالت

فِي دَارِ الْاِسْلَامِ اِنْ اسْتَفْتِ فَقِيْهًا فَافْتَا لَا كَفَارَةَ عَلَيْهِ لَا اِنْ

عندہ نہیں ہے اور اگر کسی فقیہ سے پوچھ لے دے تو اس پر کفارہ نہیں ہے کیونکہ

الْعَامِي سَيَحْبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَى اقْتِرَاءِ

عامی پر علم ہی کی تقلید واجب رہتی ہے جو صورت میں کہ وہ عامی اوس عالم کے فتویٰ پر اعتقاد کرتا ہو

فَكَانَ مَعْدُورًا فَيَا صَنَعَ وَاِنْ كَانَ الْمُفْتَى مُخْطِئًا فَيَمَّا افْتَى اَنْ

تو یہ عامی اس پر مقرر ہوا اگرچہ شیعہ فتویٰ دینے میں خطا وار ہو اور اگر

لَمْ يَسْتَفْتِ لَكِنَّهُ يَكْعُهُ الْخَبْرُ وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِ

اوس ہی نے پوچھا تو نہیں ہوا اسکو یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مالکے

وَسَلَّمَ أَفْطَرَ حَسْبُهُ وَاجْتَمَعَتْ قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کہ جامعہ اور مجموعہ کا روزہ جاتا رہتا ہے حضرت علیؓ اس پر پوری طرح زور دیتے ہیں

الْعُسْبَةِ نَقَطَ الصَّالِمَ وَلَمْ يَعْرِفِ النَّاسُ وَلَا نَوْبَهُ كُفْرًا

عَلَيْهِ عِنْدَهُمْ لَئِنْ فَعَلْنَا الْحَدِيثَ فِى حُبِّ أَعْمَلٍ بِهِ خِلَافًا

نزدیک اوسم گذره نہیں ہے کہو کہ فلاح حبیب الرحمن علی

لا اريد يوسف لانك لست لاجدي العمل يا حبيبتي اعدى عيني
ابو يوسف كخلاف في السيرة في كل حديث قد فعلت في كينزاه عيني

بِالنَّاسِ وَالْمَنْسُوبِ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ إِسْرَافًا أَوْ قَبْلَهَا لَمُنْهَوَّاهُ أَوَّلُ التَّحْلِ

میں نے اس کو پہچان لیا اور اس کی سیدت کو چھوڑا۔ یہ بات بھی اس کے پوسٹر پر لکھی ہوئی تھی۔

فَقُلْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَظُرْهًا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

افغانستان کی اس سربلندی و جلال کا کچھ اظہار دیا

فِيهَا فَافْتَلَا لَهَا الْفُطْرَ أَوْ بَلَّغْهُ خَيْرٌ فِيهِ وَلَوْ نَوَى الصَّوْمَ

اسی وقت سے لڑنے کے اور وہ افکار کا فتویٰ دینے لگا۔ اس کا یہ خیال تھا کہ اگر کلمہ شہادہ سے

قَبْلَ الزَّوَالِ ثُمَّ أَفْطَرُ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْكَفَّارَةِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ

پہلے روز کی نیت کی تاہم ٹوڑو یا تو رام اور جنتیہ کے نزدیک اور سیرت کے لئے لازم نہیں ہے

خلافاً لهم الكذا في المحيط وقد علم من هذا أن مذهب

مساجد میں کے برخلاف یہاں محبطہ میں ہے اور اس سے خوب معلوم ہو گیا کہ یہاں کی عورتیں

الْعَامِّيُّ مُتَوَيْهِ وَفِيهِ اِيضًا بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِدِ

مفتی کا فتویٰ ہے اور اسی میں باب قصاص الغیر ہے

عَنْدَ قَوْلِهِ وَلَسَقُطُ الْخَيْلِ الْوَقْتُ وَالْمَسِيرُ إِنْ كَانَ عَمْرُبًا

مسئلہ کے پاس آمد وقت کی نگرانی میں درپہل جانے کے ساتھ موجودی کے پتہ پر

لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ مُعَيَّنٌ فَمَنْ هَبَّ فِتْوَى مُفْتِيهِ كَمَا صَرَحُوا

اگر اسکا کوئی مذہب معین نہیں ہے پس اسکا مذہب فقی کا فتویٰ ہے چنانچہ اسکی سب سے زیادہ کوکری

یہ ہے اَفْتَى حَنْفِيَّ اَعَادَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَاِنْ اَفْتَاكَ شَا فِرْعَوْنِي

پس اگر شعی نے فتویٰ دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دہرا دی اور اگر کسی نے فتویٰ دیا

فَلَا يُعِيدُهُمَا وَلَا عَابِرَهُ بَرَأَيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَقْتُلُ حَكَّ وَصَادَكَ

تو دیکھ تو دہرا دے اور اسکی راہی کا کچھ اعتراض نہیں ہے اور اگر کسی نے یہ بھی

الْبَصَّةُ عَلَى مَنْ جَاهَدَ بِجَاهِلٍ وَلَا اَعَادَهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُهُ

اگر کسی نے جہاد کے مذہب کی موافق صحابہ ہمارے اسکا کوکری اور اسکا سیدہ امادہ نہیں ہے تمام ہوا

وَقِي شَرْحُ الْمُنْهَاجِ الْبَيْضِ وَلَا بِنِ اَمَامِ الْكَاوَلِيَّةِ فَلَا اِ

اور بیضاوی کی منہاج کی شرح امام کاویر کی تصنیف میں یہ ہے

وَقَعَتْ لِعَالِمِي حَادِثَةٌ فَاسْتَفْتَى فِيهَا مُجْتَهِدًا اَوْ عَمَلٍ فِيهَا

کسی عالمی کو کوئی حادثہ پیش آئی اور اسے اس وقت میں کسی مجتہد سے فتویٰ پوچھا اور یہی محدث

بِفَتْوَايَ لَكَ الْمُجْتَهِدُ فَلَيْسَ لَهُ الْجُوعُ عَنْهُ اِلَى فِتْوَى غَيْرِهِ

فتویٰ پوچھ کر لیا تو اسکا اس فتویٰ سے

فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ بَعِيْثًا بِالْاِجْمَاعِ كَمَا نَقَلَهُ ابْنُ الْحَاجِبِ وَ

اسی تاثر معین ابن حجر کرنا بالاجماع جائز نہیں ہے چنانچہ اسکا ابن الحاجب وغیرہ نے

غَيْرُهُ وَفِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ اِلْخِلَافُ فِيهِ وَاِنْ كَانَتْ الْعَمَلُ فَقَالَ

نَقْلٌ كَيْفَ يَكُنْ اَوْ جَمْعُ الْجَوَامِعِ يَنْفِي عَنْ سَمْعِ خِلَافِ يَدِ اَوْ اَلْغَرِ بِشَرْعٍ اَوْ عَمَلٍ رَجُوعُ هُوَ

التَّوَوُّيُّ الْمُخْتَلَفُ مَا نَقَلَهُ اَلْخَطِيبُ غَيْرُهُ اَنَّهُ اِنْ كُنْ يَكُنْ

فتویٰ ہند ہی کے تھوڑے ہی سے جو خطیب پر یہ نقل کیا کہ اگر وہاں

هَذَا مُفْتٍ اٰخَرُ لَزِمَهُ مُجَرَّدُ فِتْوَاهُ وَاِنْ كُنْ تَكُنْ نَفْسُهُ

ہفتے یا تین دنوں کے فتویٰ دیتی ہی عمل لازم ہو جائیگا اگرچہ اسکی خاطر جمع نہ ہو

وَأِنْ كَانَ هُنَاكَ آخَرُهُ يَكْزِمُهُ بُحْرُورُ قَتْلِهِ بِإِذْكَ أَنْ يُسْأَلَ

اور اگر وہاں اور بھی کسی جو تو اسے بکڑھاتی ہوگی عمل لازم نہیں ہوتا اس لیے کہ اسکو امتیاز ہے کہ اور سی پر بھی

غَيْرُهُ وَجَنِّدُكَ فَقَدْ تَخَالَفَ فَيُحْجِجُ فِيهِ الْخِلَافُ فِي اخْتِلَافِ

اور اب سنا لیں کہ یہ اسکی مخالفت ہو رہی ہے اور اس میں خلاف ہو رہا ہے اختلاف

الْمُقْتَرِنِينَ أَمَّا إِذَا وَقَعَتْ لَهَا وَغَيْرُ ذَلِكَ فَلَا كَهَيْئَةِ آتِهِ

المقتربین میں ہے اگر اسکو اور حادثہ پیش آئے تو صحیح ہے کہ اسکو

بُحْرُورُهُ أَنْ لَيْسَتْ فِيهَا غَيْرُ مَنْ اسْتَفْكَاهُ فِي الْحَادِثَةِ

حادثہ کی کہ اس حادثہ ماقب میں اور مستقبل میں سے ایک سے پہلے حادثہ میں پڑ جاتا تھا

السَّائِلُ وَقَطَعَ الْكِبَا الْأَسْمَى لَهُ فَجَبَّ عَلَى الْعَامِي أَنْ يَكْزِمَهُ

پوچھ رہے اور کب الہام سے قطع کیا ہے تو عامی پر مہر واجب ہے کہ کوئی

مَذْهَبًا مَعِينًا وَاخْتَارَ فِي جَمِيعِ الْجُمُوعِ أَنْ تَنْفَكُ ذَلِكَ وَكَأَنَّ

ایک عقیدہ میں ہر لازم کرے اور جمیع الجموع میں یہ امتیاز لگاتے کہ یہ واجب ہے اور اسکو

يَفْعَلُهُ بَحْرُورُ الشَّرْهَى بَلْ يُخْتَارُ مَذْهَبًا ثَقِيلًا فِي كُلِّ شَيْءٍ

صرف شوشہ کے موافق نہیں کرتے نہ ہر شے میں بلکہ مذہب اختیار کرے کہ اسکی تقلید ہو

يَعْتَقِدُ لَا رَحْمَةً وَمُسْتَوِلٍ غَيْرُهُ لَا مَرْجُوحًا وَقَالَ النَّوَوِيُّ

میں اور مجاہد اور مسعودی اعتقاد کرے کہ مرجوح نہیں اور مزوی کہتا ہے

الَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَكْزِمُهُ التَّمَذُّبُ بِمَذْهَبٍ

جو دلیل کا مقتضی ہے کہ اسکو کسی مذہب کا عقیدہ ہونا لازم نہیں ہے

بَلْ لَيْسَتْ قِيَمَتُهُ مِنْ شَيْءٍ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّهُ لِلدَّخُولِ لَعَلَّ مَنْ مَشَى

بلکہ اس کی قیمت کسی شے سے نہیں ہوتی بلکہ یہ کہ وہ تھکے ہوئے ہو اور وہ اپنے پاس اسکو لے کر

لَمْ يَنْتَهِ يَعْدَمُ تَلَقُّهُ وَإِذَا لَزِمَ مَذْهَبًا مَعِينًا فَجُزْءُ لَهُ الْخُرُوجُ

میں اسکی آواز نہ ہو تو اسکو لے کر پرانے عقائد نہیں لیا اور نہ کوئی ماذہب میں مانوس کرے نہ اسکو واجب ہو سکے

الکواشیری

عَنْهُ عَلَى الْأَكْثَرِ فِي كِتَابِ نَبِيٍّ لَا يَنْ رُسُلًا وَلَا الشَّافِعِ وَ

موقوف ہے میری نسبت ابراہیم رسول کی کتاب نہ بدین ہے اور شافعی اور

سَأَلَكَ وَالتَّعْمَانُ وَاحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَتُسْفِيَانُ وَغَيْرُهُمْ مِنْ رُسُلِ

مالک و تھمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الْأَكْمَلَةِ عَلَى هُدًى فِي الْأَخْتِلَافِ رَحْمَةً وَفِي شَرْحِهِ غَايَةُ

امامت ہیں اور اختلاف خدا کی رحمت ہے اور غایت البیان

الْبَيَانُ لَوْ اخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدَيْنِ مُتَسَاوِيَيْنِ فَلَا صَحَّ

مسئلہ شرع میں ہے اگر دو مجتہد مساوی مختلف جواب دیں تو صحیح قول یہ ہے

أَنَّ لِلْمُقَلِّدِ أَنْ يَتَّخِذَ يَقُولُ مِنْ شَأْنٍ مِنْهُمَا وَقَدْ مَرَّ مَا فِي

المقلد کو جائز ہے کہ جسے قول کو علم ہے اختیار کرے اور اس مسئلہ میں

الْتَحَافُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ بَابٌ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا لَهُ مِنْ

جو تحفہ میں ہے سرگزشت کا باب اور یہ جو تحفہ ذکر کیا ہے ایک امر

الْأَمْرَيْنِ الْأَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِي مَشَى عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ

دو امروں میں سے پہلا ایسا ہے کہ جمہور علماء

مِنَ الْأَخْدِثِينَ بِالْمَذْهَبِ لَا رُبْعًا وَهِيَ بِرَأْسِ الْمَذَاهِبِ

نہ ائمہ جدیدین کے مذہب کی نام نہ ہے اسے نہ رربع کہتے ہیں

أَصْحَابُهُمْ قَالَ التَّشِيخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَاءُ فِي الْيَوَاقِيتِ

و وصیت ہے شیخ عبد الوہاب شعرائی یواقیت

وَالْجَوَاهِرُ رَوَى عَنْ الْخَنَافَةِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغُ

و الجواہر روایت ہے خنوفہ سے کہ یہ کہتا ہے کہ نہ اسکو

لَنْ لَمْ يُعَرِّدْ لِي أَنْ يَقْتَضِيَ كَلَامِي وَكَانَ إِذَا أَلْفَى يَقُولُ

جو کہ نہ ہوتا میری رائے میں کہ میری قول پر فتویٰ دیر سے اور فتویٰ دینے سے

هَذَا رَأَى الثَّعْمَانُ أَنَّهُ ثَابِتٌ يَعْنِي نَفْسَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ

کہا کہ اسے تو ثعمان بن ثابت کی رائے ہے اسی رائے آپ کو مراد لیتی ہے اور جب سے جو سکا

مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِأَحْسَنُ مِنْهُ فَهُوَ أَقْوَى بِالْحَقِّ

اس میں بہتر ہے بہتر جو شخص اسی بہتر سے دی پس وہ صواب تر ہے

وَكَانَ الْأَمَامُ مَالِكٌ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا تَخُذُ مِنْ

اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے جو ہے سوائے کلام میں ماخوذ ہے

كَلَامِهِ وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس کا کلام قابل رد کے ہے بجز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحَكَمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ

اور حاکم اور بیہقی نے منع سے روایت کرتے ہیں کہ وہ

كَانَ يَقُولُ إِذَا حَدَّثَ الْحَدِيثَ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا

کہا کرتے تھے اگر حدیث بھیجا اور حدیثی تو یہاں مذہب ہی ہے اور ایک روایت میں ہے جب

رَأَيْتُمْ كَلَامِي يُخَالِفُ الْحَدِيثَ فَأَعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ أَضْرَبُوا

میری کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بِكَلَامِي أَخْطِئُ وَقَالَ يَوْمًا لِلْمَرْثِيَّةِ يَا زَيْنَبُ هَيْسَلًا تَقْلُدُنِي

اور میری ٹیک دو اور ایک دن منہ سے کہا اے زینب! ہنسنا تو میری بات میں

فِي كُلِّ مَا أَقُولُ وَالْظُّرْفِي ذَلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ دِينَكَ كَانَ

میری ہر بات میں اور اس میں اپنی جان پر قسم کرتا کہ ہرگز یہ دین ہے اور ظریفی

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ قَوْلِ أَحَدٍ دُونَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ

رحمت اللہ علیہ کہہ کرتے تھے کہ کسی قول میں حجت نہیں ہے سوائے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَثُرَ وَأَوَّلًا فِي قِيَاسٍ لَكَ فِي

صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر بہت سی باتیں ہوں تو انکی قیاس میں اور نہ

شَيْءٍ فَمَا تَمْرُؤُا طَاعَةَ اللَّهِ وَرُسُولِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَكَانَ الْأَمْرُ

کسی شخص میں اور یہاں تک طاعت اللہ اور اس کے رسول کے تسلیم کرنا ہے اور اگر نہیں ہے اور امام

أَحْمَدُ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مَعَ اللَّهِ وَرُسُولِهِ كَلَامُهُ وَقَالَ أَيْضًا

احمد کا کہنا ہے کہ کسی ایک شخص کے ساتھ نہ ہو سکتا ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ نہ ہو سکتا ہے اور ایک شخص ہی وہی کہتا

يُجِبُ لَا تَقْلُدْ وَلَا تَقْلُدْ مَا لَكَ وَلَا الْأَوْزَاعِي وَلَا

کسی بھی عقیدہ نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

النَّخَعِ وَلَا غَيْرُهُمْ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذَ وَابْتِغِ

نفع کی اور نہ کسی اور کی عقیدہ کرنا اور احکام کو وہاں سے جہاں سے انہوں نے تسلیم کیا ہے

الْكِتَابِ السَّنَةِ أَنْتَهَى ثُمَّ نَقَلَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيمَةٍ مِنْ عُلَمَاءِ

کتاب اور سنت ہی تمام ہوا اور اس نے علماء و مذاہب میں سے بہت بڑے بڑے کردہ کا یہ حال

الْمَكَاهِبِ أَمَّهُمْ كَانُوا يَعْمَلُونَ وَيَقْنُونَ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ غَيْرِ

کردہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتے اور قنوی دیتے کسے مذاہب میں کام

الْإِزَامِ مَذْهَبٌ مُعَيَّنٌ مِنْ زَمَنِ مُحَابٍ لِمَكَاهِبِ إِلَى

الزمانہ میں تھا زمانہ باب مذاہب سے کہتا اور زمانہ مذہب کا

زَمَانَهُ عَلَى وَجْهِ يَقْتَضِي كَلَامَهُ أَنَّ ذَلِكَ أَمْرٌ لَمْ يَزَلِ الْعُلَمَاءُ

الہیہ طبع کے نقل کیا کہ اس کا نام سے لازم آتا ہے کہ علم و عقیدہ میں

عَلَيْهِ قَدْ يَمَّا وَخَرِّبْنَا حَتَّى صَارَ يَمَانُ لَمْ يَسْتَفِقْ عَلَيْهِ

اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہی ہیں یہاں تک کہ یہاں متفق علیہ نہ رہا

فَصَارَ سَبِيلُ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي لَا يَصِحُّ خِلَافُهُ وَلَا

اور مسلمانوں کا ایسا راستہ بن گیا کہ اس کا خلاف صحیح نہیں ہے اور نہ

حَاجَةٌ بِنَا بَعْدَ مَا ذَكَرْنَا وَبَسَطَهُ إِلَى نَقْلِ الْأَقَاوِيلِ وَلَكِنْ

کسی ضرورت ہے کہ اس کے ذکر اور تفصیل کے بعد اقافیل نقل کریں اور یہی

وَذَهَبَ قَوْمًا إِلَى أَنَّهُ يَمْلِكُهَا الْخُرُوجَ مَعَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ

اور ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ اس عورت کو جماعت عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یہ

قَوْلُ مَالِكٍ الشَّافِعِيِّ وَكَأُولَ الْأَوَّلِ يَظَاهِرُ الْحَدِيثَ قَالَ

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے اور ظاہر حدیث سے قول اول ادا ہے

الْبَغَوِيُّ فِي حَدِيثِ بَرُوعِ بَيْتِ وَأَشِقْ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ

نہوی برویع بیت واشیق کی حدیث میں کہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں

عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ بَيْتُ خَلِيدٍ رُوعِ بَيْتِ وَأَشِقْ فَلَا حُجَّةَ

اگر برویع بیت واشیق کی حدیث ثابت ہے

فِي قَوْلِ أَحَدِ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نہوی کسی صحابی علیہ السلام کے قول میں کچھ محبت نہیں ہے

فَقَالَ مُرَّةٌ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَّافٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سَنَانٍ وَمُرَّةٌ عَنْ بَعْضِ

کہہ کہ کہی کہتا ہے معقل بن یساف اور کہی معقل بن سنان سے اور کہی کسی شیعہ سے

الْشَّيْخِ وَإِنْ كُنْ يَتَّبِعُ فَلَا مَنْرَ كَهَا وَلَهَا الْيَزَارَاتُ اِسْتَعْلَى قَوْلُ

اور اگر وہ حدیث ثابت نہیں ہے تو اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور اس کا واسطہ بیانی

الْبَغَوِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ بَعْدَ حِكَايَةِ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ إِنْ كَانَ

نہوی کا قول امام ہما اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

خَلِيدٍ رُوعِ بَيْتِ وَأَشِقْ قُلْتُ بِهِ إِنْ بَعْضُ مَشَارِخِهِ

حدیث برویع بیت واشیق کے صحیح ہونے تو میں اس کا قائل ہوتا کہتا ہے

قَالَ لَوْ حَضَرْتُ الشَّافِعِيَّ لَقُمْتُ عَلَى رُؤْسِ أَصْحَابِهِ وَقُلْتُ

کہہ ایک استاد کہتا تھا کہ اگر میں شافعی کے عہد میں ہوتا تو اس کی رشتہ گردوں کی جمع میں جا کر کہتا

قَدْ كَانَ الْحَدِيثُ فَقُلْتُ بِهِ اِسْتَعْلَى قَوْلُ الْحَاكِمِ وَهَذَا تَوْقِفٌ

کہ حدیث تو صحیح ہی ہے اس کا قائل ہر جا حاکم کا قول تمام ہو اور ایسی ہی

الشَّافِعِيُّ فِي تَحْدِيدِ بَرِيدٍ أَلَا سَكَمَةٍ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ

الامام شافعی نے بربہ کے مسئلے کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے وقت کیا ہے

وَصَحَّ الْحَدِيثُ عِنْدَ سُلَيْمٍ وَرَجَعَ جَمَاعَاتٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَ

اور یہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہے سو محدثین میں سے کئی جماعت نے رجوع کیا

هَكَذَا فِي الْمُعْصَرِ اسْتَدْرَكَ ابْنُ هَكْمٍ عَلَى الشَّافِعِيِّ

ابنی ہی معصفر کے مسئلہ میں یہی نے شافعی پر

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو اسْتَدْرَكَ الْغَزَّالِيَّ عَلَى الشَّافِعِيِّ فِي مُسْئَلَةٍ

عبد اللہ بن عمر کے حدیث سے خزندہ پکڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے قول کی نجاست کے

لِحَاسَةِ الْمَاءِ إِذَا كَانَ دُونَ الْقَلْتَيْنِ فِي كَلَامِهِ كَثِيرٌ مَلَكُومٌ

مسئلہ میں جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل میں جو اختیار العلماء میں مذکور ہے

فِي الْأَحْيَاءِ وَالنَّوْثِيِّ وَحَدَّثَ أَنَّ بَيْعَ الْمَعَاظِلَةِ حَازِلٌ عَلَى

خوردہ پکڑا ہے اور نویدی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاظلاتہ کے

خِلَافِ نَصِّ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَدْرَكَ الزَّحَّابِيُّ عَلَى

برخلاف نص شافعی کے حازل ہے اور بعض مسائل میں زحابی نے

الْمُخْتَلَفَةِ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا مَا قَالَ فِي آيَةِ التَّمِيمَةِ

امام ابو حنیفہ نے خوردہ پکڑا ہے ایک بار کہ وہ جو سجدہ مائدہ میں سے تیسرے کے

مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ الرَّجُلُ الصَّعِيدُ وَجْهَ الْأَرْضِ نَبَأًا

آیت میں کہتا ہے زجاج کہتا ہے سعید زمین کا سطح ہے مٹی ہو

كَانَ أَوْ غَيْرَ وَإِنْ كَانَ صَخْرًا لَا تُرَابٌ عَلَيْهِ فَلَوْ ضَرَبَ

پتھر اور ہو اگرچہ صاف پتھر ہو کہ اس پر غبار نہ ہو پتھر اگرچہ تیسرے کے

الْمَلَكُومُ بَدَلًا عَلَيْهِ وَكَسَتْ لَكَ ذَلِكَ طَهْرَةٌ وَهُوَ مَذْهَبُ

ابن امامہ ملا اس سے کہ لیا تو یہ کس یہی اسکا پاک کرنے والا ہے اور یہ ہے

عبد اللہ بن عمر کے حدیث سے خزندہ پکڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے قول کی نجاست کے

اِیُّ حَنِیْفَةٍ اِنْ قُلْتَ فَمَا تَصْنَعُ یَقُولُ تَعَارَفِیْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ

ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے اگر تو یہ اعتراف کرے کہ یہ کیا کہو گے سورہ مائدہ کی اس آیت میں

فَاْمْسِكُوْا اَوْجُوْہَکُمْ وَاٰیْدَکُمْ مِّنْہَا لَعَلَّہُمْ یَعْبُدُوْہَا وَہٰذَا اَلَا یَتَذٰکُرُوْنَ

پس سو کرو اپنی مویوں پر اور ہاتھیں پر اور کہیں سے اپنے چہرہ اور سینے سے اور ان پر پھر میں

فِی الصَّحٰی اَلَّذِیْ لَا تُرَابٌ عَلَیْہِ قُلْتَ قَالُوْا اِنْ کُنْ لَّا یُبْدِیْ اءِ

کیونکہ یہ صاف ہے کہ وہی چیز ہے جو زمین پر ہے یہ زمین پر ہے اور کہیں سے اس میں سے

اَلْغَابِیۃُ اِنْ قُلْتَ فَوَلَّہُمُ الرَّہَا لَیْبِدَ اءِ اَلْغَابِیۃُ قَوْلٌ مُّتَعَسِفٌ

غایت کا ہے پھر اگر کہے کہ غما کا یہ قول زمین ابدا غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے

وَلَا یَفْقَہُوْہُمْ مِّنْ قَوْلِ الْعَرَبِ مَسْخَرٌ اُسْمٌ مِّنَ الدَّہْنِ وَ مِّنَ

اور عرب کی اس محاورہ سے سخت برا ہے من الدہن یعنی میں نے اس کے سر کو تیل لگا دیا اور

اَلدَّرَابِیۃُ مِّنَ الْمَاءِ اَلَا مَعْنٰی التَّبْعِیۃُ قُلْتَ هُوَ کَمَا تَقُوْلُ

تبعی کا یہی اور پانی لگا دیا تبعدی ہی کا یہی ہے من التبعیۃ میں کہتا ہوں کہ یہی ہے

وَاَلَا زَعَاۡنٌ لِّہِمْ اَحْسَنُ مِّنْ اَمْرِہُمْ اَبْرَکَیْ کَلَامٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ شَرِیۡفٌ

اور حسن کا یہی کہہ کر کہو کہ اس سے زیادہ برتر ہے

وَهٰذَا الْجِنْسُ مِمَّنْ مَّوَاخِدَاتِ الْعُلَمَاءِ عَلَیۡہِ اَرْوَاحُہُمْ لَا یَسْتَمِیۡنَ

اور علماء کے ایسی ایسی عزت میں

مَّوَاخِدَاتِ الْمَحْدُوْلِیۡنَ اَلْاَمْرُ مِمَّنْ اَنْ تَحْتَ رَقْدِ حِکْمِیۡ شِیۡخِیۡ

محذوین کے ساتھ اس کے کتب سے زیادہ ہیں

اَلشَّیۡخُ اَبُو طَاہِرٍ اَلْمَشَارِیۡعِیۡنَ مِمَّنْ مَّوَاخِدَاتِ الْعُلَمَاءِ عَلَیۡہِ اَرْوَاحُہُمْ لَا یَسْتَمِیۡنَ

علیہم ابو طاہر شافعی کے بی بی سے و موافق ہے

اَلْحَنِیۡفَہُ اَنۡہَا کَانَ کَاۡمَرًا اَنَّ لَا تَشَدُّ عَلٰی رِیۡسَاۡءِ نَاقِیۡ الْجَاۡسِیۡہِ

یہ ہیکل ہے کہ اس کی صورت ہے

الْقَلِيلَةَ لَمَّا كَانَ حُجَّجَ الشَّدِيدِ بِأَمْرِنَا أَنْ نَأْخُذَ فِي ذَلِكَ

سخت گیری کیا کہین کیونکہ شراعت حرج ہے اور ہم کو فرماتے کہ اس میں

عَذَابٌ يَجْزِيكَ فِي الْعَفْوَ عَمَّا دُونَ الدَّارِ هِيَ وَكَانَ شَيْخَنَا

ابو حنیفہ کے یہاں پروردگار سے کہیں حکم و عمل کیا کہین اور ہماری اس بات پر

ابو طاہر نے فرمایا ہذا القول ويقول به في الاثوار وانما

ابو طاہر اس قول کو بے اندیشی سے اس سے کہے کہ تل ہے اور میں نے

يَحْصُلُ أَهْلِيهِ أَهْلُهَا دِيَانُ يَعْلَمُ أُمُورَ الْأَوَّلِ وَكَتَابُ

اجتہاد کا استحقاق بدون علم ہی امور کے نہیں ہوتا اور

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يُشَارِطُ الْعِلْمُ بِجَمِيعِهِ بَلْ بِمَا تَعَلَّقَ بِالْحُكْمِ

اور یہ شرط نہیں ہے کہ سائنس کا علم و حکم کے ساتھ ہر علم اور حکمت پر

وَلَا يُشَارِطُ حُكْمُهُ لَظْمٌ لِقَدِّمِ اثْنَانِ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ

یہ دونوں باتیں ہیں جو ضروری ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا تَعَلَّقَ بِالْحُكْمِ وَاجْتِمَاعُ

فَمِنْ بَعْدِهِمْ أَجْمَاعًا وَاجْتِلَافًا الرَّابِعُ الْقِيَاسُ جَلِيلٌ وَخَفِيٌّ

اور ان کے بعد کی علماء کی گفتگو بحث اجماعی اور اختلافی جو تہی قیاس ہے اور قیاس مخفی

وَمِنْ بَعْدِهِمُ الْفَاسِدُ الْخَامِسُ لِسَانُ الْعَرَبِ لُغَةٌ وَ

اور قیاس چیمہ اور قیاس کی تیسرہ زبان عربیوں کی زبان باعتبار لغت اور

أَعْوَابُهَا وَلَا يَشْتَرُطُ الشَّحْوُ فِي هَذِهِ الْعُلُومِ بَلْ يَكْفِي مَعْرِجُهَا

اعراب کی اور ان علوم میں شحور شرط نہیں ہے بلکہ اس میں سے بھلا معرفت کافی ہے

وَمِنْهَا وَلَا حَاجَةَ أَنْ يَتَّبَعَ أَحَادِيثَ عَلَى تَقَرُّهَا بَلْ يَكْفِي أَنْ

اور یہ حاجت نہیں کہ متفرق احادیث کو تلاش کرتا رہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ

يَكُونَ لَهُ أَصْلٌ يَجْمَعُ أَحَادِيثَ الْأَحْكَامِ مِثْلَ كَسَائِنِ الرِّبَا

اس کے پاس کوئی اصل الایع احکامی احادیث کی محنت کی موجود ہو جیسے سنن شری

وَالْفَسَائِيَّ وَغَيْرِهَا كَأَنِّي دَاوُدُ وَلَا يَشْتَرُطُ ضَبْطُ جَمِيعِ

اور سنن نسائی اور ان کے مواجہی سنن الی داکد اور نہ یہ شرط ہی کہ اجماع

مَوَاضِعِ الْأَجْمَاعِ وَالْاجْتِلَافِ بَلْ يَكْفِي أَنْ يُعْرَفَ فِي

اور اختلافات کے تمام مواضع ضبط کیے بلکہ اتنا کافی ہے کہ جس

الْمَسْئَلَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا أَنْ قَوْلَهُ لَا يَخْتَلِفُ الْأَجْمَاعُ

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہ سمجھ لے کہ ہر قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بَلْ يَكْفِي أَنْ يَكُونَ مُتَقَدِّمًا أَوْ يُغْلِبُ عَلَى

اس طرح کہ پہلی جہان پر دوسری کو اول بعض مقدمین کے سوا نہیں بالظن غالب

ظَنِّهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ الْأَوَّلُ فِيهَا بَلْ تَوَلَّدَتْ فِي عَصْرِهِ

یہ معلوم ہو کہ مقدمین نے اس میں گفتگو نہیں کی بلکہ اسی زمانہ میں حادث ہوا ہے

وَكُلٌّ مَعْرُوفٌ النَّاسِخُ وَالْمَنْسُخُ وَكُلُّ حَدِيثٍ أَجْمَعُ السَّكْفُ

اور ایسی ہی ناسخ اور منسوخ کی اکھی اور جس حدیث کو سکت نے بالاجمل مان لیا ہو

عَلَا قَوْلَهُ أَوْ تَوَلَّيْتُ أَهْلِيَّةَ رِوَايَةٍ فَالْأَجْمَعُ إِلَى الْحُكْمِ

یا اوسکی سازواری کے اہلیت متنازعہ ہو رہی ہے اور اُن کے رادوں کے لئے

عَنْ عَدَلِ الْفَرَوَانِ وَمَا عَدَا ذَلِكَ نَحْتُ عَنْ عَدَالَتِهِ رِوَايَةً

عدالت میں بحث کرنے کے لئے جو حاجت نہیں ہے اور اس کے علاوہ جس کے رادوں کی عدالت میں بحث کی جاوے

وَأَجْمَعُ هَذِهِ الْعُلُومَ إِنَّمَا اشْتَرَطَ فِي الْمُجْتَمِعِ لَطْفُ الَّذِي

اور ان علوم کا جمع ہونا جو شرط نہیں ہے اور اس میں مجتہد ملتا ہے

يُقَرَّرُ فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الشَّرْعِ وَيجوزُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَمِعًا فِي

تمام شرعی ابواب میں فتویٰ دینے کے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

بَابٌ وَنَبَابٌ مِنْ شَرْطِ الْأُجْتِهَادِ مَعْرِفَةُ أَصُولِ الْأَعْتِقَادِ

مجتہد ہر کسی میں نہیں اور اعتقاد ہی اصول ہے ان کا ہی اجتہاد کی شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يَشْرُطُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى طَرُقِ الْمُشْكَلِينَ

غزالی کہتا ہے مشکلیں بظن شرعی معرفت دلائل کے ساتھ شرط نہیں ہے

بِمَادَاتِهَا الَّتِي تُحَرِّكُهَا وَمِنْ لَا يَقْبَلُ مُشْكَادَةً مِنْ أَهْلِ

جو دلائل کہ وہ تحریک کرتے ہیں اور بدعتوں میں سے جبکہ شرعاً مقبول ہیں بہر حال

لَا يَحِبُّ تَقْلِيدَ الْقَضَاءِ وَكَذَا تَقْلِيدُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْأَجْمَاعِ

اور اس کو قاضی کو نہ اس کے پیروی نہیں ہے اور ایسا ہی اسے کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہیں

كَالْخَارِجِ أَوْ بِحُكْمِ الْأَحَادِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جیسے خارجی لوگ یا احادیث کے احاد کا قائل نہ ہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہ ہو

كَالشَّيْعَةِ وَفِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا وَلَا يَشْرُطُ أَنْ يَكُونَ لِلْمُجْتَمِعِ

جیسے شیعیہ اور انور میں ہے اور یہ شرط نہیں ہے کہ مجتہد کا

مَذْهَبٌ مُكَدَّنٌ وَإِذَا دَوَّيْتَ الْمَذَاهِبَ جَازَ لِلْمُقَدِّلِينَ

مذہب مدون ہی ہوا کرے اور جب مذہب مدون ہو جائے تو مقدمہ کو مجوز ہے

يَتَقَلَّ مِنْ مَذْهَبٍ وَعِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ إِنْ عَمِلَ بِهِ فِي

ایک بہت دور کے مذہب میں چلا جاویں اور اصولیوں کے نزدیک اگر اس میں کسی حادثہ میں

حَادِثَةٌ فَلَا يَجُوزُ فِيهَا وَجُوزُ فِي غَيْرِهَا وَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ جَانَ

عمل کر چکا ہو تو اس وقت میں انتقال جائز نہیں اور حادثہ میں جائز ہے اور اگر پہلے عمل نہیں کیا

فِيهَا فِي غَيْرِهَا وَكَوَقَدْ مُجْتَهِدٌ فِي مَسَائِلٍ أُخْرَى فِي مَسَائِلٍ

نہ اس میں اور کسی میں نہ ہی اور اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی فقہ اور دوسرے مجتہد اور مسائل میں تقلید کی تو جائز ہے

عَمَّا وَعِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ لَمْ يَجُزْ وَكَوَأَخْطَا مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ لَمْ يَكُنْ

اور اصل والوں کو نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر ہر مذہب میں سے سہل سہل چھانٹ

قَالَ أَبُو الشَّحَاقِ يَفْسُقُ وَقَالَ الْبُخَّارِيُّ هَرَبَةٌ لَا وَرَجْحَ فِي

اسی تو ابو شحاق کہتا ہے وہ فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے فاسق نہیں ہوتا اور

بَعْضُ الشُّرُوحِ فِي الْأَوَارِئِ الصَّنَائِفِ الْمُنْتَسِبِينَ إِلَى مَذْهَبٍ

بعض شرحوں میں سبکو ترمذی سے اور یہی اقرار میں ہے منتسب ہر مذہب

الشَّافِعِيِّ وَالْإِسْمَاعِيلِيِّ وَالْحَنَفِيِّ وَالْمَالِكِيِّ وَالْحَنَابِلِيِّ

شافعی اور اسماعیلی اور مالکی اور احمد کے لیے قسم کے ہیں

الْعَوَامَّةُ وَتَقْلِيدُهُمْ لِلشَّافِعِيِّ مُتَّفَعٌ عَلَى تَقْلِيدِ الْمَلِكِيِّ

ایک عوام اور اعلیٰ تقلید شافعی کی واسطے میت کی تقلید پر متفرع ہے

الْثَّانِي الْبَالِغُونَ إِلَى رَتَبَةِ اجْتِهَادٍ وَاجْتِهَادُهُمْ لَا يَقْدَرُ

دوسری شہداء اجتہاد کی رتبہ کو جا پہنچے ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

مُجْتَهِدٌ أَوْ أَمَّا يَنْتَسِبُونَ إِلَيْهِمْ فَيَجُوزُ عَلَيْهِمْ عَلَى طَرِيقَتِهِ فِي

اور منتسب اس واسطے کہلاتے ہیں کہ اجتہاد میں

لِلْاجْتِهَادِ وَاسْتِعْمَالِ الْأَدِلَّةِ وَتَلَبُّهُ لِبَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ

اور دلیل کی استعمال میں اور بعض کو بعض پر ترجیح دینا اس کے طریقہ پر چلتے ہیں

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

میں ہی اسم درمیان لوگ یہ وہ ہوتے ہیں کا اجتہاد کا سہرہ نہیں پاتے

لكنهم وقفوا على اصول الامور تمكنوا من قياس ماله

پر وہ امام کے اصول سے وقف ہو جاتے ہیں اور یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے

يحدوه منصوصا على ما نص عليه وهو لا مقلدون

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں پائے اسکو مخصوص ہو کر کہہ کر لیتے ہیں اور یہ ہی گروہ اس کے مقلد ہوتے ہیں

لأنهم لو كانوا يتخذون قولهم من العوام والمشهور

اور ایسی ہی عوام میں ہی جو لوگ امام کے قول پر عمل کرتے ہیں اور مشہور یہی کہ ایسے مقلد

لا يقلدون في انفسهم لانهم مقلدون وقال ابو

خروم مقلدان نہیں ہوتے وہ کیونکہ وہ آپ مقلد ہوتے ہیں اور ابو

الفخر الهروي وهو من تلامذة الامام مذهب عامة

الفخر ہروی امام کے شاگردوں میں کا کہنا ہے عام فقہاء کا مذہب

الاصحاب الاصول ان العاصي لا مذهب له فان وجد

اصول ہیں یہی کہ عاصی کا کوئی مذہب نہیں ہی اگر اس نے کوئی مجتہد پایا تو اسے

مجتهدا اقل له وان لم يجد لا ووجد متجرا في مذهب

مجتہد کہے اور اگر مجتہد نہ پایا تو متجربے کے مذہب پایا

قلد فانه يفتيه على مذهب نفسه وهذا الصريح يانه

مقلد ہو گیا کہ مجتہد ہے اس کا اپنے مذہب کے دعوے کا اور یہ اس کا صریح

يقلد المتجرا في نفسه والمرج عند الفقهاء ان العاصي

اس متجربے کے ذہن مقلد ہوتا ہے اور قول مرجع فقہاء کے نزدیک

المتنسب الى مذهب له مذهب ولا يجوز له مخالفتة ولو

جو کہی ہے کہ منسوب اس کا مذہب ہے تو اس کا مخالفت جائز نہیں ہوتی

مذہب کے متعلقہ چیزیں
مذہب کے متعلقہ چیزیں
مذہب کے متعلقہ چیزیں
مذہب کے متعلقہ چیزیں
مذہب کے متعلقہ چیزیں

لَمْ يَكُنْ مُنْتَسِبًا إِلَى مَذْهَبٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَخَيَّرَ

اور اگر وہ کسی مذہب سے متعلق نہ ہو تو اسے

اوسکو جائز ہے کہ پسند کرے

وَيَتَقَلَّدَ أَيَّ مَذْهَبٍ شَاءَ فِيهِ خِلَافٌ لِمَذْهَبِي عَلَيْهِ أَتَاهُ

جس مذہب کا چاہے مقلد ہو جاوے اس میں خلافت

اس مذہب پر نہیں ہے

لَا يَزِمُهُ التَّقْلِيدُ بَلْ يَكُنْ هَبْ مَحْتَجًّا أَمَّا لَا فَمِنْهُ وَجْهَانِ قَالَ

نہ عارضی کو کسی مذہب معین کے تقلید لازم ہے یا نہیں

اس میں دو وجہ ہیں

النَّوَوِيُّ وَالَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَزِمُهُ بَلْ يُسْتَفْتَى

اردی کہ تاسے دلیل کا تقاضا تو یہ ہے

کہ تعیین لازم نہیں ہے

بلکہ

مَنْ شَاءَ وَمِنْ أَتَّفَقَ لَكِنَّ مِنْ غَيْرِ نَكَطٍ لِلرَّخْصِ فِي

جس سے چاہے اور جس سے اتفاق ہے مگر کسی نکتہ کے لئے

سہل نہ ہو سکتا ہے

كِتَابُ دَاوُدَ الْقَاهِرِيِّ مِنْ فِتْحِ الْقَلْبِ يَرَوْنَ أَعْلَمَ أَنَّ مَا ذَكَرُوا

فیہ القادر کے کتاب داؤد القاضی میں ہے اور سمجھئے

کہ مصنف نے

الْمَصْنُوفُ فِي الْقَاضِي ذَكَرَ فِي الْمَقْتَبَةِ فَلَا يَقْتَضِي وَلَا يَحْتَجُّ

ہو چونکہ میں نے خود میں ذکر کیا ہے وہی مقتبہ کی جو میں ذکر کیا ہے سو مقتبہ کے ساتھ اور اس کی فتویٰ مذکور ہیں

وَقَدْ اسْتَفْتَرَا أَيْ الْأَصُولِيَّةِينَ عَلَى أَنَّ الْمَقْتَبَةَ هُوَ الْجَهْدُ

اور یہ کتاب اصولیہ علی راوی است یا یہ جہد ہے

کہ مقتبہ جہد ہی ہوتا ہے

فَمَا غَيْرُ الْجَهْدِ مَنْ يَحْفَظُ أَقْوَالَ الْجَهْدِ فَلَيْسَ بِمَقْتَبَةٍ

اور غیر جہد کہ جہد کے سوا اہل یاد رکھتا ہو

سو مقتبہ نہیں ہوتا

وَالْوَاجِبُ عَلَيْكَ إِذَا سُئِلَ أَنْ يَذْكُرَ قَوْلَ الْجَهْدِ عَلَى طَرِيقِ

اور اس پر بھی واجب ہے کہ اگر سئل ہو کہ

تو مجتہد کا قول بطور

الْحِكَايَةِ كَأَنِّي خَرَفْتُ عَلَى جَهْدٍ لِحُكَايَةِ تَعْرِفَ أَنَّ مَا كُنْتُ فِي

حکایت کی بیان کر دے جیسا کہ جہد کی حکایت

پس معلوم ہوا کہ جہد ہی

زَمَانًا مِنْ قَتَرِي الْمَوْجُودِينَ كَيْسَ يَقْتُولِي بَلْ هُوَ نَقْلٌ كَلَامٍ لِقِيَّةٍ

وامنین حال کے مفقود کا فتویٰ ہوتا ہے دو فتوے نہیں ہے بلکہ فتی کے کلام کا نقل کرنا ہے

لِيَأْخُذَ بِهِ الْمُسْتَفْتَى وَطَرِيقُ نَقْلِهِ كَذَا لِكَ عَنِ الْمُجْتَهِدِ

تا کہ یو : یعنی والا او سپر عمل کرے اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنے کا طریقہ

أَخَذَ مِنْهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ سَنَدٌ فِيهِ أَوْ يَأْخُذَ مِنْ كِتَابِ

دوہین سے ایک امر سے یا تو اس کے پاس اس مجتہد کی طرف کے اس میں سند ہو یا

مَعْرُوفٌ تَدَاوُلَتْهُ الْأَيْدِي حَوْكَتُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ

مشہور معروف سے کیوں جو دست بدست چلی آئی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابیں اور

خَوَّاهُمْ مِنَ التَّصْلِيلِ نَيْفُ الْمَشْهُورَةِ لِلْمُجْتَهِدِينَ لَا تَكُنْ بِمَنْزِلَةِ

اونکی مانند اور عقیدہ کی مشہور تصنیفات کیونکہ یہ کتب بمنزلہ اونکی

الْخَبَرِ الْمَتَوَاتِرِ عَنْهُمْ أَوِ الْمَشْهُورِ هَكَذَا ذَكَرَ الرَّازِي فَعَلَى هَذَا

خبر متواتر کے یا خبر مشہور کے ہیں ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لَوْ وَجَدَ بَعْضُ شَيْخِ النَّوَادِرِ فِي زَمَانِنَا لَا يَجِلُّ رَفْعُ مَا فِيهَا

اگر بعض نے کتاب میں اس وامنین میں تو اون کے سائل کو امام محمد کی طرف منسوب کرنا

إِلَى مُحَمَّدٍ وَكَأَنَّ إِلَى أَبِي يُوسُفَ لَا تَهَالُمُ تَشْتَهَرُ فِي عَصْرِ نَا فِي

طال رہیں گے اور نہ ابو یوسف کی طرف کیونکہ یہ بھی کتابیں ہمارے زمانہ میں ہمارے ملک میں

دَيَارِنَا وَلَمْ تَدَاوُلْ نَعْمَ إِذَا وَجَدَ النُّقْلَ عَنِ النَّوَادِرِ مَثَلًا

مشہور نہیں ہوئیں اور ہم میں رواج پکڑا ڈان اگر کوئی ان میں سے کوئی ایک مسئلہ

فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَالْهَدَايَةِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ ذَلِكَ

مشہور معروف کتاب میں بطور سے مثلاً جیسے ہدایہ اور مبسوط تو اب

تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ فَلَوْ كَانَ حَافِظًا لِأَقَاوِيلِ

اوس کتاب پر اعتقاد ہو گیا پس اگر وہ متقی مجتہدوں کے مختلف اقوال کا

الْمُخْتَلِفَةِ لِلْمُجْتَهِدِينَ وَلَا يَعْرِفُ الْحُجَّةَ وَلَا قَدْرَ كَلَامِهِ عَلَى الْإِجْتِهَادِ

حافظ ہوو اور حجت کو نہ جانتا ہو اور نہ اس کے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کر سکے

لَا تَزِيحُ وَلَا يَقْطَعُ يَقُولُ مِنْهَا وَلَا يَفْقَهُ بِهٖ بَلْ يَحْكُمُ بِالْمُسْتَفْتَى

تصحیح پیدا کرے نہ قول احوال میں سے کسی قول کو لے کر نہ فقہ اور نہ اس کو فقہ و دینی حکام سے اس کی مصلحت

فِيخْتَارُ الْمُسْتَفْتَى مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ الْأَصَوْبُ ذَكَرَهُ فِي

کرو یہ مسائل جو اس کو دیکھا صواب معلوم ہوتا ہے جو اختیار کر لے یہ فقہ پر بعض جوامع میں مذکور ہے اور یہی عامی میں

بَعْضُ الْجَوَامِعِ وَعِنْدِي أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حِكَايَةُ كُلِّهَا بَلْ

یہ ہے کہ اور یہ عام قول کیا ہیں کہ ناوہب نہیں ہے بلکہ اس کو انشا ہی کافی ہے کہ اوہ میں سے کوئی ایک قول بیان کر دے

يَكْفِيهِ أَنْ يَحْكُمَ قَوْلَهُمْ فَإِنَّ الْمَقْلَدَ لَهُ أَنْ يُقْلِدَ أَيُّ مُجْتَهِدٍ شَاءَ

کے کہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہے تقلید کرے

فَإِذَا ذَكَرَ أَحَدُهُمَا فَقْلَدَهُ حَصَلَ الْمَقْصُودُ نَعَمْ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ

پس جب اس نے ایک قول بیان کر دیا اور اسے تقلید کر لی تو مطلب حاصل ہو گیا اور دوسرے قطع کر دے

فَيَقُولُ جَوَابُ مَسْئَلَتِكَ كَذَا أَيْ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حُكْمٌ

کہ یوں ہے میرے مسئلہ کا جواب یہ ہے بلکہ اس طور ہے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حکم

هَذَا كَذَا نَعَمْ لَوْ حَكَمَ الْكُلُّ فَلَا خُذْ مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ أَصَوْبٌ

یہ ہے لیکن اگر اس نے سب قول بیان کر دیے یہ جو اس کے دل میں پڑتا ہے وہی اختیار کرنا چاہیے اور

وَأُولَى وَالْعَامِي لَا غَيْرَ مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ مِنْ صَوَابِ الْحُكْمِ

عامی کے دلی خطرہ کہ مجھ اعتبار نہیں کہ اس کے دل میں حکم کا صواب ہونا یا حکم

وَخَطَائِهِ وَعَلَى هَذَا إِذَا اسْتَفْتِيَ فَيَقِيهِانِ عَنِ مُجْتَهِدِينَ

ہو، والے ہو اس فقہ کے موافق نہ کر دے وہ ظہور میں لیتے وہ عین میں سے پوچھا پورا ہو

فَاخْتَلَفَا عَلَيْهِ الْأُولَى أَنْ يَأْخُذَ بِأَيِّمِلُ إِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهَا

منتہف میں کیا تو اسے یہ ہے کہ اوہ میں سے جسکی طرف اس کے دل میلان ہوا اختیار کر لے

وَعِنْدِي أَنَّهُ لَوْ أَخَذَ يَقُولُ لَدُنِّي لَا يَمِيلُ إِلَيْهِ جَارٌ لَأَن مَّيْلَهُ وَعَدَهُ

اور میری نزدیکی سے کہ اگر وہ کہے کہ میں جہاں چاہوں نہیں ہے تو جانتے ہیں کہ

سَوَاءٌ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ مُجْتَهِدٍ وَقَدْ فَعَلَ صَاحِبُ لِكِ الْمُجْتَهِدِ

میل اور وہ میل کیسے ہو اور اس پر کسی ایک بتدی تقلید واجب ہے ورنہ کہہ دے وہ مجتہد

أَوْ أَخْطَاءٌ وَقَالُوا الْمُنْتَقِلُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ بِاجْتِهَادٍ وَفَرَّهَانِ

معیب و غلطی جو اندر منتقل ہوتے ہیں وہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف بذریعہ اجتہاد اور

أَلَمْ يَسْتَوْجِبْ التَّعَرُّفَ قَبْلُ اجْتِهَادٍ وَفَرَّهَانِ أُولَى وَلَا بُدَّ أَنْ يُرَادَ بِهِ

ہر ان کے منتقل ہونے والے کہہ کر ہوتا ہے مثلاً رکنیہ سے سو بڑا اجتہاد و دلیل برائے حدیث

بِاجْتِهَادٍ مَعْنَى التَّحَرُّي وَتَحْكِيمِ الْقَلْبِ لَأَنَّ الْعَامِيَ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ

سزاوار ہے اور نہ وہ کہ اس چند سے تحریس اور دل کا یقین مراد ہو سکتے کہ عامی کے واسطے اجتہاد نہیں ہوتا

حَقِيقَةُ الْإِتِّقَالِ لَمَّْا تَحَقَّقْ فِي حُكْمِ مَسْئَلَةٍ خَاصَّةٍ قَدْ فِئْ وَعَلِ

ہر اتقاع کی حقیقت تو صرف ایک خاص سے مسئلہ کے حکم میں یقین عمل کر چکا ہو۔ بت ہوتی ہے۔

يَهْ وَلَا فَقَوْلُهُ قُلْدَتْ أَبَا حَنِيفَةَ فِيمَا أَفْتَى بِهِ مِنَ الْمَسَائِلِ مَشَافِي

اور وہ یقین کو اس کا مشافہہ کہنا بیشک ابو حنیفہ کے مسائل میں جو وہ اکتفا سے دینے لگے تھے

الْتَزَمْتُ الْعَمَلُ بِعَلَى الْأَجْمَالِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ صُورَهَا لَيْسَ حَقِيقَةُ

اور اس میں ہر اجماعی عمل لازم کر لیا ہے حالانکہ وہ مسائل کی صورتیں نہیں جانتا حقیقت میں تقلید نہیں

التَّحْلِيلُ بَلْ هَذَا حَقِيقَةُ تَعْلِيْقِ التَّقْلِيدِ وَوَعْدُ بِهِ كَأَنَّهُ التَّزَمُ

ہے بلکہ یہ حقیقت میں تقلید یا عدم تقلید کا سلسلہ کرنا ہے کہ بول دینے

أَنْ يَجْعَلَ يَقُولُ بِحَقِيقَةِ فِيمَا يَقَعُ لَهُ مِنَ الْمَسَائِلِ الَّتِي تُتَعَيَّنُ فِي

ابو حنیفہ کے قول پر ان مسائل میں جو جو صورت میں متعین ہوتی ہیں

الْوَقَائِعُ فَإِنْ رَأَى وَهَذَا الْإِتِّزَامُ فَلَا دَلِيلَ عَلَى وَجُوبِ اتِّبَاعِ

عمل لازم التزام کیا ہے پس اگر فقہ کی اتقید سے یہ ہے التزام ہے تو مجتہد معین بتباع

الْمُجْتَهِدِ الْمُعَيَّنِ بِالْإِزَامَةِ نَفْسَهُ ذَلِكَ قَوْلُهُ أَوْ نِيَّةٍ شَرَعَائِلَ لِلذَّلِيلِ وَهُوَ

واجب ہونے پر ایسے آپ اہل لازم کر لینے سے نہ پائی یا نیت کر کر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے

أَقِصَّ الْعَمَلُ يَقُولُ الْمُجْتَهِدُ فِيْمَا اخْتَارَ إِلَيْهِ يَقُولُهُ تَعَالَى فَأَسْأَلُوا

بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر عمل کا تقاضا ہے اگر اس کے قول کی طرف حاجت پڑے یا کچھ ہی ایسا ہو چکا ہو

أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ وَالسُّؤَالُ إِنَّمَا يَحْقُقُ عِنْدَ طَلَبِ

بادر کرنے والوں سے اگر تم نہیں پڑھتے اور جو صاحب ہے پیدا ہوتا ہے کہ حادثہ معینہ کے حکم

حُكْمُ الْحَادِثَةِ الْمُعَيَّنَةِ وَجَيِّدٌ إِذَا ثَبَتَ عِنْدَهُ قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ

کی تلاش پڑے اور آپ اگر مجتہد کا قول اویسے یا اس ثابت ہو جاوے گا تو اس پر عمل واجب

وَجَبَ عَلَيْهِ وَالْغَالِبُ أَنَّ مَثَلُ هَذِهِ الزَّكَاتِ مِنْهُمْ يَكْفِ لِلنَّاسِ

ہو دیکھا اور غالب یہ ہے کہ ایسے ایسے الزامات فقہاء کی طرف سے ہیں تاکہ لوگ بھٹکتے

تَتَّبِعَ الْخَصَّ وَلَا اخْذَ الْعَامِي فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ يَقُولُ الْمُجْتَهِدُ خَفِ عَمَلُهُ

تقاضی سے باز رہیں اور نہیں کو عامی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہی قول لیں گے کہ جہاں وہ سیر آسان ہو

وَأَنَا لَا أَدْرِي مَا يَمْنَعُ هَذَا مِنَ النُّقْلِ وَالْعَقْلِ فَكُونَ أَهْلَ نَسَانٍ مُتَتَّبِعِ

اور میں نہیں جانتا کہ اس کو نقل اور عقل میں سے مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا

مَا هُوَ أَخَفُّ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَوْلِ الْمُجْتَهِدِ يَسْئَعُ لَهُ الْأَجْتِهَادُ مَا

مشاغل رہنا ایسے مجتہد کے قول سے جس کو اجتہاد کرنا جائز ہووے جبکہ معلوم نہیں کہ شرع سے

عَلِمْتُ مِنَ الشَّرْعِ ذِمَّةٌ عَلَيْهِ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ مَا

اوسیر اس سے ذمہ لے لی ہو اور حضرت علیؑ علیہ السلام اپنے امت پر رحمت کو محبوب رکھتے

خَفِ عَنْ أَمْتِهِ وَاللَّهُ مُبْتَحَاةٌ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ أَنْتَهَى وَهَذَا آخِرُ

تھے اور اللہ میں تو اب کو خوب جانتا ہے جو صحیح عبارت تمام تقدیر سے اور یہ اس کا آخر ہے جو ہم نے

مَا رَدُّ نَا أَيْرَادُهُ فِي هَذِهِ الرَّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَوْ لَا وَآخِرًا

ایسے رد مار میں بیان آیا جاتا تھا۔ اور اول اور آخر اللہ کی ستائش ہے۔

